www.KitaboSunnat.com

فنِ تجوید وقراءت تاریخ ہند کے آئینہ میں

مقالہ: بہ عنوان ہندوستانی قراء اور علم قراءت

بمقام: مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ، یوپی

خطبہ استقبالیہ: بمناسبت سیمینار گجرات میں تجوید وقراءت کی خدمات

مقالہ: بہ عنوان تجوید وقراءت کے اسباب زوال اور نشأۃ ثانیہ

بمقام: جامعۃ القراءات کفلیتہ، سورت، گجرات

مقالہ نگار

حضرت مولانا قاری ومقری محمد صدیق صاحب

سانسرودی فلاحی دامت برکاتہم

خادم القراءت والتجوید، دارالعلوم فلاح دارین، ترکیسر سورت، گجرات

ناشر

ابومحمد خالد فلاحی کاپودروی

خادم قرآن جامعہ قاسمیہ عربیہ کھروڈ، بھروچ، گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

فنِ تجوید وقراءت تاریخ ہند کے آئینہ میں

مقالہ: بہ عنوان ہندوستانی قراء اور علم قراءت

بمقام: مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ، یوپی

خطبۂ استقبالیہ: بمناسبت سیمینار گجرات میں تجوید وقراءت کی خدمات

مقالہ: بہ عنوان تجوید وقراءت کے اسباب زوال اور نشأۃ ثانیہ

بمقام: جامعۃ القراءات کفلیتہ، سورت، گجرات

مقالہ نگار

حضرت مولانا قاری ومقری محمد صدیق صاحب

سانسرودی فلاحی دامت برکاتہم

خادم القراءت والتجوید، دار العلوم فلاح دارین، ترکیسر سورت، گجرات

ناشر

ابو محمد خالد فلاحی کاپودروی

خادم قرآن جامعہ قاسمیہ عربیہ کھروڈ، بھروچ، گجرات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقالہ بہ عنوان

ہندوستانی قراء اور علم قراءت

بمقام: مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، یوپی

مقالہ نگار

حضرت مولانا قاری ومقری محمد صدیق صاحب سانسرودی فلاحی دامت برکاتہم

خادم قراءۃ وتجوید: دارالعلوم فلاحِ دارین ترکیسر، سورت، گجرات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فنِ تجوید وقراءت تاریخ ہند کے آئینہ میں

مقالہ: بہ عنوان ہندوستانی قراء اور علم قراءت

بمقام: مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ، یوپی

خطبۂ استقبالیہ: بمناسبت سیمینار گجرات میں تجوید وقراءت کی خدمات

مقالہ: بہ عنوان تجوید وقراءت کے اسباب زوال اور نشأۃ ثانیہ

بمقام: جامعۃ القراءات کفلیتہ، سورت، گجرات

مقالہ نگار

حضرت مولانا قاری ومقری محمد صدیق صاحب

سانسرودی فلاحی دامت برکاتہم

خادم القراءت والتجوید، دارالعلوم فلاح دارین، ترکیسر سورت، گجرات

ناشر

ابومحمد خالد فلاحی کاپودروی

خادم قرآن جامعہ قاسمیہ عربیہ کھروڈ، بھروچ، گجرات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

--:باسمہ تعالیٰ:--

علمی زمرے کی یہ حسین روایت رہی ہے کہ شریف متخلفین نے اپنے متقدمین کو ہمیشہ اپنا محسن خیال کیا ہے اور اسلافِ کرام کو اخلاف کے حق میں عظیم سرمایہ سمجھا گیا ہے، متقدمین کی عرق ریزیوں کو باسعادت متاخرین نے ہمیشہ احسان مندی و نگاہِ قدر سے دیکھا ہے، متقدمین کی تھکا دینے والی غیر معمولی ریاضتوں سے ان کی پیشانیوں پر پھوٹی بوندوں کو متاخرین نے اپنے جگر کے تولیے سے پونچھنے کو شرف خیال کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کے حسین عبرت بھرے تذکرے اور سوانح حیات علمی درسگاہوں کی تہذیب بنی ہوئی ہیں، چنانچہ مختلف عناوین ومناسبات سے ان اسلاف کی یادوں کو تازہ کیا جاتا ہے، آنے والی نسلوں کو اپنے اسلاف کی ان مقتدر شخصیات سے واقف کرایا جاتا ہے کہ ان کے بابرکت تذکرے متخلفین کے لئے مشعل راہ اور عمدہ رہبری کا باعث ہوتے ہیں، اور ان کا نقش قدم اختیار کرنا کامیابی کی ضمانت کہلاتا ہے۔

ناظرین کے ہاتھوں میں موجود یہ مختصر وحقیر تین/۳ کاوشیں بھی اس سنہری سلسلہ کی کڑیاں ہیں، جن میں پہلی تحریر دراصل علی گڑھ مسلم یونیورسیٹی میں ۱۹۸٦ء کو منعقدہ سیمینار میں اس ناقص کو دیئے گئے عنوان کا مختصر مضمون ہے، جب کہ دوسرا و تیسرا مجموعہ "دار العلوم جامعۃ القراءات کفلیتہ" سورت گجرات میں منعقدہ سیمینار کے لئے تیار کیا گیا تھا، جنہیں عزیزم جناب مولانا قاری ومقری خالد صاحب کاپودروی "زید مجدہ" اب ایک ساتھ شائع کرنے جارہے ہیں، اللہ تعالیٰ قاری صاحب کی محنتوں کا بہتر صلہ دارین میں عطاء فرمائیں، اور ان کی نیک مراد برلائیں۔ آمین

فقط والسلام

محمد صدیق سانسرودی فلاحی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

--: بسم اللہ الرحمن الرحیم :--

ہندوستان میں جن بندگان خدا نے علمِ قراءت کو رواج دیا ہے ہم نے ان محسنوں کے کام سے کما حقہ استفادہ نہ کیا جس کے نتیجہ میں یہ کہنا دشوار ہو گیا کہ ہندوستان میں سب سے پہلے علمِ قراءت کو بطورِ فن کس نے رواج دیا، جیسا کہ قاری محی الاسلام پانی پتی اپنی ایک بیش قیمت تصنیف شرحِ سبعہ قراءت میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''ہر ملک میں علماء نے قراء کے حالات میں مستقل کتابیں لکھیں جس سے ہمیں وہاں کے قراء و قراءتِ مروجہ کا حال معلوم ہوتا ہے مگر ہندوستان کے علما نے قراء و قراءت کے بارے میں کچھ نہیں لکھا، سلاطین و امراء کی تاریخیں لکھی گئیں، شاعروں، خطیبوں، حتیٰ کے گویوں تک کے تذکرے تالیف ہوئے مگر خدّام کلام اللہ کا کسی نے نام بھی نہیں لیا''۔

یہی وہ کلمات تھے جس نے مہمیز کا کام کیا اور مرحوم کرنل بسم اللہ بیگ حیدر آبادی کو ہندوستان کے طول و عرض کا سفر کرنے پر مجبور کیا، جس نے ''تذکرۂ قاریان ہند'' لکھی، کرنل بسم اللہ بیگ کی تحریر کے مطابق ہندوستان میں تجوید و قراءت علما و صوفیا کرام کی بدولت پھیلی، نیز جن علما و قراء نے اس فن کی اشاعت میں حصہ لیا وہ بھی کسی نہ کسی سلسلۂ صوفیاء کرام سے منسلک تھے، لہٰذا آپ نے ان قراء کرام کے چہاردہ ادوار کو سلسلۂ صوفیا کی ترتیب سے ایک نقشہ کی شکل میں جلد اوّل صفحہ ﴿۱۰۶﴾ پر پیش فرمایا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں ۵۷۵ھ سے علم تجوید و قراءت کی تعلیم و تعلم کا سلسلہ با قاعدہ جاری ہوا۔ اس طور پر کہ سلسلۂ چشتیہ کے بانی مبانی حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ۵۶۱ھ میں ہندوستان تشریف لائے، اور تبلیغ و ارشاد کے ساتھ آپ نے اجمیر شریف میں ۵۸۶ھ کے بعد ایک اچھی درسگاہ قائم کی جس میں قراءتِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن، تفسیر وحدیث اور فقہ کی تعلیم ہوتی تھی۔

آپ کے بعد خواجہ بختیار کاکی، شیخ فریدالدین گنج شکر رحمہما اللہ جو کہ نہ صرف قاری بلکہ مقری بھی تھے، اپنے اپنے مریدین کو حفظ کے ساتھ ساتھ تجوید سیکھنے کی بھی تاکید فرماتے، پھر سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ جنھوں نے بذاتِ خود قاری مقری شہاب الدین دہلوی، خواجہ فریدالدین رحمہ اللہ سے تجوید وقراءت کی تعلیم حاصل کی، نیز اس سے دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ جہاں کہیں اچھے قاری کی تعریف سنتے خود تشریف لے جاتے اور ان سے قرآن سنتے، چنانچہ اُن کے خلفاء ومریدین میں قرّاء کی تعداد بکثرت ہے، تجوید وقراءت کا مذکورہ سلسلہ ۹۰۰ھ تک جاری رہا۔

اسی طرح سلسلۂ سہروردیہ کے شیخ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ جو اپنے وطن ملتان سے ۵۹۰ھ میں بارہ سال کی عمر میں حصولِ تعلیم کی غرض سے خراسان تشریف لے گئے، وہاں دیگر علوم وفنون کے ساتھ قراءتِ متواترہ بھی حاصل کی، پھر خوارزم، بلخ، بغداد، مدینہ منورہ، وغیرہ گئے، ۶۱۴ھ میں ملتان تشریف لائے اور ایک عظیم الشان مدرسہ قائم فرمایا جس میں علوم منقول ومعقول کی تعلیم ہوتی تھی، بڑے بڑے لائق وفاضل اساتذہ اس میں قراءت و حفظ قرآن نیز تفسیر وحدیث، ادب وانشاء، فلسفہ ومنطق وغیرہ علوم کی تعلیم دیتے تھے، آپ کے بعد آپ کے بیٹوں اور پوتوں نے اس سلسلہ کو آگے بڑھایا حتی کہ یہ سلسلہ ۷۳۵ھ تک جاری رہا۔

ادھر بنگال بہار کے علاقوں میں شیخ جلال الدین تبریزی سہروردیؒ اور ان کے بعد حضرت جہاں گیر اشرف سمنانیؒ نے تجوید وقراءت کی خدمت انجام دی، ان دونوں بزرگوں کے بعد مخدوم جہاں بہاریؒ سے بھی اس فن کی اشاعت ہوئی، لیکن ان علاقوں میں تجوید و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءت کی خدمت کے لئے حسین شمس بلخی کا نام آتا ہے جن کو والد کے انتقال کے بعد چچا مظفر شمس نے گود لے لیا تھا، آپ کی تحصیلِ علمِ قراءت کا واقعہ یوں پیش آیا کہ چچا کے ساتھ سفرِ حج پر روانہ ہوئے اور حرمِ مکہ میں چار سال قیام فرمایا، اس قیام کے بعد چچا بھتیجا دونوں ہی نے شیخ شمس الدین خوارزمیؒ سے حرمِ کعبہ میں تجوید وقراءت وقصیدۂ شاطبیہ کی تکمیل کی۔

واپسی میں قیام عدن کے دوران چچا مظفر شمس کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد حسین شمس بلخی بہار واپس آئے، اور یہاں علمِ تجوید وقراءت سبعہ کا درس دیتے رہے، ۸۴۴ھ میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ ان کے فرزند میاں حسن جنہوں نے اپنے والد ہی سے علمِ قراءت حاصل کیا تھا، اس خدمت میں مصروف رہے، آپ نے ۸۵۵ھ میں وفات پائی، ان کے فرزند مخدوم شاہ احمد تھے، جن کو تعلیم دادا ہی نے دی تھی، تجوید وقراءت کے اچھے عالم تھے، والد کے بعد درس وتدریس کا کام جاری رکھا، ان کی وفات ۹۰۱ھ میں ہوئی، اس خاندان نے چار پشت تک تجوید وقراءت کی خدمت انجام دی۔

ان کے علاوہ سیّد برہان الدین قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس فن کی زبردست خدمت انجام دی، آپ مخدومِ جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں جو خود تجوید وقراءت میں مہارت رکھتے تھے، آپ کو علاقۂ گجرات میں اس فنِ شریف کی اشاعت کے لئے اللہ رب العزّت نے منتخب فرمایا، آپ کے اجداد ملتان سے دہلی تشریف لائے، والد کے انتقال کے بعد آپ کی والدہ آپ کو لے کر ۸۰۲ھ میں پٹن آ گئیں۔ آپ نے یہاں شیخ رکن الدین سے تعلیم پائی، آپ پٹن گجرات میں تھے کہ سلطانِ گجرات مظفر شاہ اوّل نے ﴿جو کہ مخدوم جہاں گشت کا مرید تھا﴾ جب آپ کے متعلق سنا تو آپ کو احمد آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے گیا۔ آپ بھی قاری ہفت قراءات تھے، آپ نے اپنی مسجد میں درس کا سلسلہ جاری فرمایا، آپ کے فرزندوں میں قاری جیو اور شاہ عالم اور خلفا میں مقری عبداللطیف نے قراءات سبعہ کی تکمیل فرمائی، آپ کی تعلیم سے احمد آباد میں تجوید وقراءت کا اچھا ماحول بنتا گیا، خصوصاً آپ کے فرزند شاہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں اس فن کی بہت زیادہ اشاعت ہوئی، بالخصوص سلطان محمود بیگڑہ کے زمانہ میں جس کو قرآن مجید سے خاصا شغف تھا، جہاں اور علوم وفنون کی ترقی ہوئی وہیں علمِ تجوید وقراءت کو بھی خاص فروغ حاصل ہوا۔

حضرت شاہ عالمؒ کے خاندان میں بارہ پست تک یہ سلسلۂ تجوید وقراءت برابر جاری رہا، خود حضرت شاہ عالمؒ کے زمانے میں تجوید وقراءت کے دو مدرسے خاص اہتمام سے چلتے تھے، ایک کو قطبِ عالمؒ کے خلیفہ عبداللطیف چلاتے جو خود قاری ہفت قراءات تھے، دوسرے کو شاہ عالم کے خلیفہ سید شاہ بخاری حضرت شاہ عالمؒ کی اولاد میں اکثر قاری ہفت قراءات ہوئے ہیں، یہ سلسلہ ۸۰۰ھ سے ۱۱۵۰ھ تک جاری رہا۔

اسی طرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے تجوید وقراءت کی سند شیخ عبدالوہاب متقی سے لی، انھوں نے فن کی بڑی خدمت فرمائی، حتٰی کہ آپ نے اس فن میں دو کتابیں ﴿۱﴾ درة الفريد في قواعد التجويد ﴿۲﴾ شرح قصيدة جزرية تصنیف فرمائیں۔

دوسرا زبردست سلسلہ امیر سیف الدین کاکورویؒ کا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تک بارہ پشت میں سب قاری ہفت قراءات ہوئے اور ادھر حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت نظام الدین ابنِ امیر سیف الدین تک بارہ پشت میں سب ہی قاری ہفت قراءات ہوئے، یہ قراءت کا ایسا سلسلہ ہے جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں چھتیس/۳۶ پشت تک مسلسل قاریٔ ہفت قراءات ہوتے چلے گئے، یہ ہندوستان میں قراءت کے تسلسل کا عجیب وغریب نمونہ ہے جس پر ہندوستان بجا طور سے ناز کرسکتا ہے۔

امیر سیف الدین کا حلقۂ درس اس قدر وسیع تھا کہ دور دراز سے لوگ تحصیل علوم دینیہ اور تحقیق فن قراءت کے لئے حاضر ہوتے تھے، آپ نے ۹۶۹ھ میں کاکوری میں وفات پائی، شاہ جہاں نے ایسے ہی بزرگوں کو دیکھ کر فخر سے کہا تھا کہ پورب کے قریہ علم وفضل کے اعتبار سے بغداد وشیراز پر سبقت لے گئے۔

اس سلسلے کے ایک قاری امیر سیف الدین کے صاحبزادے قاری مخدوم نظام الدین ہیں جن کا یہ عالم تھا کہ جب بغداد سے آئے ہوئے وفد کے سرخیل قاری محمد شریف مدنی نے آپ سے تراویح میں قرآنِ پاک سنا تو تحسین کرتے ہوئے یہ کلمات ارشاد فرمائے کون کہہ سکتا ہے کہ تم ہندی ہو تم تو فخرِ اہلِ مدینہ ہو، دقائق تجوید شد ومد اور خوش الحانی کا حق تم جس طرح ادا کرتے ہو کوئی مقابلہ میں نہیں آسکتا، حق یہ ہے کہ تم اپنا مثل نہیں رکھتے، اس سے معلوم ہوا کہ قواعد تجوید اس درجہ مدون ہیں کہ جو ان پر حاوی ہو جاتا ہے، خواہ کہیں کا باشندہ ہو تجوید کا حق ادا کرسکتا ہے، یہ سلسلہ ۱۲۹۶ھ تک جاری رہا۔

خاندان عیدروسی کا مولد حضرموت ہے جو عرب کے مشرقی ساحل پر واقع ہے، یہ خاندان علم وفضل میں بہت ممتاز اور تجوید وقراءت میں ماہر تھا، اس خاندان کے کئی بزرگ براہِ راست سورت وبھروچ ہندوستان کے مغربی ساحل پر آئے، ان بزرگوں نے گجرات، احمد آباد، سورت، دکن، احمد نگر، گولکنڈہ، بیجاپور میں تجوید وقراءت، علمِ تصوف کی اشاعت کی ان میں قابلِ ذکر نام یہ ہیں۔

شیخ عبداللہ عیدروسی کا وصال ۹۹۰ھ میں احمد آباد میں ہوا، اس سلسلہ کے ایک قاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ محمد عرب ہیں آپ تجوید و قراءت کے ایسے ماہر تھے کہ لوگ دور و دراز سے آپ کی قراءت سننے آتے تھے۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ عالم گیرؒ نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی تو قراءت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ بے ہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش آیا تو حافظ صاحب سے شکایت کی کہ مولانا ایسا نہ پڑھے کہ نماز میں خلل واقع ہو، یہ سلسلہ ۱۰۹۵ھ تک رہا۔

اسی طرح سلسلہ مجددیہ کے بانی شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی بہلول بدخشانی سے علم تجوید و قراءت حاصل کی، آپ کے سبھی صاحبزادے نیز خلفا ماہر قراءت تھے جن میں سے بعض قاریٔ ہفت قراءات بھی ہوئے ہیں، یہ سلسلہ ۱۰۰۰ھ سے ۱۲۰۰ھ تک جاری رہا۔

شاہ جہاں کے عہدِ حکومت میں ایک جید قاری صاحب عبدالخالق......قاریٔ ہفت قراءات جو جامعہ ازہر کے فارغ التحصیل اور شمس الدین محمد ابن اسماعیل المقری کے شاگرد تھے، ۱۰۵۰ھ میں دہلی آئے شاہ جہاں نے ان کی بڑی تعظیم و تکریم کی، بادشاہ کی سرپرستی میں دہلی قراءت کا مرکز بن گیا، متعدد علما و فضلا نے شیخ القراء سے تجوید کا درس حاصل کیا، پُرانے قراء نے تجدیدِ سلسلہ کے لئے آپ کی شاگردی اختیار کی، عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ تک آپ دہلی ہی میں مقیم رہے، یہ سلسلہ دہلی اور پانی پت میں تقریباً دو سو سال تک جاری رہا، کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں مسجدوں، خانقاہوں، مدرسوں، اور مکانوں سے صبح کے وقت روزانہ تلاوت ہی کی آوازیں بلند ہوتی تھیں، جدھر جایئے خوش الحانی کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ اس سلسلہ کے ممتاز قراء حافظ عبدالغفور دہلوی، حافظ عبدالرسول دہلوی، ان کے بعد آنے والے حافظ محمد غلام گجراتی ثم الدہلوی وغیرہم حضرات جن میں سے حافظ عبدالرسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے قراءتِ سبعہ سیکھی۔ یہ سلسلہ ۱۰۵۰ھ سے ۱۲۰۰ھ تک جاری رہا۔

علماءِ سندھ میں سے ایک خاندان جو خانوادۂ شطاریہ سے تعلق رکھتا تھا اور جس نے وسطِ ہند میں تجوید و قراءت کی بڑی خدمت انجام دی وہ سندھ سے برہان پور منتقل ہوا تھا، منجملہ ان کے حافظ قاری مُلّا محمد اسماعیل ایلچ پوری ہیں، یہ بڑے جیّد قاری اور بے مثل حافظ تھے، صاحب تذکرۂ اولیاءِ سندھ آپ کی تعریف میں لکھتے ہیں "تعلیم قرآن پاک کا فیض پھیلانے میں اس عہد میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، آپ نے مدرسہ شاہی کی خدمت ۹۶۰ھ سے ۹۸۱ھ تک کی"۔

اس طرح شیخ القراء شیخ ابراہیم مرغ لاہوتی ﴿آبائی وطن سندھ ہے﴾ شیخ لشکر محمد عارف باللہ کے ممتاز خلیفہ تھے، تجوید پر حیرت انگیز عبور حاصل تھا، دل گداز آواز سے قرآنِ مجید پڑھتے جس سے سننے والوں کو عجیب لذت وکیفیت حاصل ہوتی تھی، اہلِ طلب کو تجوید سکھایا کرتے، ۹۹۱ھ میں انتقال ہوا، اسی طرح قاری شاہِ لشکر محمد ۹۲۳ھ میں پیدا ہوئے، مرشد ہونے کے باوجود آپ نے تجوید وقراءت کی تکمیل اپنے مرید شیخ ابراہیم سے کی، وفات ۹۹۳ھ میں ہوئی۔ آپ کی صاحبزادی بی بی راستی بھی قاریہ وعالمہ وفاضلہ تھیں، حدیث کا درس دیا کرتیں، کثرت سے لوگ سننے آتے تھے، یہ سلسلہ ۱۰۹۵ھ تک جاری رہا۔

اسی طرح شیخ القراء عیسیٰ عبداللہ ایلچ پور میں ۹۶۲ھ میں پیدا ہوئے، قاری محمد اسماعیل سے نو سال کی عمر میں تجوید کے ساتھ حفظ کی تکمیل کرلی، شیخ قاری محمد عثمان سے علومِ عقلیہ وقراءت سبعہ کی تکمیل کی، نیز شیخ ابراہیم سے تجوید وقراءت کی سند لی، ﴿۷۰﴾ ستر سال کی عمر میں ۱۰۳۱ھ کو برہان پور میں انتقال ہوا، یہ سلسلہ ۱۰۹۵ھ تک جاری رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اور سلسلہ جس نے پشتہا پشت تک تجوید وقراءت اور طریقۂ نقشبندیہ کی خدمت کی جس کے مورثِ اعلیٰ سیّد شاہ عنایت اللہ ہیں، آپ نے بالا پور، برہان پور، اورنگ آباد میں اس فن کی قابلِ قدر خدمات انجام دیں، اس سلسلہ کے قابلِ ذکر قاری حافظ نورالہدیٰ صاحب ہیں، آپ نے بہت سے قرّاء تیار کئے، اُن کے تلامذہ میں ۱۷/سترہ بلند پایہ قاری ہوئے ہیں، یہ سلسلہ ۱۱۶۰ھ سے ۱۳۰۰ھ تک جاری رہا۔

۱۰۸۰ھ کی ایک بڑی شخصیت امام المدرسین حافظ محمد حسین صاحب ہیں، بچپن ہی میں حفظ وقراءت کی تکمیل کرلی، اس خاندان کی پندرہ پشتوں نے علمی خدمت انجام دی، موصوف نے رسم الخط میں فارسی میں ایک رسالہ لکھا جو کتب خانہ سعیدیہ حیدرآباد میں موجود ہے، آپ کے شاگردوں میں ایک جیّد قاری رکن الدین قربی تھے، جنھوں نے ایک عظیم الشان مدرسہ صرف تجوید وقراءت کی اشاعت کے لئے قائم کیا۔

آپ کے فرزند نظام الدین اور پوتے ناصرالدین کا بھی شمار اچھے قرّاء میں ہوتا ہے، مولانا ناصرالدین کے فرزند محمد غوث تھے آپ کے حافظے کی قدرت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بچپن میں ان کو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے خواب میں پانی کا پیالہ عطا کیا تھا اس وقت سے حافظہ تیز ہوگیا، جب آپ نے پہلی مرتبہ علامہ بحرالعلوم فرنگی محلی سے پڑھنے کی خواہش ظاہر کی تو حضرت نے انکار فرمایا کہ مجھے بالکل فرصت نہیں، اصرار کرنے پر فرمایا کہ جب میں بادشاہ کے بچوں کو پڑھانے کے لئے میانے میں بیٹھ کر جاتا ہوں اس وقت میرے ساتھ دوڑتے ہوئے چلو، تو کچھ بتلادوں گا، آپ نے قبول کرلیا، چند روز اسی طرح پیدل جا کر پڑھتے رہے، جب علامہ کو آپ کے واقعی شوق کا اندازہ ہوگیا تو پھر ساتھ بٹھالیا، آپ نے اٹھائیس/۲۸ کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں سب سے زیادہ گراں قدر ''نثر المرجان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فی رسم نظم القرآن" ہے، یہ بے مثال وضخیم کتاب سات جلدوں پر مشتمل ہے، ہر جلد" ۵۰۰/۷۰۰" صفحات پر مشتمل ہے، عشرہ کے اختلافات، اُن کی صرفی ونحوی ترکیب اور وجوہات رسم پر سیر حاصل بحث کی ہے، یہ کتاب ایک صدی تک غیر مطبوعہ ہی رہی، مولوی انوار اللہ صاحب صدر الصدور حیدر آباد دکن نے حکومت کو توجہ دلا کر ۱۳۳۲ھ میں اشاعت العلوم سے طباعت شروع کرائی، ۱۳۴۱ھ میں مولانا حبیب الرحمٰن شیروانی کے زمانہ میں اس کی طباعت ختم ہوئی، یہ کتاب ہندوستان کا قابلِ فخر سرمایہ ہے، اس لیے کہ اب تک علم رسم الخط پر اس پایہ کی کتاب عرب وعجم میں نہیں لکھی گئی، اس وقت بھی عالمِ اسلام خصوصاً اہلِ عرب کے یہاں جس قدر اعتماد اس کتاب پر ہے کسی اور پر نہیں عرب ممالک میں اس کی بڑی مانگ ہے مگر یہ کتاب اب بالکل نایاب ہے۔

جلدِ اوّل سے خود احقر ﴿جناب حضرت مولانا استاذی قاری مقری محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم وعمّت فیوضہم﴾ کو بھی استفادہ کا موقع ملا اور مکمل ساتوں جلدوں کی زیارت کا شرف جناب کلیم اللہ صاحب حیدر آباد دکن کے کتب خانہ کلیمیہ میں حاصل ہوا۔

۱۱۵۰ھ سے ۱۲۵۰ھ کے دور ولی اللہی میں بڑے بڑے قراء پیدا ہوئے منجملہ ان کے شاہ ولی اللہؒ کے والد شاہ عبدالرحیم صاحب علیہ الرحمہ جنہوں نے سیّد عبداللہ قاریؒ ہفت قراءت سے تکمیلِ قراءت فرمائی، الفوز الکبیر کی تمہید میں حضرت شاہ صاحبؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ آپ نے قراءت روایۃً ودرایۃً حاصل کیں، آپ نے ایک قرآن مجید پر سبعہ کا حاشیہ بھی تحریر فرمایا، شاہ صاحبؒ کے سب ہی فرزند قاریٔ ہفت قراءات ہوئے۔

دکن میں تجوید وقراءت کا ایک سلسلہ جو ۱۲۰۰ھ سے ۱۳۰۰ھ تک رہا اس میں بھی اچھے قراء پیدا ہوئے، بطورِ خاص قابلِ ذکر شاہ شجاع الدینؒ نے جامع مسجد قدیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیدر آباد میں درس کا سلسلہ شروع کیا اور وہاں حفظ کا پہلا مدرسہ آپ ہی نے جاری کیا، جس میں حفظ، تجوید و قراءت اور فقہ کی تعلیم ہوتی تھی۔

آج سے تقریباً دو صدی قبل مولانا کرامت علی ۱۲۵۰ھ میں جونپور میں پیدا ہوئے، آپ نے علم تجوید و قراءت شیخ احمد بن دلیل و دیگر قرّاء سے حاصل کیا، منشی امام بخش نے حضرت کے ایماء سے ایک ویران شدہ مسجد میں مدرسہ حنفیہ قائم کیا، جس میں تجوید و قراءت اور تفسیر و حدیث کا درس ہوتا تھا، جس کے مدرسِ اوّل مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی تھے۔

آپ کے بعد کا دور دو عباد الرحمٰن کی مساعی جمیلہ کا مرہونِ منّت ہے، ان میں سے پہلے شیخ القرّاء قاری عبدالرحمٰن انصاری صاحب محدث پانی پتی علیہ الرحمہ ہیں، جنھوں نے دہلی، پانی پت، ٹونک، باندہ، اور گجرات میں فیضان پہنچایا۔ دوسرے شیخ القرّاء قاری عبدالرحمٰن صاحب مکی الٰہ آبادی ہیں جن کا اثر اترّ پردیش، بہار، گجرات ہی میں نہیں بلکہ پورے ہندوستان میں ہے۔

قاری عبدالرحمٰن پانی پتیؒ نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ سے قراءتِ سبعہ کی تعلیم پائی، اسی طرح شاہ امام الدینؒ سے بھی باقاعدہ قراءتِ سبعہ جمع الجمع میں پڑھی، پھر شاطبیہ و دیگر کتب قراءات پڑھیں، آپ کے زمانہ میں اس فن سے بڑی غفلت تھی آپ نے اس کی اشاعت و ترویج کے لیے بڑی جدوجہد کی اور قراءاتِ سبعہ کے اچھے شاگرد تیار کیے، پانی پت نے اس فن میں جو مرکزیت حاصل کی وہ آپ ہی کا مرہونِ منّت ہے، اس وقت ہندوستان میں جو دو سلسلے جاری ہیں ان میں سے ایک پانی پتی سلسلہ ہے۔

دوسرا سلسلہ استاذ الاساتذہ حضرت قاری عبدالرحمٰن مکّی علیہ الرحمہ کا ہے، آپ نے اور آپ کے بڑے بھائی قاری عبداللہ صاحب نے شیخ ابراہیم سعد مصری سے سبعہ کی تکمیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائی، پھر مولانا رحمت اللہ بانی مدرسہ صولتیہ ﴿مکۃ المکرمہ﴾ کے ایماء پر ہندوستان تشریف لائے اور گولرہ پنجاب میں قاری محمد غازی سے عشرہ کی تکمیل فرمائی، پھر کانپور، الہ آباد اور اخیر میں مولانا عین القضاۃ رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ میں تا دمِ حیات اس فن کی خدمت انجام دی، آپ نے فوائدِ مکیہ اور افضل الدرر شرحِ عقیلہ تصنیف فرمائیں، آسمان تجوید وقراءت کے اس آفتاب سے ہزاروں چاند و تارے جگمگائے، اور اطراف وجوانب کو علمِ تجوید وقراءت کی روشنی سے منور کیا، منجملہ ان کے چند اسمائے گرامی یہ ہیں۔ شیخ القرّاء قاری ضیاء الدین صاحب، صاحب خلاصۃ البیان، آپ نے حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سبعہ عشرہ کی تکمیل فرمائی، پھر امروہہ، سہارنپور، لکھنؤ، جونپور، الہٰ آباد، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ایک عرصہ تک علم تجوید وقراءت کی خدمت انجام دی، اور ضیاء القراءت وخلاصۃ البیان جیسے محقق رسالے تحریر فرمائے۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ نے علمِ قراءت کی تحصیل مکہ معظمہ میں قاری عبداللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ سے کی، آپ کی قراءت کا یہ حال تھا جب آپ مدرسہ کی بالائی منزل پر قراءت کی مشق کرتے تو راہ گیر آواز کی کشش پر رُک جاتے اور تمیز نہ کر سکتے کہ استاد پڑھ رہا ہے یا شاگرد، آپ نے جمال القرآن، وجوہ المثانی، تنشیط الطبع، تسہیل القرآن، اثبات وقف لازم وغیرہ تصنیف فرمائیں۔

قاری ضیاء الدین صاحبؒ کے تلامذہ میں سے زیادہ مشہور قاری سلیمان صاحب ہیں، جنھوں نے سبعہ عشرہ کی تکمیل کے بعد طویل عرصہ تک مظاہر علوم سہارنپور میں تدریسی خدمات انجام دینے کے علاوہ خلاصۃ البیان پر ایک حاشیہ اور جواہر ضیائیہ شرح شاطبیہ اردو زبان میں تحریر فرمائیں، جو غیر مطبوع ہیں، نیز ضیاء التجوید وفوائد مرضیہ شرحِ مقدمہ الجزریہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی لکھی جو طبع ہو چکی ہے۔

ایک دوسرے مایۂ ناز شاگرد فرزند ارجمند رئیس القراء جناب قاری محب الدین احمد صاحبؒ ہیں، آپ نے استاذ القراء قاری عبد الرحمٰن مکی سے تجوید و قراءت سبعہ وعشرہ کی تکمیل فرمائی، پھر ان کے حکم وارشاد پر اپنے والد سے سند حاصل کی، تدریس کی ابتداء الہ آباد سے کی، پھر لکھنؤ مدرسہ تجوید الفرقان میں تادمِ حیات اس فن شریف کی بے مثال خدمت انجام دی، نیز آپ کے قلم سے تنویر المرءات شرح ضیاء القراءت، معارف ثلثہ، جامع الوقف، ضیاء البرہان، ضیاء الارشاد، کاشف الابہام، حواشی مرضیہ وغیرہ بیش بہا کتب وحواشی معرض تحریر میں آئیں۔

آپ کے بعد آپ کے صحیح جانشین حضرت الاستاد جناب قاری انیس صاحبؒ ہیں، آپ نے سبعہ وعشرہ کی تکمیل فرما کر مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ میں ایک مدت تک اس فن کی خدمت فرمائی، پھر رئیس الجامعہ حضرت مولانا عبد اللہ صاحب کاپودروی دامت فیوضھم کی گذارش پر دار العلوم فلاحِ دارین ترکیسر گجرات جو احقر ''محمد صدیق سانسرودی'' کی مادرِ علمی ہے تشریف لا کر سبعہ عشرہ کی تعلیم کا سلسلہ جاری فرمایا اور اس میں گراں قدر کتب تصنیف فرمائیں۔

جناب قاری عبد المالک علی گڑھی علیہ الرحمہ آپ نے الہ آباد جا کر قاری عبد الرحمٰن مکی سے عشرہ کی تکمیل کی، مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں عرصہ تک درس دیا، تقسیم ہند کے بعد پاکستان تشریف لے گئے، آپ نہایت خوش الحان اور بے شمار لہجوں کے ماہر اور جامع تھے، حسینی، مصری، عشاقی، مایہ وغیرہ لہجوں کے ماہر تھے، خصوصیت کے ساتھ مایہ لہجہ پڑھتے تھے، آپ نے فوائد مکیہ پر ایک نہایت عمدہ حاشیہ ''تعلیقاتِ مالکیہ'' کے نام سے رقم فرمایا، آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مشہور ترین شاگردوں میں قاری محمد سابق صاحب قاری عشرہ کا نام لیا جاتا ہے، جنہوں نے مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا، نیز قاری اظہار احمد تھانویؒ ہیں، جنہوں نے پاکستان میں اس فن کی بڑی خدمت انجام دی ہیں۔ اسی طرح قاری نیاز محمد صاحب سابق مدرس مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ہیں۔

قاری حفظ الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے قاری عبدالمالکؒ سے روایتِ حفص کی تکمیل کے بعد شیخ القراء قاری عبدالرحمٰن مکی سے سبعہ وعشرہ کی تکمیل کی اور دارالعلوم دیوبند میں شیخ التجوید کے منصب پر رہتے ہوئے برسہا برس اس فن کی قابلِ قدر خدمت انجام دی۔

قاری مرزا کرنل بسم اللہ بیگ علیہ الرحمہ آپ نے تجوید وقراءت شیخ سالمؒ سے پڑھی نیز آپ کے اساتذہ میں قاری میر روشن علی بھی ہیں، جنہوں نے آپ کو عماد القراء کا خطاب عطا فرمایا، آپ ہی نے بارہ/۱۲ سال تک ہندوستان کے طول وعرض کا سفر فرما کر ''تذکرۂ قاریانِ ہند'' کے نام سے ایک عمدہ ترین کتاب تصنیف فرمائی جو قراء کے حالات جمع کرنے میں آپ کی اوّلین کوشش ہے۔

اب تک جن قراء کرام کا تذکرہ بہت ہی اختصار کے ساتھ کیا گیا، سب ہی اس دارِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف روانہ ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ مرحومین کو امت کی جانب سے اپنی شایانِ شان بدلہ عطا فرمائے، اور جو موجود ہیں جن کا تذکرہ ہوا اور ان کے ماسوا سب ہی وہ حضرات جو اس فنِ شریف کی کسی طرح خدمت انجام دے رہے ہیں، ان کی عمروں میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔

ہندوستان کے قراء کرام کی جانب سے اس فن پر لکھی جانے والی کتب کا تذکرہ کچھ تو آچکا، یہاں مستقل طور پر دیگر چند اہم تصانیف کا تذکرہ کر دینا مناسب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱	القلائد الجوهرية	مفتی سعید احمد صاحب اجراروی
۲	شرح طيبة النشر	قاری عبداللہ مرادآبادیؒ
۳	المعاني الجليلة شرح عقيلة	قاری عبداللہ مرادآبادیؒ
۴	هدية الوحيد	قاری عبدالوحید صاحب الہ آبادی
۵	تيسير الطبع في إجراءِ السبعة	قاری محمد حسین صاحب مالیگانوی
۶	ردالطغيان في أوقافِ القرآن	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ
۷	تحفة الدرية النذريه	قاری محی الاسلام پانی پتیؒ
۸	فيوض رحماني	قاری محی الاسلام پانی پتیؒ
۹	شرح سبعة قراءت	قاری محی الاسلام پانی پتیؒ

اندازہ یہ ہے کہ اہلِ فن کی خدمات کا صدی وار تذکرہ اوّلاً ہندوستان میں آپ ہی نے فرمایا ہے۔ نیز حکیم عبدالحی نے الثقافة الاسلامية فی الهند میں جن کتب کا تذکرہ فرمایا ہے وہ یہ ہیں۔

شرحِ شاطبیہ، سترہ/۱۷ اجزا میں شیخ محمد کاکوریؒ کی ہے۔ مقصود القاری از شیخ قمرالدین حلیۃ القاری از سیّد احمد الحسینی، نہایات البیان (فارسی میں) از سیّد محمد دہلوی، تحفۃ الطلاب از قاری سلیمان بن اسماعیل دہلوی، مرکز الاصول والفروع از قاری محمد جلال آبادی، رموز القرآن از مولوی حسن علی شاہ جہاں پوری، فوائد القراءۃ از شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ۔

دورِ حاضر میں علم تجوید وقراءت پر ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں متعدد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقامات پر اچھی توجہ دی جارہی ہے، حتی کہ بعض مدارس عربیہ میں سبعہ وعشرہ کی تکمیل بھی ہو رہی ہے، جن کے اسماء اپنی معلومات کے مطابق یہ ہیں۔

دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور، تجوید القرآن دہلی، مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ، مرادآباد، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، اعظم گڑھ، حیدآباد، بنگلور، مدراس، اورنگ آباد، نیز گجرات وغیرہ مقامات کے مدارس عربیہ میں سبعہ وعشرہ کی تعلیم کا اچھا انتظام ہے۔ اللہ تعالٰی اس فن کی خدمت کرنے والوں کی خدمت کو شرف قبول بخشے اور اُن کے فیض کو عام وتام فرمائے۔ آمین یا رب العلمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

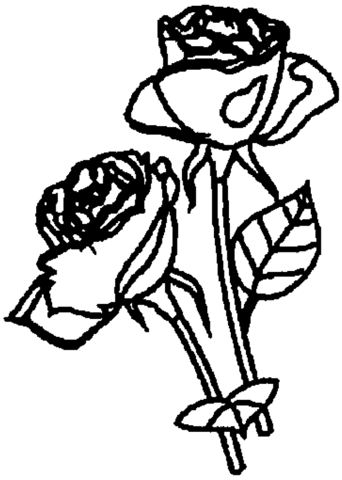

میری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
یہ قدم اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے

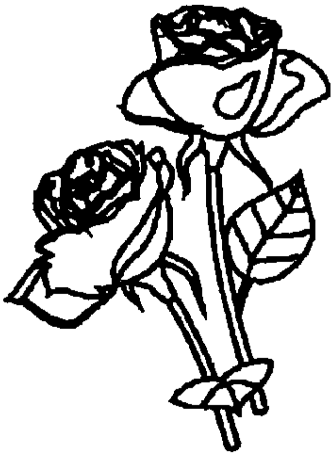

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله العزيز الرحمن، الذى علم القرآن، خلق الإنسان وعلمه البيان، والصلاة والسلام على سيد الإنس والجان، الذى أُنزل عليه القرآن، سيدنا و نبينا و مولانا محمد صفي الرحمن، وعلى آله حملة القرآن، وأصحابه الأخيار و من تبعهم باحسان إلى يوم القرار۔

أما بعد! گرامی قدر ارباب علم وفضل، علماء ذی وقار، دنیائے علم وفن کے آفتاب ومہتاب أدام اللہ ظلکم العالی و نفعنا بفیوضکم۔

آج کی اس مایۂ ناز تاریخ ساز بزم پروقار میں ہم اپنے اُس مالک وخالق رب کریم وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں جبین شکر و نیاز خم کر رہے ہیں جس کی توفیقِ مدید کی ہمرکابی ہی میں بڑی بڑی منزلیں طے ہوئیں اور ہوتی ہیں، آج کی ہماری یہ محفل بھی الحمدللہ اسی کا ایک کرشمہ ہے۔

میری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
یہ قدم اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

مالک ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ سے درود وسلام کا تحفۂ لازوال پیش ہو اس ہستیٔ خیر الوریٰ پر جو وجہِ تخلیقِ کائنات ہے، جس کی شان عالی رحمت مہداۃ ہے اور جو اس حقیقت کا کلی مصداق ہے۔

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے یہ سب پودا انہیں کی لگائی ہوئی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے صبحِ سعادت! آج تیرا آنا مبارک ہو

حضرات! سرزمین گجرات کو عام طور پر اور خطۂ گجرات کے ضلع سورت کے اس بقعۂ مبارکہ کفلیتہ کو خاص طور پر افتخار و اعتزاز کا حق بجا طور پر حاصل ہے کہ کاتب تقدیر نے اس کے نوشتۂ تقدیر میں یہ مبارک اور خوشنما تاریخی دن مقرر کر رکھا تھا، جو اپنی نت نئی نسبتوں کی وجہ سے تاریخی بھی ہے اور نئے عہد کا مبدأ و آغاز بھی، ''جامعۃ القراءت مولانا عبدالحی نگر'' میں تاریخ تجوید و قراءت، ترویج و اشاعتِ فن اور فن قراءات کی نشاۃ ثانیہ سے متعلق یہ سیمینار بڑی اہمیت کا حامل ہے، زمینی اور زمانی، مکینی اور مکانی دونوں مبارک نسبتوں کا جامع ہے۔

بنفسي تلك الأرض ما أطيب الرّبا　وما أحسن المصطاف والمتربَّعا

حضرات سامعین ذی وقار!

آج کی اس مبارک ساعت میں ہم اپنے رب کریم کا شکر ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی ان تمام نفوس قدسیہ کا خانۂ دل کی گہرائیوں سے شکر ادا کرتے ہوئے پرتپاک استقبال کرتے ہیں جن کی آہ سحر گاہی اور نالۂ نیم شبی نے رحمت ایزدی کو متوجہ کیا۔

خزاں کے بعد فصلِ بہار

اس زمین کا چپہ چپہ آج کی بزم میں رونق افروز عظیم سپوتوں اور قدسی صفات ہمارے اکابر و مشائخ کا استقبال کرتے ہوئے سراپا نیاز بنا ہوا ہے، نسبت قرآن کے حامل، نغمۂ سرمدی سے مردہ دلوں کی سینچائی کرنے والے ارباب فضل و کمال! آج کا ہمارا یہ سیمینار آپ ہی کی شخصیات، افکار و خیالات، مجاہدات و ریاضات، خدمات و برکات اور اوصاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وکمالات کا ایک خوبصورت مرقع اور ترجمان ہے، اس سیمینار کے ذریعہ ہمیں اِس عظیم اور مقدس فنِ شریف کی تاریخ، اس کی اہمیت، اس کی تدوین، ترویج واشاعت اور خدمات کا جائزہ بھی لینا ہے، بالخصوص اس ملک ہندوستان کے اس عظیم صوبۂ گجرات کی زرخیز اور مردم خیز زمین پر اِس مقدس فن کی عظیم الشان خدمات کس طرح انجام دی گئیں اور ماضی اور حال میں کیوں تفاوت ہوا کہ آشنائی کے بعد نا آشنائی کا تو بہت چبھنے والا زخم ہوتا ہے، پھر یہ کیوں کر ہوا؟ اب اس زخم کا مداوا کیا اور کیسے کیا جائے؟ جمود کے بعد نشاۃ ثانیہ کی لہر کس پہر سے شروع ہوئی؟ ان سب کا جائزہ لینا ہے، تا کہ صوبۂ گجرات اُس سبقت الی الاسلام کا حق ادا کر سکے جو اسلام کے اولین پاسبانوں کی قدم بوسی کے صدقے اسے نصیب ہوئی اور نربدا کی سیّال موجوں نے آج تک اپنی آغوشِ پنہاں میں ان قیمتی سپوتوں کو سرزمین گجرات کی گود میں امانتاً رکھ چھوڑا ہے۔

تاریخ سے وابستگی زندہ قوم کی علامت

حضرات! یہ عظیم اور تاریخی سیمینار فن تجوید وقراءت کی خدمات اور اس کی نشاۃ ثانیہ کی تاریخ سے تعارف وآشنائی کا ایک حسین واسطہ ہے، اس کے مقاصدِ انعقاد کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ ہم اور ہمارے نوجوان خادمان فن خصوصاً توجہ دیں کہ اس ملک میں عموماً اور صوبۂ گجرات میں خصوصاً اس فن کی خدمات کس طرح انجام دی گئیں اور ماضی وحال کے اکابر فن، اساتذۂ مستندین کے حالات وواقعات اور ان کی تاریخ کو بغور پڑھیں اور اپنی ہمت وقوت کو مہمیز کریں، اسلاف کی تاریخ سے ہونہار اخلاف کیلئے واقفیت ضروری ہوتی ہے، قوم کی تاریخ خواہ کسی بھی نوعیت سے ہو ابناء قوم کو عزیز ہوا کرتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ کا اثر

کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ قوموں کو منازلِ ترقی طے کرانے اور ذلت وپستی سے بچانے کیلئے تاریخ ہی ایک زبردست مؤثر اور نہایت قیمتی ذریعہ ہے، قومیں جب کبھی قعر مذلت سے بام ترقی کی طرف متحرک ہوئی ہیں تو انہوں نے تاریخ ہی کو سب سے بڑا محرک پایا ہے۔

اللہ رب العزت نے قرآن کریم سے ہمیں یہ درس دیا کہ سعادت دین ودنیا کو حاصل کرنے کے لئے تاریخ کا مطالعہ از حد ضروری ہے چنانچہ اسی لئے قرآن کریم میں جابجا انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے واقعات اور فرعون ونمرود اور ثمود وعاد کے حالات کو بیان کیا گیا۔

انبیاء علیہم السلام نے جب کبھی کسی قوم کو عزت دلانے اور سعادت سے ہم کنار کرنے کی سعی فرمائی ہے تو اس قوم کو ان کے عہد ماضی کی یاد دلائی ہے۔

اسی طرح واعظین بھی جب اپنے سامعین کو حسب منشا آمادۂ کار بنانا چاہتے ہیں تو گذشتہ واقعات اور بزرگان ماضی کے حالات اور تاریخ ہی کا سہارا لیتے ہیں۔

نیز اپنے مشائخ ماضیہ کی بے لوث خدمات وقربانیوں کا تذکرہ جہاں جذبۂ احسان مندی کا مقتضی ہے وہیں برسوں وصدیوں پہلے اپنے مولائے حقیقی سے جاملی ان ارواح قدسیہ کے علمی فیضان کو اپنے اوپر جاری کرانے کا اہم ذریعہ بھی ہے۔

اسلافِ عظام کا حق

حضرات! فن تجوید وقراءت کی تاریخ ہی ہمیں اُن اسلاف کا واجبی حق بتاتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن کی زندگی بھر کی عرق ریزی وجاں کھپائی اور مثالی دھن کے صدقے میں صدیوں بعد بھی ہم علم تجوید قراءت کو اُسی آب وتاب کے ساتھ زندہ وجاوید پارہے ہیں، بلکہ اُنہیں کے بے نظیر اعتناء والتزام ہی کا یہ نیک ثمرہ ہے کہ اس فن کے تواتر کو تواتر قرنی کا درجہ حاصل ہے، اس تاریخی حقیقت سے ہمارا اور ہماری نسلوں کا واقف ہونا دین کا ایک اہم تقاضا ہے۔

چنانچہ ان ہی وجوہ کے تحت خدام فن وحاملین قراءت کے احوال کو جمع کرنے اور اخلاف کو اپنے اسلاف کی گراں مایہ شخصیات سے روشناس کرانے کا بابرکت سلسلہ ہمارے مؤرخین بزرگوں میں زمانۂ قدیم سے چلا آرہا ہے۔

اس باب میں جب ہم تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں تو ہماری نظر جاکر ٹک جاتی ہے ساتویں صدی کی ایک عبقری شخصیت علامہ ذہبیؒ پر جن سے ہمارے اس سیمینار کے خالص علمی حلقہ کا تقریباً ہر فرد بخوبی واقف ہے کہ آپ نے اپنی ایک بہت ہی وقیع تصنیف ''معرفة قراء الکبار'' میں دور صحابۂ کرامؓ سے لیکر آٹھویں صدی کے اوائل تک کی ۷۲۹ ایسی شخصیات کا تذکرہ فرمایا ہے جن کا اس فن کی حفاظت واشاعت میں بڑا حصہ رہا ہے۔

آپ کے بعد محقق فن، حافظ حدیث علامہ جزری علیہ الرحمہ نے نویں صدی کے اوائل میں اپنی گراں قدر تصنیف ''غاية النهاية في طبقات القراء'' کی دو جلدوں میں دور صحابۂ کرامؓ سے لیکر اپنے زمانہ تک کے ۳۹۵۵ یعنی تقریباً چار ہزار قراء کرام کا تذکرہ فرمایا ہے۔

اسی طرح علامہ طاش کبری زادہؒ نے ''مفتاح السعادة'' میں مختلف علوم اور ہر علم کے رجال فن پر روشنی ڈالتے ہوئے متعدد قراء ورجال قراءت کا تذکرہ فرمایا ہے اور الحمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

للہ یہ سلسلہ تاحال جاری وساری ہے۔

ایک تلخ حقیقت

حضرات! زمانہ قدیم سے تجوید وقراءت کا یہ بابرکت فن ہمارے ہندوپاک میں بے شمار نفوس قدسیہ کی توجہ کا مرکز رہا حتی کہ نوادرات کی حیثیت سے ایک سلسلہ ایسا بھی گذرا کہ جس میں سات پشتوں تک مسلسل سبعہ کے قاری گذرے اور سات پشتوں نے مسلسل اس کی اشاعت کا اہتمام کیا۔

شاطبیہ جیسے قصیدے کی ۷۰ جلدوں میں شرح لکھی گئی۔

محدثین، مفسرین، فقہاء حتی کہ شعراء تک نے قراءات سبعہ پڑھی۔

لیکن ہمارے اس ملک کا المیہ کہئے یا تلخ حقیقت کہ تاریخ وسیر کا ذوق رکھنے والے اصحاب قلم نے مختلف ومتعدد علوم وفنون کے رجال کار کے احوال کو لکھا لیکن اس شریف فن کے خدام کو ان کے قلم کی توجہ حاصل نہ ہو سکی۔

ہماری ناقص معلومات کے مطابق سب سے پہلے حضرت مولانا قاری محی الاسلام پانی پتی علیہ الرحمۃ والرضوان نے خدام کلام اللہ کے حالات کو جمع کرنا شروع کیا تھا اور ایک اعلان کے بموجب بہت کچھ کام کر چکے تھے چنانچہ آپ کے صاحبزادہ محترم محمد علی عثانی کو جب اس کا ایک حصہ کہیں سے ہاتھ لگ گیا تو آپ نے ''پانی پت کے قاری'' کے عنوان سے اسے شائع کرایا۔

ورنہ حضرت قاری محی الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنی ''شرح سبعہ قراءات'' کے مقدمہ میں اسی کا شکوہ فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ''ہندوستان نے قراءات اور قراء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں کچھ نہیں لکھا، سلاطین وامراء کی تاریخیں لکھی گئیں، شاعروں، خطیبوں حتی کہ گویوں تک کے تذکرے تالیف ہوئے مگر خدام کلام اللہ کا کسی نے نام بھی نہیں لیا''۔(''التماس''شرح سبعہ قراءت ص/۵۶)

نہ جانے دل کی کس گہرائی سے نکلے یہ جملے تھے اوران دو چار جملوں میں کیسی چبھن اورکیا تاثیر تھی کہ اس نے ہندوستانی فوج کے ایک نیک دل کرنل ڈاکٹر قاری مرزا بسم اللہ بیگ ؒ کا دل ہلا دیا چنانچہ اس شکوہ کو پڑھ کر اللہ کا یہ دل جلا بندہ تڑپ گیا اور کمر ہمت باندھی اور ایسی غیر معمولی ہمت ایک کرنل ہی کی ہوسکتی ہے کہ جوایک دو نہیں بلکہ بارہ سال تک ہندوستان کے ہرصوبہ کے شہروں، دیہاتوں اورگلیوں کی خاک چھانتا ہے، خدّام کلام اللہ کے احوال کوجمع کرتا ہے اورسولہ سال کی طویل جُہد متواصل سے آپ ''تذکرۂ قاریان ہند'' تصنیف فرماتے ہیں، سچ ہے۔

اولواالعـــزمان ہمـــت ٹھان کرکرنے پہ آتے ہیں
سمـنـدرپاٹتے ہیں، کوہ سےدریا بہـــاتے ہیں

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اسی طرح ہمارے اس سیمینار میں جلوہ افروز میرے مشفق ومربی جن کی ذات گرامی نے ابتداءتدریس ہی سے میرے حوصلوں کو بڑھایا ہےاورخوردنوازی کا زبردست نمونہ پیش فرمایا ایسی بابرکت ذات عالی حضرت مولانا قاری ابوالحسن صاحب اعظمی دامت برکاتہم کی خدمت میں ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ آپ نے اپنی تصنیفی کاوش میں ''حسن المحاضرات'' کی دوضخیم جلدوں میں خادمان قرآن کی بڑی عمدہ تاریخ مرتب فرمائی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کام کی راہ، محنت کا مزاج

محترم حضرات! تاریخ، واحوالِ مشائخ کے مرتب کرنے اور ان کے مطالعہ سے کام کی راہ ملتی ہے، محنت کا مزاج بنتا ہے، جذبہ وداعیہ میں جلا پیدا ہوتی ہے، بالخصوص آج کے اس سہولت پسندی کے دور میں تجوید وقراءت جیسے کثیر المحن فن کے حصول اور اس کی اشاعت کو رجال فن وارباب کمال کے ابتدائی دور وزمانۂ ارتقاء کے مطالعہ کی سخت ضرورت ہے اس مبارک بزم میں یاران وفاء سے متعلق صرف ایک واقعہ آپ کے گوش گذار کیا جار ہا ہے جو ہماری عقل وخرد کے دریچے کھولتا ہے اور عزم وہمت کو مہمیز کرتا ہے واقعہ حضرت الاستاذ کا بیان فرمودہ ہے۔

حضرت الاستاذ قاری انیس احمد خاں صاحب فیض آبادیؒ نے ایک مرتبہ اپنے استاذ قاری محمد سابق صاحبؒ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے اپنے شیخ قاری عبدالمالک علیہ الرحمۃ سے صرف روایت حفصؒ کو پندرہ سال تک پڑھا، اس کے بعد استاذ نے فرمایا کہ اب امتحان دے سکتے ہو، اللہ۔۔ اللہ۔۔ کس عقیدت واعتماد کا حامل طالب علم۔۔۔ لیکن اس قدر طویل مدت کی گھسائی نے ان کو کندن بنادیا کہ تقسیم ملک کے موقع پر جب حضرت قاری عبدالمالک صاحبؒ پاکستان تشریف لے جانے لگے اور لکھنؤ کے خواص وعوام بڑی لجاجت سے لکھنؤ میں قیام پر اصرار کرتے ہوئے آپ سے جب یہ عرض کرنے لگے کہ آپ تشریف لے جائیں گے تو ایسی نفیس وحسین جاذب ودلکش تلاوت کو ہمارے کان ترستے رہ جائیں گے، تو آپؒ نے جواب میں فرمایا کہ نہیں ایسا نہیں! میں اپنے نائب ''محمد سابق'' کو یہاں چھوڑ کے جارہا ہوں، جب تم عبدالمالکؒ کو دیکھنا چاہو تو محمد سابق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے آئینہ میں دیکھ لینا۔

لمحۂ فکریہ اور مشعل راہ

آج ہم جوانوں کا حال یہ ہو گیا ہے کہ شاگرد استاذ کے یہاں سو فیصد نہیں بلکہ چند ہی فیصد کان بن کے جانے لگا ہے، جس کی وجہ سے شاگرد و استاذ کی ادا میں سو فیصد انطباق نہیں ہوتا اور اس طرح منزل من اللہ پاک وصاف اداء کی نقلِ کامل کا اہتمام کم اور ختم ہو کر غلطیوں سے مخلوط اداء کا رواج ہونے لگا ہے جس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ تلفظ و اداء میں کمال سے پہلے ہی دھارے کا رخ لہجوں کی طرف ہونے لگا ہے اور اداء رسول ﷺ کی نقل کامل کی بنسبت لہجوں کا شوق بڑھنے لگا ہے جس کا ایک سنگین نتیجہ یہ دیکھا جا رہا ہے کہ حسین لہجوں کے چور دروازے سے اداء منقول عن النبی ﷺ میں متعدد غلطیاں داخل ہونے لگی ہیں اور یہ بات تجوید و قراءت کے علم برداروں کیلئے بہت بڑا چیلینج ہے، ایسے حالات میں اپنے اسلاف ارباب تلفظ کے اِن تاریخی واقعات ہمارے لئے لمحۂ فکریہ ثابت ہو کر مشعل راہ ثابت ہوتے ہیں کہ اسلاف نے ہمیشہ دودھ پانی کو الگ کرتے ہوئے تجوید و کیفیتِ اداء کو مطلوب شرعی اور لہجہ کو امر زائد مستحسن قرار دیا ہے جو ارباب بصیرت پر عیاں ہے۔

حالانکہ کتب فن کا مطالعہ اور تاریخ کی ورق گردانی کا ذوق رکھنے والے ارباب بصیرت پر یہ مخفی نہیں ہے کہ ہمارے مشائخ نے تلفظ و کیفیت ادا کی معمولی غلطی کو بھی روا نہیں رکھا ہے کیوں کہ یہ بھی دراصل کیفیت تلفظ میں تحریف ہے اور ایسی تحریف کبھی روا نہیں رکھی جا سکتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک سبق آموز واقعہ

چنانچہ تاریخ کے اس واقعہ سے کون ناواقف ہے کہ آج سے تقریباً ساٹھ، ستر سال قبل مصر کے ایک بہت بلند پایہ ومرجع کی حیثیت رکھنے والے نامور مقری ادارہ اذاعۃ القراءۃ کے مسئول عام شیخ سید عامر عثمان نے ذاتی اجتہاد کے نتیجہ میں جب میم ساکن کے اخفاء میں فرجۂ قلیلہ کی رائے قائم فرمائی جو کہ صرف اپنے مشائخ کی ادا کے خلاف ہی نہ تھی بلکہ اپنی تیس، چالیس سالہ تدریس کے بھی خلاف تھی، جب آپ نے اپنے اس اجتہاد سے لوگوں کو آگاہ کرنا شروع فرمایا بلکہ اپنے ماتحتوں کو باصرار اسی ادا پر آنے کیلئے فرمایا تو رجال بصیرت اور مشائخِ عظام کی وراثتوں کے امین حلقوں میں ایک شور وطوفان برپا ہو گیا، مشائخ نے اولاً اپنے اپنے حلقۂ درس میں اس کی تردید شروع فرمائی لیکن پھر بھی جب غلطی کے اس سیل رواں کو تھمتا نہ پایا تو مصر وبیرون مصر میں لاکھوں کی لاگت سے بڑے بڑے سیمینار منعقد کئے گئے اور رجال معرفت واصحاب قلم نے بڑے وقیع مضامین لکھے اور بہت ہی مدلل انداز میں اس کی تردید فرمائی، ارباب فن نے اس کی تردید میں کتابیں تصنیف فرمائیں نتیجۃً بقول محمود امین طنطاوی شیخ سید عامر نے اس سے اخیر میں رجوع فرمالیا۔

پاسبانِ فن کی پاسبانی

غرض یہ کہ سرکار دو عالم ﷺ کی صاف ستھری ادا کو جب بھی کوئی ایسا خطرہ لاحق ہوا ہے تو پاسبان فن نے اس کی پاسبانی کا حق ادا فرمایا ہے اب ان حالات میں تحسین قراءت کی غالی کوششوں میں جب اصول شکنی کا ذوق پیدا ہونے لگا ہے تو کیا اس کو انگیز کرنا ہمارے لئے جائز ہوگا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر گز نہیں، ہر گز نہیں، اسلئے فی زمانا فن کے امین حضرات کی بڑھتی ذمہ داریوں کے تحت ضروری ہے کہ فن کی صحیح تصویر پیش کرتے ہوئے خوب حکمت عملی سے کام لیں اور جدید اسباب ووسائل سے ضرور استفادہ ہو، مگر اعتدال کے دامن کو ہاتھ سے چھوٹنے نہ دیا جائے، اگر نیک نیتی سے خُطۂ اکابر کے بموجب ہم نے اپنی اوراپنے مخاطب کی تعمیر کا اہتمام کیا تو اللہ رب العزت کی کریم ذات ہم ہی میں سے رجال کار وارباب بصیرت کو پیدا فرمائے گی، اور کیوں نہیں؟ اس کریم ذات نے کسی کی کی ہوئی محنت کو کب نہیں نوازا؟ بلکہ ائمہ سبعہ کے حالات اوران کی تاریخ وسوانح کو دیکھتے ہیں تو نہایت عظیم حوصلہ ملتا ہے۔

کہ سات اماموں میں سے پانچ ائمہ نسلاً عجمی ہیں مگر اپنے مشائخ کے در کی ملازمت ومواظبت اور محنت ولگن کے پیش نظر اللہ رب العزت نے انہیں مقتدا کی ایسی حیثیت عالی سے نوازدیا کہ قراءت میں عرب نے ان کی اقتدا واتباع کو اپنے لئے شرف خیال کیا، صدیاں بیت گئیں مگر عجمی النسل ان قراء کی امامت آج بھی عرب وعجم میں اسی آب وتاب سے ہے۔

بلکہ اگر گہرائی میں جا کر گفتگو کریں تو حوصلوں کی پستی کا کبھی قریب سے گذر بھی نہ ہوگا کہ ان ائمہ میں اول امام نافع مدنی ہیں جو مدینۃ المنورۃ میں تادم حیات امام فی القراءت کی حیثیت سے رہے وہ سیاہ رنگ اور جعونہ ابن شعوب لیثی کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

امام عاصم جن کی قراءت فی زمانا سب سے زیادہ پڑھی پڑھائی جارہی ہے وہ بنی خزیمہ کے آزاد کردہ غلام ہیں لیکن فنی دھن، محنت ولگن کے جذبہ نے انہیں کرمہائے خداوندی کا مرکز بنادیا اور قسام ازل نے ان کی قسمت بدل دی کہ ایک عجمی غلام صدیوں بعد بھی اسی عظمت وحرمت سے درجۂ امامت پر فائز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرات! ہمیں بارگاہ خداوندی سے بڑے پرامید ہوکر حصول فن اور اس کی اشاعت کیلئے کمر ہمت باندھنے کی ضرورت ہے اور اشاعت فن کی راہ میں ایک اہم ضرورت یہ بھی ہے کہ ہم نئے کارکنان کتب فن سے اپنے رشتے کو مضبوط کرنے کی سعی کریں اور ان پختہ کار مشائخ عظام کے زیر سایہ وزیر تربیت رہ کر کتب بینی اور اسلاف کی صحبت میں بیٹھنے کا ذوق پیدا کریں، مسائل فن کو خوب محنت سے حل کرنے اور سمجھنے کا اہتمام کریں پھر اسے سہل سے سہل بنا کر متواضعانہ انداز میں اپنے مخاطبین کے سامنے امانت داری کے ساتھ پیش کریں۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ یہ اشاعت الکتب کا دور ہے مراجع فن اور امہات الکتب کہی جانے والی تصانیف وتالیفات وشروحات بڑے حسین انداز میں طبع ہو رہی ہیں جن سے ہماری علمی تشنگی ختم ہوسکتی ہے اور برسوں کے لاینحل سوالات حل ہوسکتے ہیں، سالہا سال کی علمی الجھنیں کافور ہوسکتی ہیں یہی ہمارا سرمایہ واثاثہ ہے بلکہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ انگلیوں پر گنے جاسکنے والے چند رجال تحقیق کی زندگی بھر کی کاوشیں اور عمر بھر کی محنتوں کا حاصل بھی چھپ کر اب مارکیٹ میں آنے لگا ہے جن کو پڑھنے سے یہ احساس ہوتا ہے کہ اگر تقسیم خداوندی کے تحت یہ خدمت ان محققین کے حصہ میں نہ کی جاتی اور یہ حضراتِ محققین دنیا سے آنکھ بند کر کے یہ تحقیقات ہمارے سامنے پیش نہ فرماتے تو شاید ہماری زندگی کے آخری لمحہ تک بھی ان اجزاء تحقیق تک ہماری رسائی نہ ہوتی اسلئے شائع کرنے والوں کے حق میں دعائے خیر کرتے ہوئے اس کی قدر پہچانیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلی مبارک باد

آج کے اس تاریخی سیمینار کی نسبت سے ہم اپنی طرف سے اور جملہ حاضرین کی طرف سے جامعۃ القراءات کفلیتہ کے اربابِ انتظام اور ان کے فعال رفقائے کار کو دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ ان حضرات نے انعقاد سیمینار کی تاریخ طے پانے سے لیکر تا حال سیمینار کی ہر طرح کامیابی کیلئے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا اور نہ کوئی کسر باقی رکھی، نظم ونسق کے حوالہ سے ہر گوشہ وناحیہ پر مسلسل نظر رکھتے رہے اور ہر طرح کامیابی کی ممکن سعی فرمائی اسی طرح ہم سب کے محسن ومشفق شیخ القراء حضرت مولانا قاری ومقری احمد اللہ صاحب دامت برکاتہم صدر القراء جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل کی خدمت عالیہ میں بھی ہم صمیم قلب سے خراج تحسین وکلمات تشکر پیش کرتے ہیں کہ یہ سیمینار آپ ہی کی توجہ ومساعیٔ جمیلہ کی برکت ہے، آپ کی رہبری وسرپرستی اور مفید مشوروں کی برکات ہیں کہ رحمت ایزدی ہمارا حلیف بنی اور ہم سیمینار منعقد کر سکے لہذا اس سیمینار کی کسی بھی طرح کی کامیابی آپ موصوف ہی کی توجہات کی رہین منت ہے۔

مکرر شکریہ اور درخواست والتجاء

اخیر میں ہم اپنے اکابرِ گرامی قدر کی خدمتِ عالی میں مکرر سہ کرر ہدیۂ تشکر پیش کرتے ہیں کہ آپ بزرگوں نے اپنی عالی ظرفی اور خورد نوازی کے تحت ہم چھوٹوں کی حقیر دعوت کو عزت قبول سے نوازا اور گرمی کے اس سخت موسم میں طویل سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہوئے ہمارے کفلیتہ کے جامعۃ القراءات میں قدم رنجہ ہوئے اور ہمیں خدمت واستفادہ کا موقع عنایت فرمایا، نیز بڑی لجاجت کے ساتھ ایک عرض یہ بھی ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے انتظام کی کوتاہی ونقص کے نتیجہ میں آپ بزرگوں کو ہوئی کسی بھی طرح کی زحمت کے بدل ہم معذرت خواں ہیں اللہ رب العزت آپ سب ہی گرامی قدر کو اپنی شایان شان بہترین بدلہ عنایت فرمائے، آمین۔

نیز بارگاہ خداوندی میں ہم عرض کرتے ہیں کہ وہ محسن حقیقی ہمارے اس مل بیٹھنے کو شرف قبول عنایت فرمائے اور فن کے حق میں اس کو وجود خیر کا باعث بنائے آمین، اب ہم اس درخواست کے ساتھ رخصت واجازت چاہتے ہیں کہ آپ بزرگان کرام اپنی آہ سحرگاہی میں ہمیں اور بالخصوص ہمارے اس جامعہ کو فراموش نہ فرمائیں گے، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

چشمۂ فیض سے گر اک اشارہ ہو جائے ــــــ لطف ہو آپ کا اور کام ہمارا ہو جائے

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بمناسبت سیمینار بر عنوان: گجرات میں تجوید وقراءات کی خدمات

بمقام جامعۃ القراءات، مولانا عبد الحی نگر، کفلیتہ، سورت، گجرات

بتاریخ: ۱۲/ ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ، مطابق ۴/ ۱۵ اپریل ۲۰۱۲ء

بحمد اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

شاہ اکبر نجیب آبادی اپنی کتاب تاریخ الاسلام کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں کہ تاریخ ہم کو بزرگوں کے حالات سے واقف کر کے دل ودماغ میں ایک بابرکت جوش پیدا کردیتی ہے۔

نیز تاریخ کا مطالعہ حوصلہ بلند کرتا ہے، نیکیوں کی ترغیب دیتا ہے، اور بدیوں سے روکتا ہے۔ تاریخ کے مطالعہ سے دانائی اور بصیرت ترقی کرتی ہے، دوراندیشی حزم واحتیاط کی عادات پیدا کرتی ہے۔

چونکہ زیرِ نظر مقالہ (گجرات میں تجوید وقرأت کی خدمات) پر منعقد ہونے والے سیمنار (بمقام جامعہ القرأت کفلیتہ بموٴرخہ ۴/۵/اپریل ۲۰۱۲ء) کی نسبت سے تیار کیا گیا تھا، اور ادھر اس فنِ شریف میں بالخصوص گجرات میں خدمات کو جمع کرنے سے متعلق کوئی زیادہ مأخذ میسر نہیں تھے، اس بناء پر کسی بھی مقالہ نگار کو یقیناً اس کی ترتیب جمع کرنے میں جو مشکلیاں ودشواریاں آسکتی ہیں وہ عیاں ہے۔

چنانچہ زیرِ نظر مقالہ میں گجرات میں فنِ تجوید وقرأت کی نشاۃِ ثانیہ کے اہم عناصر، فن کی شخصیات اور انکی خدمات، نیز اس سے قبل اس فنِ شریف کے اسبابِ زوال اور بے توجہی کو تاریخی نکتہٗ نظر سے بہت ہی حزم واحتیاط کے ساتھ مفصل حوالہ جات معلومات فراہم کی گئی ہے۔

جس میں نہ صرف فلاحِ دارین ترکیسر میں فنِ تجوید وقرأت کی خدمات ہی کو بیان کیا گیا، بلکہ ایک تاریخی حیثیت سے جمع کیا گیا ہے، اس لئے بڑی دوراندیشی اور بصیرت کے ساتھ ساتھ وسعتِ قلبی وہمہ گیرت کے ساتھ گجرات کی دیگر درسگاہوں مثلاً راندیر،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈابھیل، سورت، بھروچ، بڑودہ، احمد آباد، شمالی گجرات حتی کہ بعض وہ شخصیات کا انفرادی طور پر مع حوالہ ذکر مذکور ہے، جن کی خدماتِ جلیلہ کو تاریخِ گجرات کبھی فراموش و نظر انداز نہیں کر سکتی۔ گویا زیرِ نظر مقالہ میں فنِ تجوید و قرأت کی نشاۃ ثانیہ اور گجرات میں چھاپی سے واپی تک کی خدمات و کوششوں کو سراہا گیا ہے جو ایک امانتدار، وسیع القلب، متواضع، دریا دل وصاحبِ فن وصاحب قلم ہی کر سکتا ہے، جیسا کہ کتبِ تاریخ وسیر سے یہی پتہ چلتا ہے کہ تاریخ کو جمع کرنے میں گذشتہ وماضی کے احوال وکوائف کو مع حوالہ کھول کھول کر اجاگر کیا جائے تاکہ آنے والے حال اور اہلِ حال (اہلِ زمانہ) کی ترقیات کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوں۔

بہر حال زیرِ نظر مقالہ کی جامعیت وافادیت ہی کے پیشِ نظر دوستوں کی رائے ومشورہ کے بعد حضرت والا دامت برکاتھم العالیہ سے بار بار لجاجت کے ساتھ درخواست کے بعد اجازت ملنے پر محض افادۂ عام کی غرض سے زیورِ طبع سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

فقط والسلام

ناشرِ قاصر

ابو محمد خالد کاپودروی فلاحی

خادمِ قرآن جامعہ قاسمیہ عربیہ کھروڈ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر

۱	عرضِ ناشر	{۲}
۲	زوال تجوید وقراءت کے اہم اسباب	{۱۰}
۳	(۱) زوال حکومت	{۱۰}
۴	(۲) ارباب کمال کے قدوم میمنت لزوم سے محرومی	{۱۱}
۵	(۳) تیسرا سبب	{۱۲}
۶	(۴) چوتھا سبب	{۱۲}
۷	(۵) فن کی حقیقت آشکارا نہ کی گئی	{۱۲}
۸	(۶) مکاتب وکالجس کا نصاب	{۱۳}
۹	(۷) مدارس اسلامیہ اور مراکز دینیہ کا نصاب	{۱۳}
۱۰	فن سے اجنبیت کا آخری حال	{۱۷}
۱۱	چند غور طلب باتیں	{۱۸}
۱۲	ایک اور اشکال	{۱۹}
۱۳	اصل وجہ	{۱۹}

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴ نشاۃ ثانیہ اور امید کی پہلی کرن .... {۲۰}

۱۵ قدرت کی کرشمہ سازی .... {۲۲}

۱۶ سرزمین گجرات پر شیخ موصلی کا قدوم میمون .... {۲۴}

۱۷ ۳۵ر۴۰ سال قبل جامعہ ڈابھیل کی فنی خدمات .... {۲۷}

۱۸ شمالی گجرات .... {۲۸}

۱۹ خادم فن حضرت مولانا قاری محمد رمضان صاحب میواتی رحمۃ اللہ علیہ ..... {۲۹}

۲۰ استاذ الاساتذہ حضرت قاری محمد صالح صاحب جوگواڑی دامت برکاتہم {۳۲}

۲۱ حضرت الاستاذ قاری محمد عباس صاحب دھرمپوری دامت برکاتہم ...... {۳۳}

۲۲ قیام انجمن .... {۳۴}

۲۳ جانشین حکیم الاسلام حضرت الاستاذ جناب مولانا سید ابرار احمد صاحب دھلیویؒ . {۳۵}

۲۴ سرزمین گجرات پر سب سے پہلا مسابقۃ القرآن الکریم .... {۳۷}

۲۵ حضرت رئیس الجامعہ کی عقابی نگاہ کا دور رس اثر .... {۳۸}

۲۶ طویل سفر .... {۳۸}

۲۷ رحمت خداوندی کا خصوصی کرشمہ .... {۳۹}

۲۸ مطلوبہ جوہر نایاب ہاتھ آ گیا .... {۳۹}

۲۹ حضرت الاستاذؒ کی ذات وصفات کی ایک جھلک .... {۴۰}

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۰ بے نظیر علمی و درسی انہماک .... {۴۱}

۳۱ خونِ دل سے سینچا ہے ہم نے اس چمن کو .... {۴۲}

۳۲ الفوائد المحسبیہ کی تالیف .... {۴۳}

۳۳ کتنے صبر آزما حالات سے گذرے .... {۴۴}

۳۴ فن کی عظمت اور انتقال امانت کا جذبہ مثالی .... {۴۴}

۳۵ قراءت سبعہ میں اجراء کا طریقہ .... {۴۶}

۳۶ دعائیہ مجلس کا انعقاد .... {۴۶}

۳۷ بعد عشاء تجوید وقراءت کے اسباق کی تیاری .... {۴۹}

۳۸ بے انتہا ضرورت .... {۵۰}

۳۹ بے توجہی کا عمومی نقصان .... {۵۰}

۴۰ بعد عشاء مشق ومذاکرہ کا نظام .... {۵۱}

۴۱ ارادہ کی توانائی بسا دیتی ہے ویرانے .... {۵۲}

۴۲ تحقیق کی روشنی میں علمی وفنی مکالمات .... {۵۳}

۴۳ مختلف محرکات ودواعی .... {۵۴}

۴۴ چند اہم مباحث کا تذکرہ .... {۵۶}

۴۵ (۱) قراءات ثلاثہ کا تواتر .... {۵۶}

۴۶ (۲) ترتیل کے ثبوت وانکار کا مسئلہ .... {۵۶}

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۷ (۳) مسئلہ ''جمع حرفی'' کی نقاب کشائی .... {۵۷}

۴۸ (۴) ''اذان'' کا مسئلہ .... {۵۷}

۴۹ (۴) ''الّا'' جیسے نون غیر مرسوم میں ادغام مع الغنہ .... {۵۸}

۵۰ سالانہ مسابقات اکابر فن سے استفادہ کا زرین موقع .... {۵۹}

۵۱ فن کے ارتقاء کیلئے جلسوں میں قیمتی انعامات .... {۵۹}

۵۲ اہم فنی کتابوں کی فراہمی .... {۶۰}

۵۳ قراءت اکیڈمی .... {۶۱}

۵۴ سمعی اور بصری طریقوں سے استفادہ .... {۶۱}

۵۵ مشہور ومعروف ماہرین فن کی تشریف آوری .... {۶۲}

۵۶ کام سے کام کے راستے کھلتے ہیں .... {۶۳}

۵۷ دو بزرگ ہستیاں .... {۶۴}

۵۸ رئیس الجامعہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب دامت برکاتھم العالیہ .... {۶۴}

۵۹ حضرت مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب نروری رحمۃ اللہ علیہ .... {۶۵}

۶۰ قرأت ونعت کی محفلیں اور ان کے فوائد .... {۶۶}

۶۱ فن کی اہمیت کے ساتھ قراءت کی حجیت .... {۶۸}

۶۲ شکوۂ نفوس قدسیہ .... {۶۹}

۶۳ علم قراءت کا آغاز .... {۷۳}

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۴ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل .... {۷۴}
۶۵ ازل میں مشیت نے تھا جس کوتا کا .... {۷۵}
۶۶ آپ کا زرین اسلوب اور طریقۂ کار .... {۷۶}
۶۷ تجوید وقراءت کی نشاۃ ثانیہ میں دو اہم کردار .... {۷۹}
۶۸ (۱) محی السنۃ حضرت اقدس ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کی مجددانہ کاوشیں ...... {۷۹}
۶۹ (۲) دعوت وتبلیغ کی محنت کی برکات .... {۸۰}
۷۰ کتب فن .... {۸۱}
۷۱ حفاظت فن کے دو طریقے .... {۸۳}
۷۲ (۱) شفوی وصدری حفاظت .... {۸۳}
۷۳ (۲) تحریری وکتابی تحفظ .... {۸۴}
۷۴ چند بنیادی کتابوں کی تصنیف .... {۸۵}
۷۵ تصانیف علم قراءت .... {۸۶}

مراجع وماخذ

بخاری شریف / مسلم شریف / المقدمة الجزریه
جمال القراء / المیسرة فی القراءة العشر للامام المتولی / دیوان
حضرت علی رضی اللہ عنہ / الثقافة الاسلامیة فی الهند / فیضان رحمت /
تذکرۂ قاریان هند / شرح جزری هندی / کشف الظنون / غایة
النهایة فی طبقات القراء / فروع الایمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات! یہ ایک حقیقت واقعہ ہے کہ ہمارے اس ملک میں علم تجوید وقراءات تصوف وسلوک کی راہ سے آیا اور ارباب تصوف، نیز سلاطین وامراء نے اس کی خوب آبیاری فرمائی تھی، پھر دیگر صوبوں کی طرح ہمارے اس صوبۂ گجرات میں بھی اس کو پڑھا پڑھایا گیا بالخصوص احمد آباد، پٹن وبھروچ جیسی تاریخی جگہوں میں دیگر علوم اسلامی کی طرح اس فن کے درس وتدریس کا سلسلہ بھی جاری رہا، جس کا بہت ہی مختصر تذکرہ کہیں کہیں کسی نے کیا، اور اللہ تعالی بہت ہی بہتر بدلہ عنایت فرمائے حضرت قاری مرزا کرنل بسم اللہ بیگ ؒ کو کہ آپ نے متعدد خدام قراءت کے تذکرہ سے اپنی کتاب کو زینت بخشی اور ہمارے بعض اصحاب قلم نے سیمینار کی اس مناسبت سے تذکرۂ قاریان ہند سے استفادہ کرتے ہوئے ان کو ایک مضمون کی شکل بھی دی ہے،

اور ہم نے چونکہ تجوید وقراءت کے اسباب زوال اور نشاۃ ثانیہ کے عوامل ومحرکات کو اپنا موضوع سخن بنایا ہے اس لئے نشاۃ ثانیہ سے قبل کی تاریخ کو ان مقالہ نگار حضرات کا حصہ قرار دیتے ہوئے یہاں نظر انداز کیا ہے۔

سرزمین ہند پر اسلام اور حاملین اسلام کے ایسے انمٹ نقوش ثبت ہیں جنہیں تاریخ نے اپنے سینے میں ایک قیمتی دفینہ کی حیثیت سے محفوظ رکھا ہے اسی بناء پر مؤرخین نے اسے اسلامی ہند کے تاریخی حقائق پر مبنی لقب سے نوازا ہے، علوم اسلامیہ کی باغ وبہار جو اس ملک میں آئی ہے، تفسیر وحدیث، فقہ واصول فقہ اور تجوید وقرأت کی جو باد نسیم اس ملک کی فضا میں چلی ہے اس نے ممالک اسلامیہ میں خاص طور پر اور پوری دنیا میں عام طور پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس ملک کو ایک خاص امتیازی مقام دلایا ہے انہیں امتیازات کی بنیاد پر اس کرۂ ہندی کو اندلس ثانی کہا گیا ہے۔

لیکن تاریخ کی یہ ایک بڑی حقیقت ہے کہ اسے ہر عروج کے بعد زوال کی داستان بھی لکھنی پڑی ہے اور تاریخ نے بڑے صبر و تحمل کے ساتھ اس داستان کو لکھا بھی ہے، اور صحیح لکھا ہے، عروج و زوال کی اس داستان میں ماضی اور حال کے درمیان ربط ڈھونڈھنا اور اس کے اسباب کو پہچاننا پھر ماضی کی روشنی میں حال کو درست کر کے تابناک مستقبل کی تعمیر کرنا ترقی پسند قوموں کا شیوہ رہا ہے، زیر ملاحظہ اس تحریر میں حالات وواقعات کا جائزہ لیتے ہوئے علوم اسلامیہ کی اساس علم تجوید وقراءت کے روشن اور مبارک چہرہ پر آنے والے وقتی غبار اور اس کے اسباب کو جاننے کی کوشش کی گئی ہے خدا کرے یہ معروضات ہمارے دلوں کو چھو سکیں اور اس خوبصورت چہرہ سے غبار ہٹانے اور اس رخ روشن کو واضح کرنے میں کامیاب ہوں۔

میر! جمع ہیں احباب دردِ دل کہہ لے ۔۔۔ پھر التفات دلِ دوستاں رہے نہ رہے

زوال تجوید وقراءت کے اہم اسباب ومحرکات

(۱) زوالِ حکومت

اسلامی ہند کی عظمت جب داؤ پر لگی اور مغلیہ شہنشاہی کا سورج اس ملک میں مائل بغروب ہوا تو انگریز اقتدار کے ظالم پنجے نے اس ملک پر قبضہ جمانے کے بعد مشرق ومغرب کی اس جنگ میں اس ملک کی اسلامیت کو ختم کرنے کیلئے وہ سب کچھ کیا جو اس کے بس میں تھا، نیز انگریزی زبان کو سرکاری اور دفتری زبان کا درجہ دیا گیا اور اس کی ترویج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلئے جگہ جگہ انگلش اسکول قائم کئے گئے، ارباب دانش پر اس حربہ کی سنگینی مخفی نہیں ہے، خوب کہا ہے کہنے والے نے ؎

قوم بدل جاتی ہے زبان کے بدل جانے سے

نتیجہ یہی ہوا کہ تقریبا پچاس سال تک مسلمانوں نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی، اس جدید تعلیم نے اپنا پورا اثر ظاہر کیا اور نئے خیال کے لوگ اس نئی تعلیم کے پورے حامی اور طرفدار ہو گئے۔

سرسید اور ان کے ہم مشربوں کا خیال تھا کہ بچوں پر دو غیر ملکی زبان یعنی انگریزی وعربی سیکھنے کا بوجھ بہت زیادہ ہے اسلئے ایک ہی غیر ملکی زبان یعنی انگریزی کو اختیار کیا جائے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عربی زبان ایک اختیاری اور ثانوی درجہ کی زبان ہو کر رہ گئی کیونکہ ؎

ادھر یہ رٹ تھی کہ ساقی! مے لا

عربی زبان سے دوری کا نتیجہ بہت سنگین تھا کہ علوم اسلامیہ کی ترویج کی لہر کمزور ہونے لگی اور اس کا سب سے زیادہ تکلیف دہ اثر علم تجوید وقراءت پر پڑا کہ تقریبا ایک صدی تک یہ اساسی علم غیر اہم ہو کر رہ گیا۔

(۲) ارباب کمال کے قدوم میمنت لزوم سے محرومی: یہ تو ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ناقدری سے نعمتیں رخصت ہو جایا کرتی ہیں، خصوصا دینی نعمتوں کا معاملہ تو ایسا ہی ہے۔

حکومت مغلیہ کے زوال سے حقیقت نمایاں ہو کر سامنے آگئی کہ مسلم بادشاہوں کی قدردانی اور خدمت گذاری کے صدقہ میں ائمہ امت، خصوصا قرأت متواترہ مشہورہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاننے والے ماہرین فن حضرات قراء کرام نے اس ملک کو اپنے وجود باجود سے رونق بخشی تھی، بلاد اسلامیہ سے قدم رنجہ ہو کر لگا تار یہاں تشریف لاتے لیکن دور مغلیہ کے زوال کے بعد ان ائمہ کرام کی آمد کا سلسلہ اور اس کا راستہ مسدود ہو گیا کیوں کہ ہندوستان کے اس جدید ماحول میں اب ان قد آور شخصیتوں کی قدر و منزلت نہیں رہی تھی۔

(۳) تیسرا سبب: اس فن کے زوال کا یہ ہوا کہ جدید ہندوستانی ماحول میں اس فن وارباب فن کی قدر و منزلت ختم ہونے لگی تو اس فن سے متعلق لوگوں کی دلچسپی و محنت بھی کم ہونے لگی، جبکہ اس فن میں محنت شاقہ درکار ہوتی ہے۔

(۴) چوتھا سبب: اس فن تجوید وقرأت کا مدار ریاضت لسان، تثقیف زبان اور کثرت مشق پر تھا اور یہ چیز مستقل فراغت وقت اور مکمل یکسوئی چاہتی ہے، لیکن مجبوری کہئے کہ ارباب مطالعہ اور کتابوں کی دنیا میں زندگی بسر کرنے والے اصحاب درس وکتب، دیگر علوم وفنون میں اشتغال کی وجہ سے اس فن کی طرف مائل نہیں ہوئے۔

(۵) فن کی حقیقت آشکارانہ کی گئی: اس دنیا میں کسی بھی مادی وظاہری، معنوی اور باطنی، اسی طرح علمی وفکری چیز کا صحیح تعارف اور اس کی حقیقت سے واقفیت ہی اس چیز کے رواج پانے اور عام ہونے کا عمومی ذریعہ مانا جاتا ہے، صحیح تعارف سے ترویج واشاعت کے راستے کھلتے اور عام ہوتے ہیں اور ناقص تعارف وواقفیت سے راستے کشادہ ہونے کے بجائے تنگ ہوتے جاتے ہیں، پھر وہ چیز رواج پانے کے بجائے زاویہ خمول اور گوشۂ گمنامی میں چلی جاتی ہے، علم تجوید و قرأت کے عروج وزوال اور جمود کی تاریخ کو غور سے پڑھا جائے تو جمود اور زوال کے باب میں کچھ ایسا ہی نظر آئے گا کہ اس فن کا کما حقہ تعارف نہیں کرایا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے اس فن کا تعارف صرف مشق ومشاقی کے زاویہ سے کرایا، خوش آوازی اور حسن صوت کو ہی اس فن کیلئے لازم سمجھ لیا گیا، اور بعض خالص مشقی ذوق کے اساتذہ کرام کے انداز کار اور طریقہ تدریس سے بھی لوگوں نے یہی مفہوم نکالا کہ خوش گلو افراد کے سوا اور کسی کے بس کا یہ روگ نہیں ہے جس کے نتیجہ میں ماحول اور معاشرہ ہی ایسا بن گیا کہ خوش الحانی کو قراءت کا جزء ہی قرار دیا گیا، اب جو شخص خوش الحان نہ ہوتا تو عوام ہی نہیں بلکہ بعضے خواص بھی اسے کم سنتے۔

اس رواجی ومعاشرتی چوک کا اثر یہ ہوا کہ اس مقدس فن کے تلاطم خیز دریا کی موجوں میں بھی چڑھاؤ کے بجائے اتار آ گیا، اور ایک باصلاحیت طبقہ اس فن سے دور ہو گیا۔

(۶) مکاتب ومجالس کا نصاب: اس فن شریف کو بہت آسانی کے ساتھ عام کرنے کی ایک بہت مفید اور مؤثر شکل یہ تھی کہ مکاتب دینیہ اور مسلم مجالس کے نصاب تعلیم میں شروع ہی سے علم تجوید وقراءت کو داخل کر دیا جاتا تو امت مسلمہ کے نونہالوں کی ایک بڑی تعداد اس زیور سے آراستہ ہو جاتی لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہو سکا، جس کی وجہ سے امت مسلمہ کے ۹۰ / ۹۵ فیصد طبقہ کو اس سے کوئی نسبت نہ رہی۔

(۷) مدارس اسلامیہ اور مراکز دینیہ کا نصاب: ادھر دوسری جانب امت کا بچا ہوا وہ طبقہ جو ۵ یا ۱۰ فیصد کا تناسب رکھتا ہے، اس طبقہ کو بلا شبہ مدارس عربیہ اور جامعات اسلامیہ میں رہ کر علوم اسلامیہ کے حصول واشاعت کا زرین موقع تو یقیناً ہاتھ آیا اور اس باب میں اس طبقہ نے تن من دھن کی بازی لگا دی لیکن اس عظیم قربانی کے باوجود علم تجوید وقراءت سے جو نا آشنائی رہی، وجہ اس کی کوئی دوسری چیز نہیں تھی بلکہ وہی نصاب تعلیم کا معاملہ تھا جس کے سانچہ میں ڈھل کر قومیں اور نسلیں تیار ہوتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ گو تلخ ہی سہی مگر حقیقت ہے کہ ہندو پاک کے تقریباً سب ہی جامعات و مدارس میں نصاب تعلیم کی حیثیت سے ''درس نظامی'' ہی داخل ہے اور درس نظامی اپنی بیش از بیش خوبیوں اور امتیازی وجوہ کی بناء پر ایک جہاں میں اپنی عام مقبولیت رکھتا ہے اسی لئے تقریباً تمام ارباب فضل وکمال اور ہنر وصلاحیت کے مالک افراد نے اپنی بیشتر صلاحیتوں اور اپنے فضل وکمال کی جولانگاہ اسی درس نظامی کو بنایا اور اس کی تکمیل واشاعت میں اپنے کو آخری حد تک کھپایا، لیکن اس کڑوی حقیقت کو تاریخ بڑے درد سے رقم کرتی ہے کہ درس نظامی کے اس خوبصورت اور دل آویز گلدستہ میں مختلف علوم وفنون کے نت نئے متعدد کھلتے اور مہکتے پھول خوب تھے مگر تجوید وقراءت کی روح پرور ودل آویز خوشبو اور اس فن کے لہلہاتے خوشبودار پھولوں سے یہ نصاب خالی وعاری تھا، اس نصاب میں جہاں بہت سے علوم وفنون کی چیدہ وچنیدہ کتابیں داخل کی گئیں وہیں تجوید وقراءت کی کوئی ایک کتاب بھی اس میں جگہ نہ پاسکی، بلاشبہ یہ ایک کمی اور کسر رہ گئی، حالانکہ علوم اسلامیہ میں تجوید وقراءت کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ ایک منزل من اللہ بنیادی فن ہے اسی وجہ سے اکابر امت کے حالات زندگی، سوانح حیات یا ان کی علمی کاوشوں کا مطالعہ کریں تو تقریباً سب ہی نے دیگر بہت سے علوم کی طرف توجہ بعد میں فرمائی ہے ابتداءً بنیادی علم کے طور پر اسی علم تجوید کو حاصل کیا ہے، بلکہ بعض بزرگوں نے تو قراءت کو بھی دیگر علوم سے قبل پڑھا ہے، پھر اس فن کا موضوع ہی منزل من اللہ کیفیت تلفظ اور کلمات قرآنیہ کے مختلف طرز ادا کی پاسبانی ہے، اسی کی فکر فرماتے ہوئے بوقت نزول وحی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لسان مبارک کو حرکت دیتے تھے جس پر اطمینان دلاتے ہوئے اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ''لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ، ان علینا جمعہ وقرانہ'' خاص کر کے وقرانہ ارشاد فرمایا معلوم ہوا کہ کیفیت تلفظ کی حفاظت جب نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی ذات پاک کیلئے لمحۂ فکر یہ ہوسکتا ہے تو نبی کی امت کیلئے کیوں نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس درجہ تاکید اور اہمیت کے باوجود یہ ایک واقعہ ہے کہ وجہ جو بھی رہی ہو، مگر تجوید وقراءت درس نظامی کے نصاب میں جگہ نہیں پاسکا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آٹے میں نمک کی حیثیت رکھنے والا امت کا یہ طبقہ ہمارے مدارس عربیہ سے وابستہ ہوکر اپنی طالب علمی یا تدریسی زندگی میں اپنے کو کھپا کر بھی اس عظیم فن سے تہی دستی کا شکار ہوگیا، حالانکہ اس طبقہ میں صالحیت وصلاحیت سے آراستہ، جفاکش، اولوالعزم باہمت ذہین وفطین بے شمار ایسے ارباب مطالعہ وارباب درس تھے جو مختلف علوم وفنون میں مقام اختصاص پر فائز ہونے کی وجہ سے مرجع خلائق رہے، عمر بھر بندگان خدا کے مخدوم ورہنما رہے۔

ہمارا کتنا بڑا خسارہ ہے کہ نصاب کی ایک ذراسی کمی کے نتیجہ میں امت مسلمہ کے ایسے قابل قدر طبقہ کی خدمات وتوجہات اس فن کو حاصل نہ ہوسکیں، پھر ان مدارس عربیہ میں رائج نصاب پر غور وفکر کرنے کیلئے ارباب بصیرت بارہا جمع ہوئے مگر اب تک بیچارگی میں رہے اور اس فن کی زبوں حالی پر کسی نے نظر نہیں کی، چنانچہ نصاب کی اس کمی پر مرتب ہونے والے اس خسارہ کا ہمارے اکابر، اصحاب فضل وکمال نے کھلی آنکھوں مشاہدہ کیا اور بڑے درد بھرے انداز میں ایسا شکوہ کیا جس سے فکر ونظر کے دریچے کھل جاتے ہیں، چنانچہ حضرت اقدس مولانا کرامت علی صاحب جونپوریؒ نے ''شرح جزری ہندی'' کے شروع میں تحریر فرمایا ہے، آپ دیکھیں اور سوچیں! حضرت موصوف فرماتے ہیں:

''سارے علوم سے افضل قرآن مجید کے حرفوں کی تجوید اور اس کے لفظوں کی تحسین وتصحیح کا علم ہے جو قرآن مجید کے علموں میں سے اصل جڑ ہے کیونکہ یہ علم اس کی ذات سے تعلق رکھتا ہے، دوسرے علم مانند شاخ کے ہیں بجائے احوال وصفات قرآن کے، مگر اس وقت ہمارے ملک میں اس کا نور بجھ گیا اور اس کا نشان باقی نہیں رہا، ایسے لوگ جو اس کو سیکھنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکھلانے میں مشغول ہوں کھو گئے اور ایسے لوگ جو اس علم کو تلاش کریں اور اس کو درست کرنے میں لگے رہیں گم ہو گئے، لوگ پڑھتے ہیں مگر ''سین'' اور ''صاد'' میں فرق نہیں کرتے، اس کی تلاوت کرتے ہیں مگر ''زا'' اور ''ضاد'' کو جدا نہیں کرتے، یہ خاکسار بھی اس غلط خوانی اور تحریف کلمات قرانی کی بلا میں (اگرچہ قصدا نہ تھی) گرفتار تھا، حروف کی تجوید اور قران کی تحسین نہیں جانتا تھا اور سمجھتا تھا کہ میں جانتا ہوں، بارے الحمدللہ کہ ازل کی توفیق کے سبب سے اپنی غلط خوانی پر مطلع ہوا، اور اپنی ناواقفیت پر شرمندہ اور پشیمان ہوا، تجوید سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کو واجب جانا، تب ایک مدت دراز تک اس کے سیکھنے اور تحقیق کرنے پر کمر ہمت باندھی، دن رات کی محنت کو اپنے اوپر برداشت کیا، عرب کے قاریوں کی صحبت اختیار کی، خصوصا قاری مجود قرانی سید محمد اسکندرانیؒ کی شاگردی میں داخل ہو کر دو، ڈھائی سال قراءت سیکھتا رہا، حق سبحانہ تعالی کو جس قدر مقدر تھا اس قدر اس علم کا حصہ دیا، شرح ہندی کو اپنے مقدور بھر تجوید کے بھیدوں کو کھولنے، بیان کرنے اور سمجھانے کیلئے لکھا'' (مقدمۂ شرح جزری ہندی)

اس درد بھرے حقیقت کشا شکوہ کے بعد ذرا حضرت اقدس مجدد الملۃ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی وہ تقریر بھی بواسطۂ تحریر قابل دید وشنید ہے جو حضرت نے عربی مدارس کے نصاب سے متعلق فرمائی تھی اور اس میں فرمایا تھا: کہ عربی مدارس میں تجوید وقراءت نہیں سکھلائی جاتی جس کی وجہ سے جو عالم بھی نکلتے ہیں تجوید سے بے بہرہ ہوتے ہیں مولانا عبد الباریؒ نے تجوید نصاب عربی پر ایک مضمون ''معارف'' بابت مئی ۱۹۴۸ء میں لکھا تھا جس میں انہوں نے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ کے اسی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خیال کو دہرایا تھا، حضرت مولانا اشرف علی صاحبؒ نے فرمایا تھا ''اکثر مدارس عربیہ میں تجوید کا علم وعمل داخل نصاب نہیں اس کمی کا نتیجہ یہ ہے کہ اکثر طلبہ بلکہ علماء بھی افسوس ہے کہ قرآن مجید صحت سے نہیں پڑھ سکتے، جس پر عوام تک ہنستے ہیں، کتنا بڑا ظلم ہے کہ امام عالم ہو اور اس کی نماز فقہ کی رو سے درست نہ ہو لہٰذا طلبہ پر لازم کیا جائے کہ تجوید علماً وعملاً حاصل کریں، حضرت مولانا اشرف علی صاحبؒ کے اس بیان سے اس زمانہ کی صحیح حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔ (تذکرۂ قاریان ہند حصہ ر ۲، ص ر ۲۸۷)

فن سے اجنبیت کا آخری حال

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تقریباً پورا معاشرہ اور ماحول بلکہ علمی درسگاہیں اور جامعات اسلامیہ جو علوم دینیہ کی تعلیم وتعلم اور اس کی حفاظت واشاعت کے اہم مراکز تھے ان میں بھی یہ فن غیر معروف اور اجنبی تھا، وہاں کی فضا میں ان سنن نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کام ودہن نامانوس اور گوش شنوا نا آشنا تھے، کوئی پڑھنے یا پڑھانے والا نہ تھا، لیکن صوبۂ گجرات میں علم قراءت کی اشاعت کا سہرہ بطور خاص دو بزرگ ہستیوں کے سر ہے جن سے میری مراد حضرت الاستاذ قاری ومقری انیس احمد صاحب نور اللہ مرقدہ اور جناب قاری احمد اللہ صاحب دامت برکاتہم ہیں ان حضرات نے جب ان قراءات متواترہ کو پڑھانا شروع کیا تو ان قراءات کو سن کر علمی زمرہ کے مشاہیر بھی نامناسب قیل وقال اور شکوک وشبہات کا شکار ہو رہے تھے، چنانچہ ہمارے اس دیار میں اشاعت تجوید وقراءات کے ابتدائی زمانہ میں ہی ان مشاہیر کے طبقہ کی جانب سے عدم اطمینان اور اعتراض کے انداز میں مختلف قیل وقال جاری رہی، کسی نے یہاں تک کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ جب سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب قراءات کو منسوخ کر دیا تھا تو پھر اب یہ قراءات کہاں سے آئیں۔

چند غور طلب باتیں

(۱) حالانکہ ذرا غور وفکر سے کام لینے کی ضرورت تھی کہ قراءات میں نسخ و تنسیخ کا اختیار سوائے ذات خداوندی کے اور کسی کو کہاں ہوتا ہے؟

(۲) اور پھر جمع ثانی کا تو محرک ہی لاعلمی اور کم علمی کی وجہ سے مختلف مواقع میں قراءتوں کیلئے ہونے والا اختلاف وانکار تھا کہ اس جمع ثانی سے اس کی تردید اور ان قراءات متواترہ کی حفاظت واشاعت ہی مقصود تھی، بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہیں کہ یہ جمع ثانی حفاظت قراءت متواترہ اور ان کی اشاعت کیلئے ایسی زبردست منظم کوشش تھی جو پہلے کبھی نہیں ہوئی جس کی تفصیل علوم القران سے متعلق کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے،

(۳) پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کیلئے ان متواتر قراءات کی تنسیخ ممکن بھی کہاں تھی؟ اور اگر بالفرض وہ کرتے بھی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بہت بڑی تعداد موجود تھی جو درسگاہ نبوی علی صاحبہ الصلاۃ والسلام ہی سے بلا واسطہ یا بالواسطہ ان قراءات کی تعلیم پائے ہوئی تھی، بھلا وہ صحابہؓ اسے منظور بھی کیسے رکھتے۔

(۴) پھر ارباب اعتراض واشکال پر یہ حقیقت واضح نہیں ہوئی کہ نہ صرف دور صحابہؓ بلکہ تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور ان کے بعد کے طبقات میں فقہائے کرام اور محدثین عظام نے بھی ان قراءات میں سے مختلف قراءات کو نہ صرف سیکھا تھا بلکہ اسی میں وہ اپنی تلاوت کرتے اور نمازوں کو بھی انہیں میں ادا فرماتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اور اشکال

انہیں ارباب مطالعہ اور اصحاب درس کی جانب سے کبھی یہ اعتراض بھی سامنے آیا ہے کہ ان قراءات کی حیثیت تو خبر آحاد کی ہے اور بس، مگر حضرات قراء کرام کے حالات اور فن قراءت وتجوید کی استنادی حیثیت اور قراء کرام کے نزدیک اس کے اہتمام کی تاریخ پر جس شخص کی نظر ہوگی وہ ضرور اس امر کی گواہی دیگا کہ سند بیانی اور سند کے اتصال وصحت کا اہتمام اس امت میں حضرات محدثین وقراء کرام نے جیسا کیا ہے ویسا اہتمام کسی طبقہ سے نہیں ہوسکا حضرات قراء کرام تو ہر وجہ قراءت کی سند متصل سرور عالم ﷺ تک رکھتے ہیں ،مگر اس علم کی طرف اعتناء نہ ہونے کی وجہ سے کتب فن کی طرف مراجعت نہیں ہوئی جس کی وجہ سے یہ اعتراض اور دغدغہ دل میں پیدا ہوا، چنانچہ حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ ''فروع الایمان'' میں اس پر تنبیہ فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

''اور یہ شکایت تو عام ہے کہ اکثر اہل علم قراءات سبعہ متواترہ سے ناواقف ہیں گو یا بجز ایک قراءت کے دوسری قراءتیں شارع علیہ السلام سے منقول وثابت ہی نہیں، بہر حال خوب مل جل کر قران مجید کو متروک کردیا ہے ڈرنا چاہئے کبھی قیامت کے روز رسول اللہ ﷺ یوں نہ فرمادیں یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القران مھجورا'' (فروع الایمان ص ۲۷)

اصل وجہ

اور ان سب کی اصل وجہ وہی درس نظامی ہے جو ہمارے مدارس میں بطور نصاب داخل ہے اور اس کی جامعیت کا ہر کوئی معترف ہے مگر جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نصاب میں سارے علوم اسلامیہ کی بہت ہی باوزن اور مؤقر کتابیں داخل ہیں لیکن قراءت جیسا شریف ترین علم نہ معلوم اس نصاب میں کیوں جگہ نہ پاسکا؟ اور اسی کا اثر یہ ہوا کہ ہمارے جامعات سے اس نصاب کو پڑھ کر ہزاروں ذی استعداد، بڑے ذہین وفطین ارباب مطالعہ نے سند فراغ تو حاصل کی مگر اس نصاب میں قراءت کے نہ ہونے کی وجہ سے یہ بنیادی علم ان کی جھولی میں نہ آسکا۔

چنانچہ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ کو ۱۴ رجب المرجب ۱۳۲۰ھ کو جو خط لکھا تھا اس میں ہندوستانیوں کی بے توقیری کے ساتھ ان کی عزت وتوقیر کا بھی ذکر کیا ہے اور ہندوستان میں تجوید وقراءت پر جو بے توجہی کی جارہی تھی اس کی بھی شکایت فرمائی۔

”مدرسہ میں مولانا رحمت اللہ صاحب کی زیادہ توجہ تجوید وقراءت کی طرف ہے، کیوں کہ علم تجوید کا رواج بہت کم ہوگیا ہے، خصوصاً ہندوستان میں بہت کم ہے، ماشاء اللہ مدرسہ صولتیہ کے مدارس سے فائدے عظیم ہوئے ہیں، ہندیوں کو اس فن میں عرب وغیرہ بہت حقیر سمجھتے تھے بلکہ بعض عرب ہندی علماء کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے مگر بفضلہ تعالی ان مدارس کے ذریعہ سے بہتیرے کامل قاری ہوکر نکلے ہیں اور حرمین شریفین میں بعض ہندی قاری تعلیم یافتہ ان مدرسوں کے اب استاذ ہیں (فیضان رحمت ص ر ۵۴ / ۵۵)

نشاۃ ثانیہ اور امید کی پہلی کرن

حضرات! اس واضح حقیقت سے کوئی علم دوست ناواقف نہیں اور تاریخ اس پر شاہد ہے کہ سرزمین گجرات میں علوم اسلامیہ کی حفاظت واشاعت کا بابرکت سلسلہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

زمانۂ قدیم سے جاری تھا چنانچہ اس مقصد کے لئے مختلف دینی درسگاہیں قائم کی گئیں اور مسلم سلاطین نے ان کی زبردست پشت پناہی فرمائی تھی اور انہوں نے تجوید وقراءت سمیت دیگر علوم نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کی ترویج واشاعت اور ان کے خدام کی تعظیم وتکریم میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، اشاعت علوم کیلئے مطلوبہ تمام اسباب فراہم فرمائے اور بے شمار نفوس قدسیہ نے ان کیلئے اپنی زندگیاں وقف کی تھیں۔

لیکن انگریز کے جابرانہ تسلط نے دیگر صوبوں کی طرح گجرات میں بھی ان علمی بہاروں کو خزاں میں تبدیل کر دیا نتیجۃً یہ درسگاہیں اجڑ گئیں، علوم وفنون کے ماہرین کی تعداد میں بڑی تیز رفتاری سے کمی آنے لگی اور ارباب علم وفضل کے چلے جانے سے علم وکمال رخصت ہو گئے، جن درسگاہوں میں شب وروز قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کی صدائیں گونجتی تھیں وہ کھنڈرات میں تبدیل ہو گئیں، الغرض دینی درسگاہوں کی مظلومیت کو عبارت میں لانا ممکن نہیں ''یاد ماضی عذاب ہے یارب'' کا احساس ہو رہا ہے۔

بالآخر مظلومین کی فریادرس ذات کو ان کی مظلومیت پر ترس آیا اور اس کی مشیت سے آہستہ آہستہ انگریزی حکومت کا زوال شروع ہوا، اور ظلم وستم کا یہ آفتاب غروب کی طرف بڑھنے لگا اور پہاڑی عزم رکھنے والے وہ نفوس قدسیہ جو علوم اسلامیہ کے ان مراکز کی ویرانی پر کڑھتے تھے انہوں نے ان مدارس کی رکی دھڑکنوں کو دوبارہ جاری کیا اور ہمارے صوبۂ گجرات ہی میں آنند، راندیر، تراج اور ڈابھیل میں مضبوط دینی درسگاہیں قائم ہوئیں اور ان سے قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کی صدائیں دوبارہ بلند ہونے لگیں اور جب عوام میں مکتبی تعلیم کا بھی ذوق نہ تھا اور بہت سے بچے بچیاں بنیادی دینی تعلیم کے بغیر ہی جوان ہو جاتے تھے ایسے نازک وقت میں ان جامعات سے حدیث، تفسیر اور فقہ جیسے علوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عالیہ کی حفاظت واشاعت ہوئی، علوم دینیہ کے ماہرین اور صف اول کے اہل کمال کی خدمات ان کے حصہ میں آئیں اور گجرات وبیرون گجرات کے ماہرین کا فیض یہاں جاری ہوا۔ فللہ الحمد والمنۃ۔

مگر جیسا کہ ہم ماقبل میں پڑھ کر آرہے ہیں کہ مختلف وجوہ کی بنیاد پر اب بھی قراءت کی طرف کما حقہ اعتناء نہ تھا اور اس کو پڑھنے پڑھانے والے لوگ بہت کم تھے تاہم ان مدارس میں کہیں کہیں کوئی اللہ کا بندہ تجوید وقراءت کا کوئی چراغ جلائے ہوئے تھا اور اس طرح تجوید وقراءت کی چنگاری موجود تھی اور اس چنگاری کو شعلہ بنانے کیلئے کسی سوختہ جان کی پھونک کا انتظار تھا مگر یہ معلوم نہ تھا کہ اس کو شعلۂ جوالہ کون بنائے گا اور کب؟

قدرت کی کرشمہ سازی

چنانچہ حکمت خداوندی کے تحت مدرسہ صولتیہ میں مسؤول عام کی حیثیت سے علماء ہند کے ترجمان حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ نے ہندوستان کے علمی زمرہ کی ضرورت تجوید وقراءت کا احساس فرماتے ہوئے سند التجوید والقراءۃ فی الھند استاذ الاساتذہ حضرت مولانا قاری عبدالرحمن مکیؒ کو بھیجا اور قدرت کی یہ کیسی کرشمہ سازی ہے کہ مظلومیت وبیچارگی کی حالت میں سلامتیٔ جان کی خاطر ہمارے اس ملک کے جس معصوم بچے کو امن وامان کی تلاش میں بلد امین لے جایا گیا تھا اس ملک میں بے چارگی وغربت کے شکار اس فن شریف کی خدمت واشاعت کا عظیم کام اسی بچہ سے لیا اور آپ کی ذات بافیض نے اس ملک میں رہ کر تادم حیات اس فن شریف کی وہ خدمت واشاعت فرمائی کہ ہندوستان کے کسی گوشہ یا دیہات میں جو بھی قاری ہوگا کہ وہ بالواسطہ یا بلا واسطہ آپ ہی کا فیض یافتہ ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاہم چالیس پینتالیس سال قبل گو مدارس عربیہ کی تعداد بڑھنی شروع ہو گئی تھی اور طالبان علوم نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا تھا مگر لاکھوں روپیہ کی لاگت سے بنی مساجد کے مصلے اب بھی صحیح خواں امام کو ترس رہے تھے، امت میں خوش گلو افراد کی تعداد کوئی کمی نہ تھی مگر ان کی تربیت کہاں ہوتی، اور کس سے ہوتی بلکہ ان جامعات کا حال یہ تھا کہ سلیقہ کی امامت کیلئے خود ان کے پاس دو تین سے زیادہ کی تعداد نہ ہوتی تھی، اور بڑی مجالس میں تلاوت کیلئے کسی طالب علم کا انتخاب بھوسہ کے ڈھیر سے سوئی تلاش کرنے سے کم نہ تھا اور ظاہری بات ہے کہ جب مدارس ہی اس قدر تنگی کے شکار ہوں تو وہ ملت کو خوش ادا و صحیح خواں ائمہ کیسے دیتے، لیکن رفتہ رفتہ ارباب مدارس کو اس کا احساس ہونے لگا ادھر حج وعمرہ کے سفر پر جانے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہونے لگا، عرب دنیا سے رشتہ مضبوط ہونے لگا، تو اسباب مواصلات ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ بھی عام ہونے لگے اور اس طرح ائمۂ حرم و قراء مصر سے استفادہ کے سنہرے مواقع میسر آنے لگے تو عوام و خواص کے شوق و ذوق میں اضافہ ہوا اور سب ہی حسن قراءت کے خواہاں ہوئے نتیجہ یہ ہوا کہ ارباب مدارس نے اس طرف توجہ کی مگر اچانک اتنی تعداد میں رجال کار کہاں سے فراہم کرتے؟ اور ابتداءً رجال کار کیلئے بھی پریشانی یہ تھی کہ کام کا کوئی خطہ تیار تھا نہیں، زمین بھی ہموار نہ تھی ماحول میں فن کی طرف کوئی رغبت بھی نہ تھی چنانچہ باوجود اس کے کہ مدارس عربیہ میں تو طالب ہی آیا کرتے ہیں پھر بھی تجوید الحروف جو فرض عین ہے اور اس کی فرضیت کو متعدد ائمۂ امت نے بیان فرمایا ہے مگر علمی زمرہ دیگر فرائض کو ادا کرنے کرانے میں جو تیقظ رکھتا تھا اس فریضہ کی ادا کے باب میں وہ تیقظ نہ رکھتا تھا اور خلقۃً غیر عربی ہونے کی وجہ سے تلاوت عجمیت سے خوب متاثر تھی اور اس طرح عوام تو عوام خواص بھی فرمان نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ "وأعربوه فانه عربي والله يحب ان يعرب" کی تعمیل میں کوتاہ نظر آتے اب ایسے ماحول میں صحت حروف میں کمال، ادا میں نکھار، تلفظ کے باب کی باریکیاں کیا ہیں؟ کون سمجھتا؟ پھر صوتی حسن گلے کی بناوٹ، لہجہ کا عنداللہ مطلوب ہونا اور شرعاً اس کا مستحسن ہونا کون جانتا؟ یوں باوجود اس کے کہ مدارس عربیہ بڑی تعداد میں موجود تھے مگر تجوید وقراءت کے فن سے واقفیت عام نہ تھی۔

سرزمین گجرات پر شیخ موصلی کا قدوم میمون

چنانچہ اللہ تعالی نے بیچارگی میں رہے اس فن کی خدمت واشاعت کی غرض سے ہمارے اس صوبۂ گجرات کے لئے جن نیک نفوس کا انتخاب فرمایا ان نمایاں شخصیات میں ایک عربی النسل صاحب نسبت، تجوید کا مثالی دردر کھنے والے ماہر فن جناب قاری موصلی علیہ الرحمۃ بھی تھے۔

چنانچہ عراق کے شہر موصل سے اللہ کا ایک دل جلا بندہ ہندوستان کا رخت سفر صرف اسلئے باندھتا ہے کہ یہاں کے لوگ تجوید وقراءت سے نا آشنا تھے یہاں تلفظ واداء کی سطح بہت گری ہوئی تھی اور قرآن کریم کو عربی لب ولہجہ میں ادا کرنے کیلئے انہیں بے حد محنت کی ضرورت تھی، چنانچہ اس نے صرف اور صرف اشاعت فن کی غرض سے ترک وطن اور قیام ہندوستان کا عزم کرلیا، اس سے میری مراد ماہر فن، رفیع نسبتوں کے حامل، فن کا بے مثال دردر کھنے والے مقری شیخ محمد تاج الدین موصلی رحمہ اللہ ہیں جو ہمارے معاشرہ میں قاری موصلی سے متعارف تھے، آپ علیہ الرحمۃ فن کا زبردست ذوق رکھتے تھے۔

چنانچہ ایک مرتبہ والوڈ ضلع سورت سے ایک شخص اللہ کے اس نیک بندہ کی ملاقات کیلئے آیا، آپ نے نام پوچھا، اس نے کہا ممّدھ، آپ سمجھ نہ سکے، آپ نے دوبارہ پوچھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے پھر کہا: ممّدْ ھ، اور قاری کی توجہ تو تلفظ اور ادا کی صحت کی طرف ہوتی ہی ہے، آپ نے کسی حاضر باش سے پوچھا بھائی! یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو اس نے بتایا کہ حضرت! اس کا اصل نام محمد ہے جس کو یہ ممّدْ ھ کہہ رہے ہیں، آپ نے فرمایا ارے بھائی! بیٹھ جاؤ، ہم تمہیں اس کا صحیح تلفظ مشق کرا دیتے ہیں، چنانچہ اسے آدھ گھنٹہ محمد۔۔محمد۔۔کی مشق کراتے رہے۔

آپ بڑے خوش الحان، عمدہ تلفظ، عربی لحن میں بڑی دلکش تلاوت فرماتے تھے چنانچہ ایک مجلس میں کسی نے آپ سے تلاوت کی درخواست کی آپ نے جواباً فرمایا پہلے آپ پڑھئے! پھر ہم پڑھیں گے چنانچہ ان صاحب نے پڑھنا شروع کیا مگر ابھی ادا بنی نہ تھی تو آپ نے فوراً فرمایا بس بس، بہت غلط، بہت غلط، پھر آپ نے بہت عمدہ تلاوت فرمائی، غرض یہ کہ خالص فنی ذوق رکھتے تھے، بلساڑ، نوساری اور راندیر رہ کر آخری دم تک اس فن شریف کی خدمت فرماتے رہے، نیز تحریری خدمات کے طور پر ''کتاب التجوید'' جو عربی زبان میں تھی اردو میں بھی اسے منتقل فرمایا، اسی طرح ایک تصنیف ''الکوکب الفرید'' جس میں تلفظ وادا کی نفاست ونزاکت کا احساس دلاتے ہوئے مختلف عناوین کے ساتھ ایک دلچسپ عنوان یہ بھی ہے ''قاری کی کسوٹی'' اس کے تحت آپ نے قاری وغیر قاری کے مابین تمیز کو بیان فرمایا ہے، کہ جب قاری اعوذ باللہ پڑھنا شروع کرے اس کے منہ کی طرف دیکھو اگر شیطن کی ط اور الرجیم کی راء کے وقت ہونٹ گول ہوتا ہے تو سمجھئے وہ قاری نہیں بلکہ ٹھگ ہے۔

نیز آپ نے تجوید سے آگے قراءات سبعہ کی ترویج واشاعت کی غرض سے ایک قرآن کریم بھی تیار فرمایا جس میں قراءات سبعہ کے اختلافات لکھے تھے اور شروع میں مختصر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصول قراءات سبعہ کے طور پر "مائدة القراء في القراءات السبع الغرّاء" کے نام سے ایک مختصر رسالہ بھی تصنیف فرمایا۔

لیکن ابھی تک ہمارے ان مدارس میں یہ فن اپنی ابتدائی حیثیت سے زیادہ آگے نہ بڑھ سکا تھا اور بہت سے رجال فن موجود تھے مثلاً راندیر میں فقیہ وقت بقیۃ السلف حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ، تراج میں حضرت مولانا علی محمد تراجوی علیہ الرحمۃ والرضوان، ترکیسر قاری محمد نور گت صاحب علیہ الرحمہ اور قاری ابراہیم صاحب دیسائی رحمۃ اللہ علیہ، بڑودہ میں حضرت مولانا قاری قمر الدین صاحب مدظلہ العالی اور آپ کے بھائی حضرت مولانا قاری مصلح الدین اور حضرت مولانا قاری مفتی محی الدین صاحب جیسے رجال تجوید وقراءت موجود تھے۔

بلکہ جب اس ناقص نے حضرت مولانا ہاشم بخاری علیہ الرحمہ مہاجر مدنی کے اس مصحف کی زیارت کی جس سے آپ نے قراءات سبعہ کا اجرا کیا تھا اور قراءات سبعہ کی تکمیل فرمائی تھی تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ آپ نے کس قدر جان کھپائی اور کتنی عرق ریزی سے اس فن کو حاصل فرمایا ہے کہ آپ نے مصحف پر اصولی وفرشی اختلاف کو بڑے عمدہ وحسین خط میں ایسی خوش اسلوبی سے لکھا کہ عظمت قرآنی کو پورے طور پر ملحوظ رکھا گیا چنانچہ ان میں کے کسی بھی اختلاف کیلئے اس لفظ کے تحت صرف نمبر ڈال دیا اور اس کی شرح حاشیہ میں کی گئی، نہ کہ متن قرآنی کے ساتھ جیسا کہ ہمارا طرز ہے، پھر فرشی اختلاف کو بھی اس طرح لکھا گیا اور فرشی اختلاف جب تفصیل چاہتا ہو اور حاشیہ کو تنگ دامنی کا گلا ہوتا ہے تو ایسے مواقع میں آپ نے ایک الگ سے باریک ومہین کاغذ پر پوری تفصیل سے بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوش خط انداز میں اسکو لکھا اور ورقِ قرآنی کے ساتھ ایسی نفاست ونزاکت کے ساتھ اسے چپکا دیا کہ بادی نظر میں وہ ورقِ قرآنی ہی کا اصل جز معلوم ہوتا ہے۔

غرض یہ کہ کہیں کہیں کچھ رجال فن موجود تھے مگر انہیں کام کے میدان نہ مل سکے، جنہیں میدان ملا انہیں ماحول کی مساعدت حاصل نہ ہوسکی، آج ہم اللہ رب العزت کا جس قدر شکر ادا کریں کم ہے کہ اس کریم ذات نے ہمارے تمام تر نقائص وکمزوریوں اور نااہلی کے باوجود ہمیں کام کے بڑے اچھے میادین نصیب فرمائے، نیز حالات کی مساعدت ومعاونت مزید برآں! اللہ تعالیٰ اس کی صحیح قدردانی نصیب فرمائے۔ آمین

۳۵ / ۴۰ سال قبل جامعہ ڈابھیل کی فنی خدمات

حضرات! جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل کے قابل وفاضل مہتمم حضرت مولانا احمد بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے جب محدث کبیر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کو جامعہ ڈابھیل میں قیام کرنے کی دعوت دی تو جامعہ ڈابھیل کو ازہر ثالث کہا جانے لگا، ان کے اس زرین دور میں علم قراءت وتجوید کیلئے ملک کے مشہور اور عربی زبان کے ادیب قاری محمد یامین صاحب کو صدر قاری کا منصب دیا گیا جنہوں نے روایت حفص کے ساتھ قراءت سبعہ کی بھی تعلیم شروع فرمائی، اور جیسا کہ حضرت رئیس الجامعہ مولانا عبد اللہ صاحب کاپودروی دامت برکاتہم ''المیسرة'' کے شروع میں اپنی تقریظ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے گجراتی شاگردوں میں مرحوم قاری مولوی ابراہیم دیسائی ترکیسریؒ اور قاری مرزا نوساری والے ہیں، قاری ابراہیم دیسائی صاحب نے پاؤ پارے کا سبعہ میں اجراء کیا تھا اس کے بعد حضرت مولانا مفتی اسماعیل بسم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ صاحب کے دوراہتمام میں کئی قراءتشریف لائے جن مین حضرت قاری محمد حسن امروہیؒ فن کے ماہراورحسن صوت کے مالک تھےان کے شاگردوں میں حافظ محمد منصور بودھانوی ہیں۔

شمالی گجرات

اسی طرح آج کے ہمارے اس تاریخی سیمینار کی زینت ہم سب کے بزرگ، مظاہر العلوم سہارانپور کے شعبۂ تخصص فی الحدیث کے روح رواں ومسئول عام حضرت مولانا زین العابدین صاحب اعظمی دامت برکاتہم کی ذات گرامی نے شمالی گجرات کے علاقۂ پالنپور میں قراءات سبعہ کے بابرکت سلسلہ کونشاۃ ثانیہ کی حیثیت سے ۸۰/۱۹۷۹ء میں جاری فرمایا اور دارالعلوم چھاپی میں تدریس کے دوران کتب عالمیت کے علاوہ اپنے بعض باصلاحیت طلبۂ عزیز کوقراءات سبعہ بھی پڑھائی اوراجراءکرا کے تکمیل کروائی۔

یہ حضرت کے اخلاص کی برکت تھی کہ آپ کے شاگردوں میں کے ایک بہت ہی بافیض شاگردکواللہ رب العزت نے اس سنت مردہ کے احیاءاوراس کی اشاعت کیلئے قبول فرمایا، میری مراداس شاگرد سے شمالی گجرات کے مقبول ومشہور عالمِ دین، استاذ الحدیث والتفسیر والقراءۃ جناب قاری عبدالستار صاحب زیدمجدہ کی ذات گرامی ہے کہ آپ نے مدرس کی حیثیت سے چھاپی اوروڈالی کے طویل قیام کے دوران اس فن کی بڑی قابل قدر خدمت فرمائی ہے، تدریسی دور کی ابتدا سے لیکراب تک تجویدوقراءات کا یہ فن برابر آپ کے درس کا جزءبنا ہوا ہے، دورۂ حدیث شریف کی اہم کتابوں کے ساتھ بھی درس قراءات سبعہ وثلاثہ کا زبردست اہتمام ہے بلکہ عشرہ کی تسہیل کی غرض سے ''اتحاف فضلاء البشر '' سے اصول عشرۂ کبیر کو اختصار کے ساتھ اردو زبان میں منتقل فرماتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تیسیر القراءات" نامی بڑی عمدہ کتاب شائقینِ فن کی خدمت میں پیش فرمائی ہے، نیز شمالی گجرات کے تقریباً سب ہی مدارس میں درجات تجوید وقراءات کی آپ بڑی اچھی نگرانی فرماتے ہیں، اور سارے مدارس کے ارباب انتظام وقراء کے آپ معتمد ہیں، امتحانات ومسابقات کے عنوان سے سارے مدارس میں آپ مدعو ہوتے ہیں تو تشریف لے جا کر اپنی وسیع تجربہ کی روشنی میں مفید مشوروں سے نوازتے ہیں۔

حسن اتفاق کہئے کہ سیمینار کے عنوان سے تجوید قراءت کی اس تاریخی مجلس میں آج استاذ وشاگرد دونوں کی زیارت اور دونوں سے استفادہ کا ہمیں موقع نصیب ہوا ہے۔

خادمِ فن حضرت مولانا قاری محمد رمضان صاحب میواتی رحمۃ اللہ علیہ

اسی طرح ایک مثالی شخصیت صدر القراء دار العلوم دیوبند حضرت مولانا قاری مقری حفظ الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز ومعتمد شاگرد شیخ القراء حضرت مولانا قاری محمد رمضان صاحب میواتی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی ہے کہ موصوف بڑے خوش الحان اور خوش گلو اور عمدہ لہجہ کے حامل تھے پھر تلفظ واداء کے باب میں بے حد نفاست اور پاکیزہ ذوق رکھتے تھے، صحت حرف کیلئے صفات لازمہ کا ایسا زبردست اہتمام کہ موصوف کی ادا کو سن کر عبارات کتب کو سمجھنے کا موقع ملتا تھا حرف کو کمال صحت سے ایسا بے تکلف اداء فرماتے کہ آپ کے آئینہ میں تصویر اکابر کو بہ سہولت دیکھا جا سکتا تھا، اور یہ کیوں نہ ہوتا کہ آپ کو روز اول ہی سے ماہرین فن، ارباب بصیرت، ممتاز مشاق، اساتذۂ کرام سے استفادہ کا زرین موقع ملا تھا، چنانچہ اولاً آپ نے جناب حافظ قاری یوسف صاحب سے جو کہ قاری عبد اللہ صاحب مراد آبادی کے شاگرد تھے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانیاً قاری رضا حسن صاحب بھوپالی تلمیذ قاری سلیمان صاحب سہارنپوری، ثالثاً مرادآباد میں قاری امیر علی مرادآبادی سے، رابعاً قاری محمد میاں صاحب سے دہلی میں اور خامساً صدر القراء، دار العلوم دیوبند حضرت قاری حفظ الرحمن سے مستقل استفادہ کیا اور اس کے ساتھ بڑی خوبی یہ تھی کہ اسلاف کی اس وراثت کو اپنے شاگردوں میں منتقل کرنے کا جذبہ اور داعیہ ایسالا جواب کہ شاگرد تھک جاتا مگر باصلاحیت کو بنانے کا عزم رکھتے اور اس طرح خوب دلسوزی وعرق ریزی سے کتنے باصلاحیت شاگردوں کو خوب گھس پٹ کر ہیرا بنادیا تھا، آپ کی درسگاہ سے نکلنے والا کوئی بھی طالب علم تجوید اور تلفظ کا عمدہ ذوق لیکر نکلتا۔

اور جہاں تک مسئلہ کتب تجوید وقراءت کا ہے تو اولاً قاری حفظ الرحمن صاحب کی تقریر خوب یاد تھی پھر بذات خود مطالعہ کا ایسا ذوق تھا کہ جب کوئی کتاب لیکر بیٹھ جاتے تو سو فیصد کتاب کے بن کے رہ جاتے، یہی وجہ تھی کہ مسائل فن پر بہت اچھی گرفت اور عبارات کتب کے حل کیلئے بہت عمدہ تقریر فرماتے، جہاں کوئی کھٹک ہوتی تو رک جاتے اور دیگر کتب فن کی طرف مراجعت فرماتے اور پورے اطمینان کی کوشش فرماتے، چنانچہ بارہا کتابوں کے مشکل مواقع کو لیکر ان کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا، جب تک شرح صدر نہ ہوتا چھوڑتے نہیں، بلکہ بار بار پوچھ کر اس بات کا اطمینان بھی حاصل کرتے کہ یہ ناقص آپ کی مراد کو پارہا ہے یا نہیں؟ کبھی ایسا بھی ہوا کہ بعض مسائل میں آپ کو مزید تحقیق وغور کی ضرورت محسوس ہوتی تو اپنے وطن میوات تشریف لے جاتے اور گھنٹوں کتب خانہ میں بیٹھ کر جواب تیار فرماتے پھر بڑے اہتمام سے بحوالہ کتب جواب کو نقل فرما کر بذریعہ ڈاک روانہ فرماتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ فن سے بڑی غفلت کے حالات میں آپ جناب مولانا غلام محمد صاحب نورگت رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالحق صاحب سملکیؒ کے اصرار پر سورت صوفی باغ میں تدریس کی غرض سے تشریف لائے اور بڑی جاں سوزی سے تن من کی بازی لگا کر تجوید و قراءت کی اشاعت فرمائی اور ایک اچھی تعداد میں بڑے اچھے خوش اداء ہونہار جوان خدمتِ فن کیلئے تیار فرمائے۔

پھر نظامِ قدرت کے تحت گجرات کی مشہور و مؤقر درسگاہ جامعہ ڈابھیل کے بلاوے پر ڈابھیل تشریف لے گئے اور ایک مدت تک فن کی خدمت فرماتے ہوئے اپنے اساتذۂ کرام کے اس عظیم سرمایہ کو طالبان علوم نبوت کے حوالہ فرمایا، بالخصوص تجوید وقراءت کی نشاۃ ثانیہ کے لئے آپ کی جاں فشانی وعرق ریزی کلیدی کردار رکھتی ہے کہ جہاں طلبۂ عزیز کی بڑی تعداد نے آپ سے کسب فیض فرمایا وہیں مختلف مواقع میں عوام کے مجامع میں بھی اپنی عمدہ تلاوت سے اس فن کو روشناس فرمایا، پھر فلاح دارین ترکیسر کی دعوت پر مختصر مدت تک جامعہ فلاح دارین میں مستقل قیام فرما کر بڑے مجاہدات ومحنت سے اس فن کی اشاعت فرمائی۔

اور بلا مبالغہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ خطۂ گجرات میں علم تجوید کی نشاۃ ثانیہ میں آپ کی ذات گرامی نا قابل فراموش ہے کہ آپ نے اس کی فضاء قائم فرمائی اور تجوید کے چرچے شروع ہوئے اور آپ کی درسگاہ سے اچھے مشاق مجود نکلے اور مختلف درسگاہوں میں ان سے اس فن کی عمدہ اشاعت بھی ہوئی، جزاہ اللہ عنا وعن جمیع المسلمین۔

آپ کے تشریف لے جانے کے بعد جامعہ فلاح دارین کو آپ ہی کے تربیت یافتہ ایک شاگرد خاص جناب قاری عبدالصمد صاحب واڈا گامیؒ کی خدمات حاصل ہوئیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موصوف بڑے حسن الصوت، خوش الحان، سانس کے منجھے ہوئے مشاق تھے، عمدہ انداز میں قرآن کریم کی تلاوت فرماتے، تقریبا ۳ (تین) سال تک تجوید کی خدمت فرماتے رہے۔

استاذالاساتذہ حضرت قاری محمد صالح صاحب جوگواری دامت برکاتہم

پھر آپ کے بعد شیخ القراء قاری محمد رمضانؒ کے بافیض شاگرد استاذ محترم جناب قاری محمد صالح صاحب دامت برکاتہم العالیہ فلاح دارین، ترکیسر تشریف لائے، آپ کی ذات عالی کو قدرت نے بڑی عمدہ وخوبصورت آواز اور جاذب انداز سے نوازا تھا، خوب مشق کراتے، تدویر کے علاوہ ترتیل کا سلیقہ وذوق پیدا کراتے، آواز کی حفاظت ونکھار کیلئے نہ صرف ہدایت دیتے بلکہ نگرانی رکھتے، نیز حسن الصوت طلبۂ عزیز کی آواز کے گڑبڑ ہوجانے پر بھی تنبیہ فرماتے اور ایسے بچوں سے محبت فرماتے، لہجوں کی فہم پیدا کراتے، تجوید کے بنیادی قواعد خوب یاد کراتے، اور اجراء قواعد کا خوب اہتمام فرماتے، فوائد مکیہ تک کی داخل نصاب کتابیں محنت سے پڑھاتے ویاد کراتے، الغرض تنگی میں رہتے ہوئے خوب جی لگا کر فن تجوید سے والہانہ محبت رکھتے ہوئے بڑے اخلاص ودردمندی سے فن کی اشاعت کے سلسلہ کو آگے بڑھایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت الاستاذ قاری محمد عباس صاحب دھرمپوری دامت برکاتہم

اس دوران ادارہ میں طلبۂ عزیز کی تعداد بڑھتی گئی تو ایک ہی استاذ سے استفادہ مشکل ہوگیا جس پر مفکر ملت، رئیس الجامعہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب کاپودروی دامت برکاتہم العالیہ کی ذات بابرکت نے ایک مزید قاری کی ضرورت کو محسوس فرمایا اور نظام خداوندی کے تحت ۱۹۷۴ء میں استاذ الاساتذہ جناب قاری عباس صاحب دھرمپوری دامت فیوضھم ادارہ میں تشریف لائے، آپ خلقۃً حسن الصوت ہونے کے علاوہ مضبوط وباکمال اداء کے حامل تھے، ترتیل وتدویر کا لہجہ بڑا جاذب وپرسوز اور انداز عمدہ تھا، فلاح دارین میں آپ کی آمد نے طلبہ میں مشق کی روح پھونک دی، حضرت قاری محمد صالح صاحب وقاری محمد عباس صاحب ان دونوں بزرگوں نے سوتوں کو جگایا، جہاں کسی ایک مشاق کو سننے کیلئے کان ترستے تھے وہاں درودیوار سے قراءت کی صدائیں آنے لگیں، مشق کا سلیقہ دیا اور اپنی شب وروز کی انتھک کوششوں سے فضاء میں رس گھول دیا، درسگاہوں میں مشق کے مختلف طرز وانداز اختیار کروائے، بالخصوص خوش الحان بچوں کو گلے لگایا، بڑے خاموش انداز میں انہیں انہی کی خداداد صلاحیتوں سے واقف کرایا، کبھی درسگاہ میں تو کبھی باغ میں تو کبھی گاؤں کی مساجد میں لے جاکر تو کبھی بند ماحول میں تو کبھی کھلے ماحول میں، کبھی رات میں اپنے گھر بلا بلا کر مشق کرائی، پھر نہ صرف گلے کی صفائی وآواز کی حفاظت کی ہدایت دیتے بلکہ گلے کیلئے بڑی مفید چائے کے مصالحہ خود منگواتے اور چائے بنا کر پلاتے، ایسا لگتا تھا کہ ان بزرگوں کا وجود مسعود صرف اسی مقصد کیلئے تھا، اور اس طرح خوش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحان بچوں کی ایک بڑی تعداد کے احساس کہتری کو ختم فرمایا، لیکن بایں ہمہ ابھی تک مجامع میں یا اجنبی ماحول میں پڑھنے کی ہمت نہ تھی اور درسگاہ کا کامیاب وممتاز طالب علم اپنے مانوس ماحول سے نکل کر جیسے ہی نامانوس واجنبی ماحول میں اپنے آپ کو پیش کرتا تو جھجک محسوس کرتا اور ہمت نہیں کرتا تھا، اسی طرح ان کے ساتھ ساتھ ایک نوجوان قاری محمد یعقوب صاحب کوٹھی (حال مقیم برطانیہ) نے بھی اس فن کی تقریباً نصف سال خدمت انجام دی۔

قیام انجمن

اور اس طرح ۲۰*۲۰ کی چھوٹی سی درسگاہ کی عرق ریز محنت اتنے ہی میں محدود رہ کر درجہ سے باہر نہیں آپارہی تھی، جس کی وجہ سے یہ نیک دل اساتذۂ کرام اور ارباب انتظام خوب کڑھتے، بے چین ہوتے، بالخصوص ہم سب کے بڑے اور محسن ومربی، مفکر ملت، تجوید وقراءت کے مضبوط مؤید نیز اس فن کی اشاعت وترویج میں سرگرداں ہمارے حضرت رئیس الجامعہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب کاپودروی دامت برکاتہم العالیہ اس کا مناسب حل سوچتے، دیگر مدارس کے شعبۂ تجوید کے طریقۂ کار پر نظر ڈالتے، مگر کسی کے یہاں اس کا کوئی حل نظر نہ آتا، بالآخر اللہ رب العزت کی کریم ذات کو جس نے قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے آپ کی اس کڑھن پر ترس آیا اور اس حل المشکلات ذات نے مخلصین کے کڑھتے ہوئے قلوب پر تجوید وقراءت کی انجمن کا قیام القاء فرمایا، چنانچہ فلاح دارین ترکیسر کے مذکورہ دونوں اساتذۂ تجوید حضرت الاستاذ قاری محمد عباس صاحب اور قاری محمد صالح صاحب، حضرت رئیس الجامعہ دامت برکاتہم اور جن کی شفقتوں، مفید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشوروں اور مضبوط تائید سے آج ہم محروم ہیں ، ایسے استاذ محترم حضرت مولانا سید ذوالفقار صاحب نروری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۷۵ء کے اواخر میں انجمن کی بنیاد ڈالی اور اس کا بہت عمدہ نام ''لجنۃ القراءۃ والتجوید'' تجویز فرمایا، اور یہ طے کیا کہ اس کے ہفتہ واری پروگرام میں طلبۂ عزیز اپنی مشقی محنتوں اور درسی کاوشوں کو بے جھجک پیش کریں، پس ایسا لگتا تھا کہ ماحول کو ذرا سی چنگاری کی ضرورت تھی، انجمن کے عنوان سے خاموش فضائیں قران کریم کی حسین وجمیل قراءتوں سے گونج اٹھیں، خوش گلو و مشقی مزاج طلبہ کیلئے جہاں یہ انجمن موسم بہار ثابت ہوئی اور کلیوں کے کھلنے کا سبب بنی، وہیں متوسط آواز کے طلبۂ عزیز کے حوصلوں کی پستی ختم ہوئی، نیز یہ چھوٹی سی تنظیم ان کے معیار کی رفعت کا بھی باعث بنی، بلکہ درسی کمی وکسر پورا کرنے کیلئے یہ انجمن استدراک ثابت ہوئی، تھوڑی و معمولی صلاحیت کے بچوں نے بھی اس کے ذریعہ امامت کیلئے ضروری سورتوں کو ہمت کے ساتھ پڑھنے کی مشق کی۔

جانشین حکیم الاسلام حضرت الاستاذ

جناب مولانا سید ابرار احمد صاحب دھلیوی رحمۃ اللہ علیہ

چونکہ انجمن قراءت بالکل نادر چیز تھی تو ابتداءً اس کے قیام وانداز سے اجنبیت کا معاملہ تھا اور یہ ایک نفسیاتی وطبعی چیز بھی ہے کہ کسی بھی نئے مشن کو ہمیشہ مختلف نگاہوں سے دیکھا گیا ہے، اور موافقت ومخالفت کے دو متضاد مزاج سے اس کو پالا پڑتا ہی ہے لہذا انجمن کو اپنی طفولیت میں بڑی تائید وتقویت کی ضرورت تھی۔

اللہ تعالی اپنی شایان شان بدلہ عطا فرمائے، حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانشین، مفسر کبیر، خطیب بے مثال استاذ محترم حضرت مولانا سید ابرار احمد صاحب دھولیوی رحمۃ اللہ علیہ کو کہ آپ بروز منگل بعد العشاء ہونے والی اس انجمن میں بہ نفس نفیس تشریف لاتے، چکر لگاتے، مذکور الصدر قاری صاحبان اور طلبۂ عزیز کا حوصلہ بڑھاتے، انعام سے نوازتے بلکہ مسجد فلاح دارین کے مصلے پر اچھے انداز سے نماز پڑھانے والے کسی بھی طالب علم کو دعاء وانعام سے نوازتے اور ہمت وحوصلہ بڑھاتے اور فرماتے کہ ہم نے بھی شاطبیہ باب البسملہ تک قاری محمد رمضان صاحبؒ سے پڑھی ہے۔

اسی طرح جب اس فن شریف کی نشاۃ ثانیہ کی تاریخ کے حوالہ سے ہی گفتگو ہو رہی ہے تو یہ مضمون ناقص اور ادھورا کہلائے گا اگر ہم اس عظیم شخصیت کا ذکر نہ کریں جنہوں نے اس مشن کیلئے کسی مونس کو ترستے بے یار ومددگار خادمان تجوید وقراءت کے سر پر ہاتھ پھیرا، ان کے شانہ بہ شانہ رہ کر فن ورجال فن کی تائید فرمائی، جب مجالس قراءت میں فن تجوید وقراءت کے موضوع پر مجمع عام سے خطاب کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا تھا، ایسے قحط کے دور میں آپ نے وقیع و پرتاثیر بیانات میں فن کی عظمتوں کو بیان فرمایا، اس کی ضرورت کو سمجھایا اور ترغیب وتشویق پر مشتمل اپنے خطاب بے مثال سے طالبان تجوید وقراءت میں فن کا رس گھول دیا، ناواقفیت یا تأمل ناقص کے نتیجہ میں ہونے والے اعتراضات کا بہت مہذب انداز میں دفعیہ فرمایا، اور کارکنان کی صحیح رہبری فرماتے رہے، میری مراد اس سے مفکر ملت رئیس الجامعہ حضرت مولانا عبد اللہ صاحب کاپودروی دامت برکاتہم العالیہ کی ذات گرامی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرزمین گجرات پر سب سے پہلا مسابقۃ القرآن الکریم

پھر جب انجمن کا ایک سال ختم ہونے لگا تو سال بھر کی کارکردگی کے طور پر، نیز شوق وذوق میں جلا پیدا کرنے کی غرض سے ان مخلص بانیان انجمن نے یہ طے کیا کہ سالانہ اجلاس کے عنوان سے ایک مسابقہ منعقد کیا جائے، ظاہر ہے کہ جواں عمر طلبۂ عزیز نفسیاتی طور پر مسابقت کا مزاج رکھتے ہیں تو ان کی نفسیات کو مہمیز دیتے ہوئے مسابقہ کا اعلان ہوا، اور مسابقہ کے عنوان سے دلچسپی میں جوار آیا، مشقی شوق میں غیر معمولی اضافہ ہوا اور اس طرح ایک سال کی قلیل ترین مدت میں تقریباً ۳۶ چھتیس طلبۂ عزیز نے بحیثیت مساہمین مسابقہ کی دونوں فرع ترتیل وتدویر میں شرکت فرمائی اور بے حد تنگی کے عالم میں بڑی جانفشانی سے ۱۹۷۶ء میں سرزمین گجرات میں سب سے پہلا یہ تاریخی مسابقہ ہوا اور اس طرح مسابقات قرآن کریم کے نیک سلسلہ کی خشت اول فلاح دارین کے ان بزرگوں نے ثبت فرمائی

صوبۂ گجرات کے اس تاریخی واولین مسابقہ میں جہاں اور بزرگوں کو دعوت دی گئی تھی، وہیں مہمان خصوصی کی حیثیت سے گجرات کی مؤقر علمی درسگاہ جامعہ ڈابھیل سے ماہر فن شیخ القراء استاذ الاساتذہ حضرت مولانا قاری المقری احمد اللہ صاحب دامت فیوضھم کو بھی دعوت دی گئی، اور آپ پہلی بار ترکیسر تشریف لائے، پھر مسابقہ کے ختم پر آپ موصوف نے اپنے خداداد جاذب انداز میں مختلف روایتوں میں ایک رکوع کی تلاوت فرمائی تھی، بحمد للہ اس کی لذت وکیف آج بھی سامعہ میں محفوظ ہے۔

چونکہ اب تک روایت حفصؒ کے علاوہ سبعہ، عشرہ، کا کوئی نظم نہ تھا، اور ماحول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءات سبعہ متواترہ سے ناواقف تھا، لہذا آپ موصوف کی تلاوت سے قبل جلسہ میں یہ اعلان کرنا پڑا کہ حضرت قاری صاحب مختلف روایتوں میں تلاوت فرمائیں گے، لہذا کوئی صاحب غلطی خیال کر کے لقمہ دینے کی زحمت نہ فرمائیں، اس طرح ہم طلبۂ عزیز کی یہ خوش بختی تھی کہ سب سے پہلے فن کی ایک عظیم ہستی ہی سے قراءات مختلفہ کی ان شیریں اداؤں کو سننے کا اتفاق ہوا، فجزاہ اللہ عنا احسن الجزاء۔

محترم سامعین! بنائے انجمن میں ہمارے ان بزرگوں کا کیا اخلاص تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے انجمن کی اس نیک تحریک کو ہمارے تمام ہی مدارس عربیہ نے اپنایا، اور اس کی افادیت کے پیش نظر سارے ہی مدارس میں تجوید وقراءت کی لجنات قائم کی گئیں، اللہ تعالی اب ہمیں اخلاص وللّٰہیت سے اس کو لیکر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے آمین۔

حضرت رئیس الجامعہ کی عقابی نگاہ کا دور رس اثر

نگاہیں جن کی ہمیشہ روشن مستقبل کے چہرے ہی پر رہیں اور ادارہ وطلبۂ عزیز کی ترقی جن کا اصلی ہدف اور نصب العین رہا اس مفکر ملت حضرت رئیس الجامعہ کی دور رس نگاہوں نے مسابقہ کے دوران طلبۂ عزیز کی مخفی وخوابیدہ صلاحیتوں کو جب دیکھا تو ان کو بام ثریا پر پہونچانے کیلئے تجوید سے آگے قدم بڑھاتے ہوئے قراءت کی راہ قائم فرمائی اور ایک عظیم مردہ سنت کے احیاء کا پختہ عزم وارادہ کرلیا۔

طویل سفر

لیکن چوں کہ عام ارباب مدارس اسلاف کی اس قیمتی میراث کو کھو چکے تھے اسلئے قراءت کا کوئی ماہر فن اور پختہ کار ملتا کہاں؟ بالآخر متوکلا علی اللہ سال کے اختتام پر مسابقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے کچھ دن بعد اس اہم اور نیک مقصد کی غرض سے آپ نے ایک طویل سفر کیا اور ہمارے امہات المدارس یعنی ازہر الھند دار العلوم دیوبند، مظاہر علوم سہارنپور اور دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، نیز مسلم یونیورسٹی علی گڈھ اور دہلی وغیرہ تشریف لے گئے، اکابر علماء وقراء کرام سے درخواست کی مگر کہیں سے یہ امید بر آتی نظر نہیں آئی۔

رحمت خداوندی کا خصوصی کرشمہ

لیکن ظاہر ہے کہ رحمت خداوندی سے تو یہ بہت بعید تھا کہ اس قدر عالی اور پاکیزہ مقصد کو لیکر ایک بندہ طویل سفر کی صعوبتیں جھیلے اور پھر خالی ہاتھ اور تہی دست واپس لوٹے، رحمتِ رحمن سے نہ ایسا ہوا ہے اور نہ ہی ایسا ہو سکتا ہے، چنانچہ اس کریم کی کرشمہ سازی تھی کہ متعدد باکمال لوگوں سے ملاقات کرنے کے بعد جب کہ امید پوری ہوتی نظر نہ آئی تو اس بندۂ خدا کی ملاقات لکھنؤ میں بوڑھان کے ایک طالب علم سے ہوتی ہے اور وہ طالب علم عرض کرتا ہے کہ حضرت! یہاں ایک ماہر فن قاری صاحب ہیں جو محلہ کی مسجد کے کمرہ میں رہتے ہیں، یہ سن کر حضرت رئیس الجامعہ مدظلہ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور تفصیلی ملاقات (جس کی داستان ہم یہاں حذف کرتے ہیں) اور بات چیت سے آپ کو اس بات کا اطمینان دلایا کہ ہمارا مدرسہ فلاح دارین قراءت کی اشاعت اور اس عظیم سنت کے احیاء کا بہترین میدان ہے۔

مطلوب جوہر نایاب ہاتھ آگیا

حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب آپ یہ اطمینان دلا رہے ہیں کہ آپ کے یہاں تجوید وقراءت کی اشاعت کیلئے محنت کا اچھا میدان ہے تو انشاء اللہ ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمت کر سکتے ہیں، اس کے بعد ۱۹۷۷ء مارچ میں آپ دارالعلوم فلاحِ دارین ترکیسر تشریف لائے، اور آنکھ بند ہونے تک مثالی انہماک کے ساتھ اپنے سینۂ گنجینہ میں محفوظ وموجود مجی وراثتوں اور امانتوں کو طالبان علوم بنوی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے حوالے کرتے ہوئے ۱۹۹۰ء میں اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ امطر علیٰ قبرہ سحب الرضوان

حضرت الاستاذؒ کی ذات وصفات کی ایک جھلک

حضرت استاذ ایک پاکیزہ نفس، نیک فطرت، علمی وروحانی گھرانہ کے پروردہ، خدا رسیدہ، عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار ومخمور، گوشہ نشیں اور یکسو مزاج، پراثر شخصیت کے مالک تھے، نیز مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ کے ماہر فن حضرت قاری محمد سابق صاحب اور حضرت قاری عبدالھادی صاحب رحمہما اللہ کے تلمیذ رشید تھے، پھر مزید مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے زمانۂ تدریس کے دوران مرجع القراء حضرت مولانا قاری محب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روزانہ مدرسہ سبحانیہ جاجا کر اس فن شریف میں حضرت قاری صاحبؒ سے کسب فیض کرتے تھے یہاں تک پانچ سال کی طویل آمد ورفت اور محنت شاقہ مدیدہ اور مکمل عرق ریزی کے ساتھ قراءت سبعہ، ثلاثہ وعشرۂ کبیر کی تکمیل فرمائی تھی جس کا بدیہی نتیجہ ''فنی بصیرت'' کا حصول ہے اور تھا،

اور ایسا کیوں نہ ہوتا؟ حضرت قاری محب الدین صاحبؒ جیسے شیخ کامل کی صحبت ایک ایسے طالب علم کو میسر ہورہی ہے جو نیک طینت اور پاکیزہ ماحول کا پروردہ ہے، اور صحبت کا مبارک زمانہ بھی معمولی نہیں بلکہ بعد از فراغت پانچ سال کا ایک خاصا زمانہ ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ کی فنی مہارت کے مثالی ہونے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔

بے نظیر علمی و درسی انہماک

اور انہماک بھی ایسا بے نظیر کہ قیام فلاح دارین کے چودہ سال کی طویل مدت میں کبھی تفریح کیلئے تشریف نہیں لے گئے، دو چار بار حضرت مولانا غلام محمد نور گت صاحبؒ اور حضرت مولانا سید ذوالفقار صاحبؒ کے یہاں تشریف لے جانے کے سوا کسی کے یہاں آنا جانا کبھی آپ کے معمول میں نہیں رہا، بلکہ مذکورہ بالا مدت مدیدہ بڑے استغناء کے ساتھ مسجد، کمرہ، درسگاہ انہیں اماکن ثلاثہ میں گذاری، قیام ترکیسر کے دوران چھوٹے موٹے امراض کے علاوہ مرض دق میں آپ مبتلا ہوئے اور ذیابطیس کا مرض مستقل رہا مگر بارہا ایسا ہوا کہ درجہ میں حاضری کی بھی طاقت نہیں رکھتے، دق کی وجہ سے شدید ضعف رہتا، مگر عشاء کے بعد سبعۃ، عشرۃ کا سبق ضرور ہوتا، رات چاہے کتنی دیر سے سوئے ہوں مگر بالالتزام بلاناغہ فجر کی اذان سے قبل تہجد وذکر جہری سے فارغ ہو کر اول وقت میں صلاۃ فجر ادا فرماتے۔

قراءت کے مقدس فن کی عظمت کا ایسا پاس ولحاظ کہ کبھی کسی سے اس کی مخالفت وتوہین کا کوئی جملہ برداشت نہ تھا، استغناء ایسا کہ کسی طالب علم سے کبھی کوئی ہدیہ قبول نہ فرماتے، بلکہ خود طلبہ کو کھلاتے پلاتے، طالبان قراءت کے ساتھ اپنی صلبی اولاد کی طرح محبت فرماتے، روایت حفص میں جہاں طلبۂ عزیز سے تدویراً سنتے وہیں بذات خود پورے قرآن کریم کے پڑھانے کا معمول رکھتے تھے، چنانچہ بڑے ذوق سے مایہ لہجہ میں تلاوت فرماتے پھر طلباء کرام پڑھتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خون دل سے سینچا ہے ہم نے اس چمن کو

آپ کی فنی مہارت وبصیرت ان الہامی طریقوں اور اسالیب درس سے اجاگر ہوتی ہے جو جامعہ فلاح دارین میں تشریف آوری کے بعد آپ نے اختیار فرمائے تھے، موقع وحال کی رعایت کر کے کامیاب طریقۂ کار تلاش کر لینا ایک ماہر کا ہی کام ہوتا ہے جو کب، کیا اور کتنے کا حسین ملکہ رکھتا ہے۔

حضرت استاذؒ کی جس وقت فلاح دارین ترکیسر تشریف آوری ہوئی ہے اس وقت فضا وسما میں مشق کی گونج تھی اور کچھ باصلاحیت، حسن الصوت جوان اپنے حسن قراءت کے اس عطیہ سے کانوں میں رس گھول رہے تھے مگر تلفظ کی بہت سی باریکیاں اور کتب تجوید میں مسائل فن سے متعلق جو قیل وقال وابحاث ہیں ان سے یعنی کتابی حیثیت سے وہ ناآشنا تھے اس لئے آپؒ نے (۱) اولاً کتب تجوید یعنی فوائد مکیہ اور خلاصۃ البیان جیسی اہم کتب پر بہت ہی وقیع، پرمغز اور مفصل گفتگو شروع فرمائی، جس سے مسائل وعبارتوں کی گہرائی میں پہونچ کر انہیں سمجھنے کا موقع ملا، آپؒ نے اپنے مؤثر انداز سے فنی وقعت کا احساس پیدا کرایا، عبارات کی پیچیدگیوں کو حل فرمایا، (۲) بہت سے وہ مسائل جو ارباب بصیرت کے مابین مختلف فیہ تھے اور کتب فن میں بالتفصیل لکھے ہوئے تھے ان مسائل کو بہت ہی سہل انداز میں ہم طلبہ کے سامنے پیش فرمایا،

(۳) بعض وہ مسائل جو صرف حضرتؒ کے پاس قلمی انداز میں محفوظ تھے اور تجوید وقراءت کے خواص تک کو اس کا علم نہیں تھا آپؒ نے اپنے بعض شاگردوں کو بطور خاص مطالعہ کیلئے عنایت فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے اس طریقۂ کار اور اس طرزِ تدریس سے ماحول میں نہ صرف فنی حیثیت اجاگر ہوئی بلکہ یہ انداز و اسلوب کار طلبۂ عزیز کیلئے کتابی دلچسپی کا بہت اچھا سبب بنا، اور رفتہ رفتہ مشق کی طرح کتب فن بھی اچھی توجہ ومحنت کا مرکز بننے لگیں، اور اس طرح مہمانانِ رسول ﷺ کی ایک بڑی تعداد نے آپ سے فن تجوید کی عمدہ اور بہتر سمجھ بوجھ پائی۔

الفوائد المحبیہ کی تالیف

اسی کے ساتھ ساتھ طلبۂ عزیز کی ایک تعداد وہ تھی جنہوں نے حضرت قاری محمد صالح صاحب جوگواڑی دامت برکاتہم اور حضرت قاری محمد عباس صاحب دھرمپوری حفظہ اللہ سے روایت حفص کی تکمیل کر لی تھی، انہوں نے آپؒ سے قراءت سبعہ پڑھنے کی درخواست کی تو ۱۹۷۷ء میں آپ نے خارج اوقات میں رات عشاء کے بعد شاطبیہ کا درس شروع فرمایا، مگر چوں کہ اس وقت تک ماحول علم قراءت سے بالکل نا آشنا تھا تو شاطبیہ جیسی مشکل کتاب کی تقریر عجیب وغریب معلوم ہوتی، بالآخر حضرت الاستاذ کی باریک بین نگاہ نے یہ محسوس کیا کہ سیدھے شاطبیہ سے قراءت سبعہ کا پڑھنا ان بچوں کیلئے مشکل ہے تو آپ نے اس کی تسہیل وآسانی کی سعی شروع فرمائی اور شاطبیہ میں مذکور اصول قراءت سبعہ کو اردو زبان میں منتقل فرمایا، اور الفوائد المحبیہ کے نام سے ایک مختصر رسالہ اصول قراءتِ سبعہ میں تصنیف فرمایا جس میں ائمۂ سبعہ کے اصول کو بہت اچھے اسلوب اور سہل زبان میں بیان فرمایا کہ تھوڑی استعداد کا طالب علم بھی اس کو یاد کر لینے کے بعد قراءت سبعہ کو سہولت سے پڑھ سکتا ہے، چنانچہ سبعہ پڑھنے والے ہر مبتدی کو آپ اولاً یہ مختصر رسالہ پڑھاتے اور بلفظہ یاد کراتے جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے اجراء کرنے اور شاطبیہ سمجھنے میں مدد ملتی۔

کتنے صبر آزما حالات سے گذرے

لیکن (جیسا کہ پچھلے صفحات میں ذکر کیا گیا کہ) اب تک ماحول چوں کہ اس فن سے بالکل نا آشنا تھا نیز فن بھی محنت طلب تھا، اور مدرسہ کے داخلی اوقات میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے اس فن کے لئے خارج میں اچھا خاصا وقت درکار تھا پھر سبق کی تیاری میں کوئی معاون ورہبر بھی نہ تھا، اسی کے ساتھ کتب خانہ میں بھی برائے نام دو چار کتب قراءت کے سوا کچھ نہ تھا، اسلئے ابتداءً سبعہ پڑھنے والوں کی لڑی کے کئی دانے گر بھی گئے، ہم آپ سوچ سکتے ہیں کہ اللہ کا جو نیک بندہ صرف اشاعت فن اور دو چار طلبہ کی امید میں اپنے اساتذۂ کرام کی جگہ سے اتنا دور آیا تھا ان کے دل پر کیا گذری ہوگی اور وہ کیسے صبر آزما مواقع سے گذرے ہوں گے مگر اللہ رب العزت کی ذات عالی سے اتنا مضبوط تعلق رکھنے والا خدا رسیدہ بندہ اس کی نوازش سے کیسے نا امید ہوتا، اس یقین وتوکل کا ثمرۂ شیریں آج ہم دیکھ رہے ہیں۔

صدق الصادق المصدوق ﷺ روایة عن ربه عز وجل "أنا عند ظن عبدی بی"

فن کی عظمت اور انتقال امانت کا جذبۂ مثالی

بڑی شفقت ومحبت، ریاضت ومحنت، امانت ودیانت اور بہت ہی عظمت واکرام کے ساتھ فن کو پوری امانتداری سے پڑھاتے رہے کبھی کسی نے شروع کیا تو کسی نے چھوڑ دیا، کسی نے موافقت کا ثبوت دیا تو کسی نے اس کے برعکس، پھر بڑی پریشانی ان بزرگوں کے یہاں یہ بھی رہی کہ یہ حضرات فن میں مہارت تامہ وکامل دسترس کے حامل، بہت بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رجال فن کے تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے فن کے جن مسائل کو سمجھنے اور یاد کرنے میں ہمیں بے حد دقت و پریشانی ہوتی ایسے مسائل ان کے یہاں نوک زبان ہوتے، قراءت کی جن اداؤں کے باب میں ہمیں غیر معمولی اطمینان بلکہ خوش فہمی ہوتی ان کی بالغ نظری اس میں پائی جانے والی باریک غلطی کو بہت واضح انداز میں پالیتی، چنانچہ ایسا بھی ہوا کہ ابتداء میں آپ کی ذات گرامی کسی غلطی کی نشاندہی فرماتی مگر ضعف استعداد اور فنی سطحیت کی وجہ سے اسے سمجھنے میں کافی دیر لگتی اور کبھی تو سمجھ ہی میں نہ آتی، نفسیاتی طور پر یہ مرحلہ طرفین کیلئے بہت دشوار ہوتا ہے کیوں کہ استاذ فن کے بڑے اونچے مقام پر رہ کر گفتگو کر رہا ہے اور مخاطب تلامذہ کی سطح اس قدر نیچی ہے کہ استاذ کی معمولی بات بھی ان کیلئے بہت بڑی کہلاتی ہے، مگر ایسے سخت کٹھن وقت میں بھی آپ کے درس میں ایسا اہتمام تھا کہ اصول قراءت کی عبارت بلفظہ سنتے اور تلفظ وادا سے متعلق ایسا تیقظ تھا جس کی مثال اس وقت نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے، چنانچہ دوران اجراء کبھی ایسا ہوا ہی نہیں کہ کسی ادا پر آپ کو اطمینان نہیں ہوا اور سبق آگے بڑھ گیا، بلکہ طالب علم کی کسی ادائیگی پر قدرے اطمینان وقدرے شبہ ہوتا تب بھی اسے واپس فرماتے اور مشق کر کے لانے کو کہتے یہاں تک کہ کسی نئی ادا کے باب میں طالب علم کی ادا سے متعلق آپ کو کچھ اطمینان بھی ہوتا تب بھی استحکام کی غرض سے اسے واپس فرماتے، انتہائی عظمت کے ساتھ درس کیلئے بیٹھتے، دوران اجراء کوئی ملاقات کی غرض سے آتا تو اسے بٹھاتے اور سبق ختم ہونے پر ہی خبر پرسی اور خاطر تواضع فرماتے۔

قراءت سبعہ میں اجراء کا طریقہ

قراءت سبعہ میں اجراء کا طریقہ یہ رہا کہ اولا جمع وقفی میں چند رکوع پڑھاتے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر جمع عطفی کا طریقہ بتلاتے، پھر دو، ڈھائی پاروں کے بعد جمع حرفی کی اجازت مرحمت فرماتے اور پھر ختم تک جمع حرفی میں اجراء سنتے، اجراء قراءتِ سبعہ میں تکمیل کا ایسا اہتمام کہ کبھی ایسا ہوا ہی نہیں کہ بغیر تکمیل کے کسی کو سند دے دی گئی ہو، بلکہ دوران اجراء (وجوہ اداء سے متعلق ایسا تیقظ کہ) کسی وجہ سے متعلق ذرا سا بھی شبہ ہوتا تو صرف پوچھتے ہی نہیں تھے بلکہ از سر نو پڑھنے کا حکم فرماتے، اجراء کے دوران کسی وجہ میں غلطی آنے پر فوراً کتاب سے رجوع کرنے کیلئے فرماتے، اور اگر کتاب سے مراجعت پر بھی آپ کو اطمینان نہ ہوتا تو سبق روک دیتے، پھر بعد از تحقیق دوسرے دن سبق ہوتا، اس قدر محنت اور اجراء کی ایک مقدار کے بعد شاطبیہ پڑھاتے جو اصول کے ختم تک ہوتی، جس کے بعد رات میں بعد العشاء عقیلہ (المعروف بہ رائیہ) کا سبق بڑی محنت سے پڑھاتے اور کتاب ختم کرواتے۔

دعائیہ مجلس کا انعقاد

قراءت سبعہ کی تکمیل کے عنوان سے ایک دعائیہ مجلس کا انعقاد فرماتے جس کے لئے غیر معمولی اہتمام ہوتا، حضرات اساتذۂ کرام اور طلبۂ عزیز کے علاوہ متعلقین کو بھی یاد فرماتے اور دعائیہ مجلس میں شرکت کی تاکید فرماتے، اس تکمیل قراءت سبعہ کی مجلس کو جلسہ کا عنوان دینے پر بڑی خفگی کا اظہار فرماتے، اور فرماتے کہ بھائی! ختم قرآن کی ساعات ارشاد نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام کے بموجب مستجاب ساعات ہوتی ہیں، تو تعمیل ارشاد واتباع سنت کی غرض سے دعاء میں شریک کرنے کیلئے آپ لوگوں کو زحمت دی ہے، اور مجلس میں قراءت کے عنوان پر بہت درد سے بیان فرماتے اور عامۃً حضرت مولانا سید ابرار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی سے دعاء کرانے کا اہتمام رہا، اور کبھی خود بھی بہت سادہ انداز میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑی پرکیف دعاء فرماتے، ختم کرنے والے بچوں کے ساتھ خوب پیار فرماتے اور روحانیت ونورانیت کا ایک عجیب سا ہوتا تھا، اور اس طرح اس سنت مردہ کو بڑی عظمت کے ساتھ زندگی بخشنے کا ماحول بنایا اور اس طرح ان قراءت سبعہ کی عظمت رفتہ کو واپس لانے کا ایک بہت نیک وبابرکت سلسلہ جاری فرمایا، نیز اس سے تکمیل کرنے والے طلبہ کی جہاں تشجیع ہوتی وہیں دوسروں کیلئے بہت بڑی ترغیب کا باعث بھی۔

قراءات سبعہ متواترہ کی تکمیل کے بعد جن طلبۂ عزیز کو قراءات ثلثہ متواترہ کا شوق ہوتا وہ درخواست فرماتے، تو حضرت اس کیلئے بھی خارج میں وقت فارغ فرماتے، اور قراءات ثلثہ کے اصول کیلئے حضرت ہی کا تصنیف فرمودہ رسالہ "الفوائد المتممة" پڑھاتے اور زبانی یاد کراتے، کتاب یاد ہوجانے پر اجراء شروع کراتے اور شروع میں ان ائمہ کی وجوہ قراءت کے پڑھنے پر اپنی اصل سے موافقت ومخالفت کو لازما کہلواتے اور ایک مقدار تک جمع عطفی میں اجراء اسی طرح ہوتا، پھر جب اصل سے موافقت ومخالفت کی سمجھ پیدا ہوجاتی تو اب جمع حرفی میں سنانے کی اجازت مرحمت فرماتے، اور اب اصل سے موافقت ومخالفت کو کہنے کی ضرورت نہ ہوتی اب یہاں پہونچ کر "الدرة المضيئة للامام الجزری" اور "الوجوه المسفرة للامام المتولی" خارج ہی میں شروع کراتے، چونکہ اردو زبان میں اصول قراءت ثلثہ یاد ہوتے اور کچھ حصہ کا اجراء بھی ہوگیا ہوتا لہٰذا اب "درة" کا سمجھنا آسان ہوجاتا تھا، تو بڑے آسان انداز میں "درة" اور "الوجوه المسفرة" اصول تک مکمل کراتے۔

ادھر قراءات ثلثہ کا اجراء بھی قراءات سبعہ کی طرح بڑی عظمت سے سنتے، اور حرف بہ حرف سن کر ختم کرواتے، پھر اس کی تکمیل کیلئے بھی دعائیہ مجلس منعقد کی جاتی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روحانی ونورانی ماحول میں آخری سبق ہوتا اور دعا کا اہتمام ہوتا۔

پھر اب تک جن کی ہمتوں نے ساتھ نبھایا ہوتا جن کا شوق فتور پذیر نہ ہوا ہوتا اور نصاب قراءت کی تکمیل چاہتا اور عشرۂ کبیر کی ہمت کرتا تو انہیں عشرۂ کبیر کو شروع کراتے ہوئے اولاً ''الفوائدالمکملۃ'' پڑھاتے اور یہ وہ کتاب ہے جس کو عشرۂ کبیر کی صعوبت رفع کرنے اور ''طیبۃ النشر'' کی تسہیل کی غرض سے حضرت نے اردو زبان میں تصنیف فرمایا ہے، جس میں طیبۃ النشر سے اصول عشرۂ کبیر کو بڑی عرق ریزی اور سر مغزی سے اردو زبان میں منتقل فرمایا ہے جس کی وجہ سے عشرۂ کبیر کی قدرے تسہیل ہو جاتی ہے۔

آپ سبعہ، ثلثہ کی طرح اس میں بھی اولاً اسی کو پڑھاتے و یاد کراتے پھر اجراء شروع کراتے، چوں کہ اس دور میں عشرۂ کبیر کیلئے ہمارے جامعات میں کتابیں اس قدر کم تھیں کہ انہیں پوروں پر بھی گنا جا سکتا تھا اس لئے طریقہ یہ تھا کہ جس آیت کریمہ کا اجراء کرنا ہوتا اسے الگ سے بڑے کاغذ پہ لکھا جاتا پھر اس میں پائے جانے والے جملہ اختلافات کو مع رجال اختلافات کے لکھا جاتا، پھر اجراء کے انداز میں آیت کی جملہ وجوہ کو بالترتیب مع شرکاء کے لکھتے، پھر اس کی خوب مشق کرتے، اس طرح سبق کی مکمل تیاری کے ساتھ ہی سبق میں حاضری ہوتی اور اس طرح آیت، دو آیت سبق پڑھتے ہوئے ایک پارہ اجراء کرا کے استعداد پیدا کرا دیتے، پھر طیبۃ النشر بھی اصول تک پڑھاتے۔

چونکہ یہ نصاب کی تکمیل تھی تو اس کے آخری سبق کیلئے بھی دعائیہ مجلس بڑے اہتمام سے منعقد ہوتی جس سے ماحول یہ خیال کرتا کہ سینکڑوں کی تعداد سے ان دو چار طلبۂ عزیز نے فن قراءت کا نصاب مکمل کیا ہے ان کو ایک فن میں اختصاص وکمال حاصل ہو رہا ہے تو سب ہی ان تکمیل کرنے والوں کو گلے لگاتے، محبت فرماتے اور حوصلہ بڑھاتے اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح ان کی ظاہری قدر و منزلت کا بہت حسین منظر ہوتا، اللہ تعالی اپنے کرم سے آخرت میں بھی ''الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة'' کی سرخ روئی سے نوازے، آمین۔

ہم ان بزرگوں کی حکمت عملی اور فہم وفراست کو سلام کرتے ہیں کہ اس طرح کی دعائیہ مجالس کے انعقاد سے جہاں مستجاب دعاء کا پاکیزہ مقصد حاصل ہوتا وہیں برسوں سے زاویہ خمول میں رہے اس شریف فن کا تعارف ہوتا، اور جن طلبۂ عزیز نے اپنے آرام کے اوقات میں بڑی محنت سے ہر طرح کی تلخیوں کو جھیلتے ہوئے اس فن کی تکمیل فرمائی ہوتی ان کی محنت وقربانیوں کو منظر عام پر لایا گیا اور لوگوں کو اس کے سمجھنے کا موقع ملا کہ ان جوانوں نے اپنی جواں امنگوں کو حصول قراءت کیلئے کیسا قربان کیا ہوگا اور کس قدر ریاضت کے بعد تکمیل ممکن ہوتی ہے، نیز علمی ماحول میں رہتے ہوئے بھی بہت سے سامعین کو قراءت مختلفہ کی حسین اداؤں کو سننا نصیب نہ ہوتا، تکمیل کے عنوان سے سال دو سال میں انہیں یہ موقع میسر آتا اور اس طرح سب کے کان اس سے آشنا ہوتے اور قراءت کے اچھے تعارف کا سبب بھی بنتا، یہی وہ مؤثر طریقے تھے جو کسی بھی فن کی نشاۃ ثانیہ کیلئے ناگزیر ہوتے ہیں۔

بعد عشاء تجوید وقراءت کے اسباق کی تیاری

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ فن تجوید دراصل استاذ محترم کے تلفظ وادا کی نقل محض سے عبارت ہے، یعنی طالب علم درس میں اپنے استاذ کی ادائیگیوں کو ہمہ تن گوش ہوکر سنے صاحب خلاصہ فرماتے ہیں ''إنما الأداء باستماع الآذان''

پھر اس مسموع اداء کو اپنے حافظہ میں بالضبط محفوظ کر لے اس کے بعد خارج میں کثرت تمرین اور مشق سے اپنی اداء وتلفظ کو استاذ محترم کے تلفظ سے سو فیصد منطبق کرنے کی کوشش کرے اور اس کیلئے جہد مسلسل وسعی پیہم سے کام لے یہاں تک کہ استاذ کی ادا سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالکلیہ ہم آہنگ ہو جائے اور اس ملکہ کے حصول کیلئے کثرت مشق کے سوا کوئی طریقہ نہیں ہے، جیسا کہ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ یوں فرماتے ہیں:

ولیس بینه وبین ترکه الا ریاضة امرئ بفکه

بے انتہا ضرورت

ادھر یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ تخلیق خداوندی کے تحت کچھ لوگ فطرتاً لسانی فصاحت رکھتے ہیں، اور وہ لوگ بہت تھوڑی محنت میں تلفظ کے کمال کو پہونچ جاتے ہیں، اس کے برعکس دوسرے لوگوں کو اس مقام تک پہونچنے کیلئے بڑی محنت کی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح کچھ طبائع بہت اخّاذ ہوتی ہیں تو بعض کی صلاحیتِ اخذ ضعیف ہوتی ہے، ان دونوں کے مابین فرق ہے اور اس کا نتیجہ بھی بیّن وواضح ہے کہ خلقتاً فصیح اللسان، خوش الحان تو محنت وریاضت سے ترقی کے منازل طے کرتا ہوا کمال کو پہونچ سکتا ہے اور دوسرا شخص مشق وتمرین سے گو اس کمال کو نہ پہونچ سکے مگر اتنی صحت کو تو ضرور پہونچ سکتا ہے جس کا من جانب الشرع ہر کوئی مکلف ہے، معلوم ہوا کہ اگر مشق وتمرین نہ ہوگی تو باصلاحیت کمال کو نہیں پہونچ سکتا اور ضعیف الاستعداد کو بقدر ضرورت صحت بھی حاصل نہ ہوگی۔

بے توجہی کا عمومی نقصان

لیکن یہ ایک حقیقت واقعہ ہے کہ ہمارے مدارس عربیہ میں دن بھر کے تمام اسباق کی تیاری کیلئے تکرار ومطالعہ کا مغرب کے بعد باضابطہ نظم ہے، جس میں ادارہ کی طرف سے ہر کوئی تکرار ومطالعہ کا پابند ہوتا ہے، حتی کہ اس کیلئے من جانب مدرسہ نگراں بھی ہوتے ہیں مگر تجوید وقراءت کے اسباق سے متعلق عام تغافل تھا کہ نہ ارباب مدرسہ کی طرف سے کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضابطہ وقانون اور نہ ہی طلبہ خود سے کبھی درس کی تیاری کیلئے بیٹھنے کوفرض خیال کرتے، زیادہ سے زیادہ غیر حافظ ضرورت کی سورتیں اور ضرورت کے قواعد کو یاد کرتا، باقی تصحیح حروف وتحسین قراءت کیلئے مشق وتمرین اور کتب تجوید وقراءت کیلئے تکرار، شروحات وفنی کتب مفصلہ کے مطالعہ سے کوئی سروکار نہ تھا۔

اس عام بے توجہی کے سبب وہ طلبہ جو اپنی خداداد صوت وفطری ذہانت کی وجہ سے مستقبل میں اس فن کے باکمال خادم بن سکتے تھے وہ یکسر ضائع اور اختصاص سے محروم ہورہے تھے، اور ایک دوسرا بڑا طبقہ جو من جانب اللہ حسن صوت کے سوا اور نعمتوں سے نوازا گیا تھا وہ بھی قراءت کی اتنی صحت سے بھی خالی رہتا جس پر نماز کی صحت موقوف ہوتی ہے، ایسی صورت حال میں جب صحت قراءت ہی خطرہ میں تھی تو کتابی استعداد اور اس کی مہارت کا تو اللہ ہی حافظ۔

بعد عشاء مشق ومذاکرہ کا نظام

چنانچہ مشق سے اس عام بے توجہی کے بحران کو ختم کرنے اور فنی غربت کو فنی انسیت سے تبدیل کرنے کیلئے ناگزیر سمجھا گیا کہ جس طرح کتب عالمیت کے مذاکرہ وتکرار اور ان کے مطالعہ کیلئے مدارس میں باقاعدہ نظام ہے اور اس کیلئے اوقات مختص ہیں اسی طرح اس مہتم بالشان اور نازک فن کے احیاء کے خاطر بھی کوئی خاص وقت درکار ہے جس میں طلبۂ عزیز اس فن کی ادائیگیوں کو نکھارنے کیلئے یکسو ہوں، اسی پیچ وتاب میں بتوفیق الٰہی دل میں یہ داعیہ موجزن ہوا کہ روزانہ عشاء کے بعد مشق کا ایک نظام شروع کیا جائے تاکہ مشق کی اعلیٰ صلاحیت رکھنے والے بچوں کا ہنر کھلے اور کھلے، مشق میں ان کی ترقی ہو، اور جن طلبۂ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزیز کو نفس تصحیح کیلئے زیادہ محنت درکار ہوتی ہے وہ استاذ محترم سے یا خوش ادا ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ کر کم از کم بقدر ضرورت صحت تو حاصل کر سکیں اور مزید یہ کہ بلا تیاری سنانے میں جو کیف ما اتفق وقف ہوتا تھا اب غور وفکر سے مواقع وقف ووصل کی تعیین رات ہی میں کر سکیں، نیز کتب فن کے سمجھنے، یاد کرنے، ان کی عبارات کو محفوظ کرنے اور فن کی دیگر چھوٹی بڑی کتابوں کے مطالعہ کرنے کا بھی ذوق پیدا ہو، ان مختلف الجہات ومتعدد مقاصد کو سامنے رکھ کر اگست ۱۹۸۱ء میں جب فلاح دارین نے تدریس کا موقع عنایت فرمایا تو اس بابرکت نظام کو جاری کیا گیا، الحمد للہ اولاً وآخراً۔

ارادہ کی توانائی بسا دیتی ہے ویرانے

مگر چونکہ اب تک یہ نظام کہیں نہیں تھا اس لئے شروع میں اس کی خاطر خواہ پذیرائی وہمنوائی کا تصور ہی کہاں ہوسکتا تھا بلکہ بسا اوقات اندرونی وبیرونی پریشانیوں کا ایسا سامنا رہا کہ اس نیک سلسلہ کا مستقبل بھی خطرہ میں نظر آتا، حتی کہ بعض علم دوست حضرات بھی اس سے بیزاری کا اظہار فرماتے۔

غالباً اس کی بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ مدارس عربیہ میں کہیں اس کا رواج نہ تھا، اور کسی بھی نئی چیز اور نئے نظام کے ساتھ یہ اجنبیت ایک نفسیاتی امر اور فطری تقاضہ ہے، نیز مدارس کے طلبہ کی بڑی تعداد مشق کا ذوق نہ رکھتی تھی اور ذوق کے خلاف کسی نظام سے ہم آہنگ ہونے میں وقت درکار ہوتا ہے، اور مزید ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان کے سامنے اس نظام کی افادیت ابھی کھلی نہیں تھی، اور نہ ہی اس کا انہیں اندازہ تھا، لیکن جوں جوں ان کے سامنے اس نظام کی افادیت وضرورت کھل کر سامنے آتی گئی، ان کی طبیعت کو اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مناسبت ہونے لگی اور رفتہ رفتہ نامساعد حالات بھی بفضلہٖ تعالیٰ سازگار ہوتے چلے گئے، اور اسی پر بس نہیں بلکہ اس سلسلۂ نو کی افادیت سے عام آگاہی ہوتی گئی تو تقریباً سبھی مدارس نے اس سنت حسنہ کو اپنے یہاں جاری فرمایا، اور بحمد اللہ اکثر اساتذۂ تجوید وقراءت نے حالات کی نزاکت واشاعت فن کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہر طرح کی قربانیوں کیلئے تیار کیا اور فنی ترقی کے نیک جذبہ سے اس نظام کی بہت اچھی پابندی فرمائی اور پابندی فرما رہے ہیں، فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ورنہ عشاء کے بعد کا وقت اساتذہ کا اپنا حق ہوتا ہے، یہ وقت ذاتی مطالعہ اور مشق کا ہوتا ہے، لوگ اپنے افراد خانہ اور اولاد کے ساتھ ہوتے ہیں، دن بھر کا تھکا ماندہ شخص آرام چاہتا ہے، تو کوئی قاری کسی دینی پروگرام میں شرکت کرتا ہے، مگر فنی بے چارگی کا پاس ولحاظ کرتے ہوئے ان اساتذۂ تجوید وقراءت نے بلا کسی دنیوی معاوضہ کی امید کے مذکورہ سارے تقاضوں ومصروفیات کو تج دیا، اور اس نظام کے استحکام کی غرض سے عشاء کے بعد کی حاضری اور محنت کو اپنے لئے واجب قرار دیا، انشاء اللہ ان کی قربانیاں روز قیامت جبکہ ایک ایک نیکی کو آدمی ترستا ہوگا بہت بڑے اجر وانعام کا باعث ہوں گی، ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم آمین۔

تحقیق کی روشنی میں علمی وفنی مکالمات

مکالماتی اسلوب کی رغبت : موجودہ زمانہ میں ادبِ اسلامی کی رو سے ایک مؤثر اسلوب مکالمات کا ہے یہ اسلوب رائج اور پسند خاطر بھی ہے، کسی فن وفکر کی ترویج واشاعت میں اس اسلوب کا بڑا اثر ہے، یہ اسلوب قلب ودماغ کے مطمئن کرنے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکوک وشبہات کے ازالہ اور کسی بھی معنیٰ کو حقیقت کی طرح ذہن ودماغ کی تہ میں اتارنے میں بہت بنیادی کردار رکھتا ہے، اسی لئے اس زمانہ میں اس اسلوب کو باطل پرستوں نے تعمیر کے گوشہ سے ہٹا کر تخریب کا ذریعہ بنایا ہے اور باطل کی ترویج میں وہ اس انداز تحریر سے فائدہ اٹھا کر آندھی طوفان کی طرح تباہی مچا رہے ہیں۔

اہل حق کیلئے لمحۂ فکریہ تھا اور ہے کہ اس اسلوب کو اپنا کر حق کی ترویج کا ذریعہ بناتے اور وہ کام لیتے جو اس اسلوب کی شایان شان ہے، مکالماتی اسلوب اپنے اندر فطری کشش رکھتا ہے کیونکہ اس میں معانی کو حقائق کے کردار میں پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، یہ اسلو بہت پرکشش اور جاذب ہوتا ہے۔

مختلف محرکات ودواعی

فن تجوید وقراءت کی ترویج واشاعت کیلئے الحمد للہ مکالمات کا یہ اسلوب بھی اختیار کیا گیا جس کا سبب یہ بنا کہ جب بتوفیق الٰہی درس وتدریس کی مشغولی ہوئی اور اس کی برکت سے مختلف دینی درسگاہوں کے اندر منعقد ہونے والے مختلف جلسوں میں شرکت کا موقع نصیب ہوا تو یہ دیکھ کر اور سن کر کافی حوصلہ بڑھا کہ الحمد للہ ہمارے طلبۂ عزیز ترتیلاً، تدویراً عمدہ تلاوت فرماتے ہیں، یہ خوشنما حالات دیکھ کر امید بندھی کہ اب سب کی اجتماعی محنتوں، کاوشوں اور فکروں کے نتیجہ میں یہ فن انشاء اللہ غربت واجنبیت بلکہ بے چارگی کی حالت سے نکل کر انس ومحبت، عروج وبلندی کے بام ثریا پر پہونچے گا، لیکن اس کی کتابی حیثیت ابھی بھی کمزور تھی اور اس پہلو پر توجہ دینا بھی ضروری تھا کیونکہ بھاری لاگت اور بے پناہ لگن کے ساتھ تیار شدہ پروگراموں پر مشتمل یہ سالانہ جلسے جہاں انجمن کی پورے سال کی جاری کارکردگی کا نمونہ ہوتے ہیں وہیں درجات تجوید وقراءت کی کاوشوں کو منظر عام پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاکر اس کے تعارف کا ایک کامیاب ذریعہ اور سبب بھی بنتے ہیں، ان جلسوں میں ترتیل، تدویر اور حدر کے پروگرام سے مشقی محنتوں کی ترجمانی تو خوب ہوجاتی ہے لیکن فن کی کتابی کدوکاوش اور اس میدان کی جدوجہد کی ترجمانی کا کوئی سامان نہیں ہوتا ہے، فن کے موضوع سے نہ کوئی گفتگو کرتا، اور نہ ہی مباحث فن پر کہیں مذاکرہ وتبادلۂ خیالات ہوتا، بلکہ عجیب بات ہے کہ فنی مسائل سے متعلق قیل وقال اور ابحاث اور دلائل کا یہ مناقشہ ۲۰*۲۰ کی چھوٹی سی درسگاہ میں بند ہوتا۔

اسی فکر وسوچ کے نتیجہ میں یہ احساس ہوا کہ فنی ابحاث کو عام کرنے اور ان پر ہونے والے اشکالات واعتراضات اور ان کے جوابات سے آشنائی اور چرچے کے دائرہ کو وسعت دی جائے، درسگاہ کے محدود دائرہ سے نکل کر ممبر ومحراب، اسٹیج وڈائس کو واسطہ بنایا جائے چنانچہ نظر انتخاب ان سالانہ جلسوں پر پڑی جو اس عظیم مقصد کے حصول کا بہت مثمر ذریعہ ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ اس فکر کی ترویج واشاعت کیلئے سب سے موزوں واسطہ یہی جلسے ہیں کیونکہ مختلف مدارس کے رجال کار اور سال بھر دیگر علوم اسلامیہ کی خدمت میں مصروف ومنہمک رہنے والے ارباب علم کے وجود سے بھی یہ جلسے منور ہوتے ہیں، ان نورانی وجود کے سامنے اس فن کی علمی بحثیں پیش ہوجائیں تو ان کی تصویب وتائید اور اصلاح وارشاد سے ہمیں توشۂ راہ ملے، اسلئے ایسے مبارک موقع پر مکالمات کی شکل میں تجوید وقراءت کے مسائل کو پیش کرنے کا پختہ ارداہ کیا گیا جس سے طبعی دلچسپی کا سامان ہونے کے ساتھ اوروں کیلئے کام کی راہیں کھلیں گی اور خاصا علمی وقیمتی مواد بھی ملے گا، اور مزید یہ کہ غیر معیاری انداز کے مکالمات کا سلسلہ ختم نہیں تو کم ضرور ہوجائے گا، الحمدللہ نصرت خداوندی پر بھروسہ کرتے ہوئے مکالمات کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

”

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چند اہم مباحث کا تذکرہ

ان مکالمات کے عناوین وموضوعات کے انتخابات میں مسائل ومباحث کی اہمیت، پیدا ہونے والے شکوک وشبہات، حالات کے مناسب یا غیر مناسب اتار چڑھاؤ ،ماحول میں کسی مسئلہ کا موضوع سخن ہونا اور پھر اس کے نتیجہ میں مسئلہ سے متعلق کچھ غیر محقق آراء ونظریات کا قائم ہوجاناوغیرہ مرجح رہا ہے، اسی تناسب سے عناوین کا انتخاب کر کے یہ مکالمات تیار کئے گئے ہیں جن کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے۔

(۱) قراءات ثلاثہ کا تواتر

مثلاً قراءات ثلاثہ کے تواتر میں ایک تعداد کی جانب سے شبہ پیدا کیا جارہا تھا تو مکالمہ میں سوال وجواب کے اسلوب وانداز میں اس شبہ کے ازالہ کی کوشش کی گئی اور نہ صرف قراءات ثلاثہ کے تواتر کو واضح کیا گیا بلکہ جس جگہ سے یہ شبہ پیدا ہوا تھا اس کی نشان دہی بھی کی گئی اور اس شبہ کے ناشی بلا دلیل ہونے کو بھی واضح کیا گیا۔

(۲) ترتیل کے ثبوت وانکار کا مسئلہ

کبھی کچھ لوگوں کی جانب سے قراءت بالترتیل میں لہجوں کی آزادی کی وجہ سے ترتیل کے ثبوت کا بھی انکار کیا جانے لگا، بلکہ نفس ''ترتیل'' پر تنقید وتبصرہ ایسی عبارات میں ہونے لگا جن سے عالمانہ منصف مزاجی اور علم وفن کے اسلوب کی لازمی سنجیدگی کا بے داغ چہرہ داغدار ہوگیا تو مکالمہ کے ذریعہ ایک سنجیدہ وعلمی وقار ومتانت سے آراستہ اسلوب میں ترتیل کے ثبوت کے علاوہ اس باب میں راہ اعتدال کی طرف رہنمائی کی گئی اور اس مسئلہ میں منشاء شریعت کو واضح کیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) مسئلہ ''جمع حرفی'' کی نقاب کشائی

اسی طرح کبھی تجوید وقراءت سے متعلق کوئی سوال برسوں تک لاینحل بنا رہا اور اس کی وجہ سے کئی کئی سال تک بے چینی، کڑھن اور تلاش رہی پھر جب نصرت خداوندی شامل حال ہوئی اور کسی جگہ اس کی تحقیق مل گئی تو اسے بھی مکالمہ کے سانچے میں ڈھال کر پیش کیا گیا تاکہ بعد میں آنے والے لوگوں کو ہماری طرح پریشانیاں نہ اٹھانی پڑیں، مثلاً جمع حرفی کیلئے علامہ جزریؒ کے تحریر کردہ طریقہ کے علاوہ ہمارے سلسلہ محبیہ اور دیگر بہت سے لوگوں کا طریقہ یہ ہے کہ کسی بھی کلمہ مختلف فیہا کو قالون ہی سے شروع کرنا ہے، اس طریق پر ۲۰/۳۰ سال سے یہ اعتراض تھا کہ یہ طریقہ کہاں سے آیا اور کس کا ہے؟ اسے کس نے لکھا ہے؟ اس کی تاریخ کیا ہے؟ یہ کب سے ایجاد ہوا؟

ان اشکالات واعتراضات کے جوابات میں ہمارے پاس سوائے اس کے کوئی جواب نہ تھا کہ ہم نے اپنے اساتذہ کرام سے اسی طرح پڑھا ہے، لیکن الحمد للہ جب اس کی تاریخی حیثیت سے آگاہی ہوئی اور مسئلہ حل ہوگیا تو مسئلہ کو مکالمہ کے قالب میں ڈھال کر عام کرنے کی کوشش کی گئی۔

(۴) اذان کا مسئلہ

اسی طرح کسی زمانہ میں اذان کا مسئلہ ہمارے یہاں ایک سلگتا ہوا مسئلہ بن گیا تھا، بڑی الجھن اور اختلاف کی شکل تھی، ایک طبقہ ''مد'' کے باب میں ایسی آزادی اختیار کر گیا کہ حد سانس تک ۱۰/۱۵ الف تک مد کرتا اور اس کے بغیر انہیں سیری ہی نہ ہوتی تو دوسری طرف ایک طبقہ وہ بھی تھا جو اذان میں اصول تجوید کو جاری کرتے ہوئے ''اللہ اکبر'' جیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مواقع میں ایک الف سے زائد مد کا شدت سے انکار کرنے لگا، دونوں طرف سے رسالے لکھے جانے لگے، اس الجھتی ہوئی صورت حال کو دیکھ کر دلائل کی روشنی میں راہ اعتدال پر مبنی ایک حقیقت کشا مکالمہ تیار کیا گیا اور جانبین سے ہونے والی فروگذاشت کو واضح کیا گیا۔

(۵) ''الّا'' جیسے نون غیر مرسوم میں ادغام مع الغنہ

یہ مکالمہ مندرجہ ذیل دو اہم عنصر پر مشتمل ہے: ارباب علم کے مابین یہ ایک مشہور مسئلہ ہے کہ نون ساکن وتنوین کے بعد لام، راکے آنے پر ادغام بلاغنہ کے ساتھ بعض روایات میں ادغام مع الغنہ بھی بطریق طیبہ ثابت ہے البتہ ایسے مواقع میں مع الغنہ کے جواز کیلئے محقق فن علامہ جزریؒ اور عام مشائخ کی رائے یہ ہے کہ یہ ادغام مع الغنہ اسی وقت صحیح ہوگا جبکہ نون الگ سے لکھا ہوا ہو ورنہ ''الّا'' جیسے مواقع غیر مرسوم میں یہ غنہ صحیح نہ ہونا چاہیے تاکہ تلفظ ورسم میں مطابقت رہے اور صفت کا بلا موصوف کے باقی رہنا لازم نہ آئے، لیکن شیخ محمد المتولی علیہ الرحمۃ نے بعد تحقیق کے یہ ثابت فرمایا ہے کہ نون غیر مرسوم کے مواقع میں بھی ادغام مع الغنہ کوئی رسم کے خلاف نہیں اور نہ ہی اس سے صفت کا بلا موصوف کے باقی رہنا لازم آتا ہے۔

نیز عام شراح طیبہ ومشائخ فن نے اس ادغام مع الغنہ کو ازرق عن ورش کیلئے بھی فرمایا ہے مگر شیخ متولیؒ نے تحقیق کے بعد یہ واضح فرمایا ہے کہ ادغام مع الغنہ والی وجہ ازرق کیلئے روایۃً ونقلاً نہیں ہے۔

یہ مشتے از خروارے کے طور پر چند مثالیں ان بہت سے سلگتے مسائل کی ہیں جو ان مکالمات کا موضوع ہیں، ان باتوں سے یہ حقیقت بھی سامنے آجاتی ہے کہ انجمن اور مسابقہ کے پلیٹ فارم سے اس طرح کے مباحث کی ترویج کا بہت قیمتی موقع ملا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سالانہ مسابقات اکابرفن سے استفادہ کازرین موقع

غرض یہ کہ سالانہ مسابقات جہاں کئی حیثیات سے فنی تعارف اور ترویج واشاعت کا ایک مضبوط پلیٹ فارم ثابت ہوئے وہیں ان مسابقات میں ملک کے مشاہیر قراء واکابرین فن کو خصوصی حیثیت سے مدعو کیا گیا پھر وہ حضرات تشریف لائے ان کی تشریف آوری اور آمد میمون فن کے سارے احباب کیلئے فنی ترغیب وتشویق کا باعث بنی اوران پختہ کار وسیع تجربہ رکھنے والے ماہرین فن سے سب کو استفادہ کا موقع زرین نصیب ہوا۔

فن کے ارتقاء کیلئے جلسوں میں قیمتی انعامات

طلبۂ عزیز کی دلچسپی اوران کی امنگوں کی قدروتشجیع اوران کی فنی تعمیر کی غرض سے مسابقے اور جلسے منعقد کئے جارہے ہیں اوران جلسوں میں ان طلبۂ عزیز کی ہمت اورحوصلہ افزائی کیلئے ادارہ کے بجٹ پر زیادہ بوجھ نہ لادتے ہوئے خارج سے بڑے وقیع وقیمتی انعامات کا انتظام کیا جاتا ہے اورجلسہ کے سامعین کو کچھ نقد تو کچھ کتب فن کی شکل میں گراں قدر انعامات سے نوازا جاتا ہے جس کا بدیہی فائدہ نگاہوں کے سامنے آرہا ہے، یقیناً اس خیر کثیر کا باب مفتوح ہونے پر جہاں ہم اپنے رب کریم عزوجل کے دل سے شکرگذار ہیں وہیں ان اصحاب خیر بھائیوں کے بھی شکرگذار ہیں کہ جوفن تجویدوقراءت اورخدام فن سے ہمدردی رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب بھی ان کے سامنے اس ضرورت کا اظہار کیا جاتا ہے وہ پورے شوق سے تعاون کرکے اس فن شریف کی نشاۃ ثانیہ میں خدام تجویدوقراءت کے شانہ بہ شانہ رہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہم فنی کتابوں کی فراہمی

ارباب علم پر یہ حقیقت عیاں ہے کہ کسی بھی فن کی امہات الکتب سے وابستگی اور کثرت سے مزاولت، ان کی طرف مراجعت اس فن سے گہری مناسبت اور خصوصی درک وتعلق کا بہت مؤثر ذریعہ ہے، جہاں ان کتابوں کے مطالعہ سے قلب ودماغ کو غذا اور پختہ مواد ملتا ہے وہیں ان کتابوں کے واسطہ سے فن سے بڑی مناسبت بھی پیدا ہوتی ہے، فنی بصیرت اور اس کی گہرائیوں تک رسائی کیلئے مطالعہ کی کثرت، عبارات کتب کی غواصی ایک ناگزیر چیز ہے، یہ تو تقریبا سب ہی کو تسلیم ہوگا کہ فن کے اسلاف اور متقدمین کے در کا گدا اور ان کی صحبت بافیض وبرکات کا رسیا بنے بغیر فنی بصیرت ومہارت کہاں ممکن ہوسکتی ہے؟ اور یہ کتابیں اسلاف کی صحبتوں کا نعم البدل ہیں، اسلئے ان مہمانان رسول ﷺ کی فنی ترقی اور کتابوں کی دنیا میں لے جانے کی غرض سے انعامات کی ابتدائی رائج شکلوں میں تبدیلی کی گئی اور روز بروز بڑھتے ہوئے شوق کو دیکھتے ہوئے یہ سوچا گیا کہ ان طلبۂ عزیز کو کتب فن کی راہ پر ڈالا جاسکتا ہے اسلئے ایک طرف تو مارکیٹ سے فن کی امہات کتب حاصل کی گئیں تو دوسری طرف بعض عرب مصنفین کی اہم کتب جو ہندوستان کی مارکیٹ میں دستیاب نہ تھیں ان کی زیروکس کاپیاں تیار کی گئیں اور انعامات میں پیش کی گئیں، اس طرح طلبۂ عزیز کے پاس حقیقی زینت وزیبائش کا سامان بھی ہوگیا کہ علم اور اہل علم کی زینت یہی متاع گراں ہے۔

لیس الجمال بأثواب تزيننا ان الجمال جمال العلم والأدب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءت اکیڈمی

علمی حیات کیلئے جہاں اور اسباب ہیں وہیں کتب علمیہ کا ہونا اہم ترین سبب ہے، راہیٔ تعلیم و تعلم کیلئے کتب علمیہ زادِراہ کہلاتی ہیں، چنانچہ ہمارے گجرات کے مدارس دینیہ نے اس فن کی طرف توجہ فرمائی اور سالانہ امتحان کے بعد کامیاب طالبان تجوید وقراءت کی تشجیع اور ان کی محنتوں کو سراہنے کی غرض سے ایک اچھی رقم خاص فرمائی، مگر مارکیٹ میں تجوید وقراءت کی پانچ، دس کتابوں کے سوا کچھ نہ ہونے کی وجہ سے دیگر فنون کی کتابیں انعام میں دی گئیں، اس طرح کتب فن کا قحط اس فن کی نشاۃ ثانیہ اور ترقی کیلئے بہت بڑا المیہ تھا تو آٹھ دس سال قبل جناب قاری مفید الاسلام صاحب کلکتوی نے فلاح دارین ترکیسر کی تدریس کے زمانہ میں قراءت اکیڈمی کے نام سے کتب فن کی اشاعت کا سلسلہ شروع فرمایا اور اب تک تقریبا ۵۵ کتابیں اس اکیڈمی سے طبع ہو چکی ہیں اسی طرح جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل کے ادارہ صدیق نے بھی پانچ چھ سال سے تجوید وقراءت کی وقیع کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ جاری فرمایا ہے اور دیگر کتب فن کے علاوہ شیخ القراء حضرت مولانا قاری ومقری احمد اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی عالی وقیمتی علمی وفنی تصانیف کو شائع فرما کر ان سے افادہ کو عام فرمایا اور ہم چھوٹوں کیلئے حضرت کی تصانیف سے استفادہ کو آسان فرما دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سمعی اور بصری طریقوں سے استفادہ

موجودہ زمانہ کے ماہرین تعلیم نے طرق درس وطرق تعلیم میں ایک مؤثر طریقہ آلات سمعیہ وبصریہ سے استفادہ بھی لکھا ہے، فن تجوید وقراءت میں مہارت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وبراعت کا بڑا دخل سمع وبصر کی ترکیز پر ہے، اس نفع بخش طریقہ سے استفادہ کیلئے بھی انجمن میں عرب کے مشہور ماہرین فن کی کیسیٹوں اور سیڈیوں کا انتظام کیا گیا تاکہ ہمارے بچے ان مثقف عرب قراء کو سنیں اور دیکھیں کہ وہ حضرات عرب اہل لسان ہونے کے باوجود کس طرح تلفظ وقراءت کو اپنا مرکز محنت وتوجہ بنائے ہوئے ہیں، ہمارے بچے ان کے عربی تلفظ پر ہمہ تن گوش ہوں اوران کے عربی سانچے میں اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کریں، اسی غرض کے پیش نظر تدویر کے ساتھ ساتھ ترتیل کے لئے مصر کے عالمی شہرت یافتہ جدید وقدیم قراء کی تسجیلات فراہم کی گئیں۔

مشہور ومعروف ماہرین فن کی تشریف آوری

مزید برآں حسن قراءت، دل کش وپرسوز آواز میں تسخیر کی کیا طاقت ہے، قدرت کے اس عطیہ کی قدردانی کیسے کی جاتی ہے، اور اللہ رب العزت کے کلام میں اسے کیسے صرف کیا جاتا ہے، اس محنت کے بعد قراءت میں کیسا کیف پیدا ہوتا ہے، اور دنیا میں لوگ اس شرعی منشا یعنی تزیین قراءت کیلئے کیا کچھ کررہے ہیں، اس کو سمجھنے اوران لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی غرض سے مصر سے معروف ومشہور مشاق قراء کرام کو بارہا دعوت دی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ الحمد للہ تقدیر الٰہی کے تحت یہ قیمتی لمحہ پچھلے سال حصہ میں آیا کہ جواں سال مصری قراء کرام کا ایک مؤقر وفد ترکیسر آیا اور حسن قراءت کا وہ مظاہرہ فرمایا کہ مجمع کا ہر فرد آج بھی ان کی مسحور کن قراءت کا کیف وسرور محسوس کرتا ہے اور بہت سوں کی زندگی کا تو یہ اولین موقع تھا کہ کسی مصری قاری ماہر فن کو اس طرح عیاناً پڑھتے ہوئے دیکھیں اور سنیں، بلا شبہ ان کی زندگی کا یہ ایک بہت بڑا قابلِ فخر شرف ہے جس پر انہیں شاکرانہ ناز بھی، ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محسوس ہو رہا تھا کہ مجمع کا ہر فرد سراپا گوش بنا ہوا تھا، قلوب کو ایک خاص کیف محسوس ہو رہا تھا، آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکل رہے تھے، دل بھی یہ تمنا کر رہا تھا کہ اللہ رب العزت قبر میں بھی ایسی حسین ودلکش قراءتوں کے سننے کا نظم فرمادیں، صوتی مضبوطی وپرکشش لہجوں کی جاذبیت، سینہ کی قوت، سانس کی طوالت، قراءت کا اعتماد مثالی تھا، غرض یہ کہ قراءت کا ہر جز ممتاز ولاجواب تھا جس سے مشق کی اہمیت جہاں معلوم ہوئی وہیں شوق اور مشق میں بھی اضافہ ہوا، اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ان ارباب کمال کے در کی جاروب کشی کے بدلے بھی اگر ان سے استفادہ کا موقع مل جاتا ہے تو سستا سودا ہے،

کام سے کام کے راستے کھلتے ہیں

الحمدللہ گذشتہ چند سالوں سے مشق کی ترویج وترقی کیلئے ایک نظام یہ بھی بنایا گیا کہ شب جمعہ کو بعد نماز مغرب جب عالمیت وحفظ کے جملہ طلبۂ عزیز انجمن میں ہوتے ہیں تو تخصص فی التجوید والقراءت کے طلبہ فارغ ہوتے ہیں، اس موقع کو غنیمت جان کر دارالعلوم فلاح دارین کی مسجد میں درجۂ تخصص کے ان طلبہ کرام کو جمع کر کے ان کیلئے باضابطہ مائک پر مشق کا سلسلہ شروع کیا گیا، الحمدللہ یہ نظام بھی بہت مثمر اور مفید ثابت ہو رہا ہے۔

اس نظام کو کامیاب بنانے میں ہمارے جواں عمر قراء کرام جناب قاری عبدالعزیز صاحب، قاری محمود الحسن صاحب، قاری نذیر حسین صاحب، قاری سرفراز صاحب اور قاری اسماعیل صاحب وغیرھم کی قربانیاں قابل قدر ہیں، جمعرات کی چھٹی کے وقت میں بھی ان کی اس قدر پابندی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر اور قابل تشکر ہے، یہ حضرات بڑی پابندی کے ساتھ حاضر ہو کر بڑے منظم انداز میں مشق کراتے ہیں، شکر اللہ مساعیھم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وتقبل اللہ منا ومنھم آمین۔

دو بزرگ ہستیاں

رئیس الجامعہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب کاپودروی دامت برکاتہم العالیہ

جیسا کہ ہم ماقبل میں یہ جان کر آئے ہیں کہ لجنۃ القراءۃ والتجوید کی بنیاد میں خصوصی طور پر ہمارے دو بزرگوں کی فکر کو کلیدی حیثیت حاصل ہے کہ لجنۃ کے دور طفولیت میں ان ہی دو بزرگوں نے لجنہ کے سر پر دست شفقت رکھا جبکہ ابھی لجنۃ بوجہ طفولیت اپنے تعارف وترجمانی پر قادر بھی نہیں تھی اور اسے لسان ترجمان کی اشد ضرورت تھی کہ وہ اپنے اغراض ومقاصد، ضرورت واہمیت سے لوگوں کو واقف کرائے اس کی شرعی حیثیت سے آگاہ کرے اور فن کی افادیت پر بالتفصیل گفتگو فرمائے، نیز عدم واقفیت کی وجہ سے اس پر ہونے والے اعتراضات کا اپنی خداداد صلاحیتوں سے دفعیہ فرمائے ایسے ضرورت کے وقت اولاً تو رئیس الجامعہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب دامت براکاتہم کی ذات گرامی کا لجنہ کے بانی مبانی کی حیثیت سے ہونا ہی اس کی تقویت کا بڑا سبب تھا پھر اس کی ترقی وتنزلی اور نشیب وفراز پر حضرت کی نگاہ دوررس برابر رہی، اپنے مخصوص انداز میں طلبۂ عزیز کی ترغیب وتشویق فرماتے، کتب فن کی طرف توجہ مبذول کراتے، اور بڑے بڑے مجامع میں فن کی ضرورت وافادیت کو بڑے پرتاثیر انداز میں بیان فرماتے، آپ کے خطاب شیریں میں تجوید وقراءت کے موضوع پر مواد بھی اس قدر عمدہ ہوتا کہ اساتذۂ تجوید وقراءت بھی اسے نوٹ فرماتے اس طرح آپ مجمع میں تجوید وقرأت کی روح پھونک دیتے اور ایسا محسوس ہوتا کہ برسوں سے یہ فن آپ کے زیر درس رہا ہے چنانچہ بطور خاص گجرات کے اکثر مدارس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلسہ قراءت میں مسند صدارت آپ ہی سے زینت پاتی تھی، پھر انفرادی طور پر اس فن کی صلاحیت رکھنے والے طلبۂ عزیز کی تعمیر میں آپ کا کلیدی کردار رہا ہے چنانچہ ازآں دم تا ایں دم دنیا کے کسی بھی ملک میں تشریف لے گئے اور وہاں اس فن کی کوئی کتاب دیکھی تو ہم چھوٹوں کیلئے اسے خریدا اور نوازا، کسی کتاب کے مطالعہ کے دوران کوئی بات اس فن سے متعلق آتی اسے نقل فرماتے ہیں اور بڑے اہتمام سے ارسال فرماتے ہیں، کسی اچھے قاری کو کہیں سنتے ہیں تو ان سے ملاقات کر کے ان کا پتہ نوٹ فرماتے ہیں اور مطلع فرماتے ہیں اس طرح ہزاروں کلومیٹر دور رہ کر بھی اس فن کا فکر فرماتے ہیں، اللہ تعالی رجال فن کی طرف سے آپ کو اپنی شایان شان بدلہ عطا فرمائے۔

حضرت مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب نوری رحمۃ اللہ علیہ

اسی طرح علم تجوید وقراءت کے اس اگتے پودے کی آبیاری میں جس کا گراں قدر ونا قابل فراموش حصہ رہا ان کے تذکرہ سے میری یہ معروضات کیسے خالی رہ سکتی ہیں کہ جب یہ فن ہزاروں میں رہتے ہوئے بھی غریب واجنبی سمجھا جا رہا تھا ایسے کڑے وقت میں آپ نے اس کے سر پر دست شفقت رکھا ہے اور رجال فن کے حوصلوں کو بڑھایا ہے میری مراد اس سے ہم سب کے بڑے، لسان فلاح دارین، استاذ الاساتذہ، سابق شیخ الحدیث حضرت مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب نوری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی ہے جنہوں نے ہم خدام تجوید وقراءت کو نہ صرف تنہائیوں میں اپنے مفید وگراں قدر مشوروں سے نوازا بلکہ ہمارے دکھ درد میں ہمیشہ شریک رہے اور مختلف مجالس میں مختلف عناوین کے تحت بڑے جاذب ومحبوب انداز میں اپنی خداداد لسان فیض ترجمان سے اس کی عمدہ ترجمانی فرمائی، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی صحیح تصویر کو پیش فرمایا بلکہ جب کبھی کسی نے اس کی تصویر پر کوئی داغ لگانے کی کوشش کی تو اپنے بہت اچھوتے اور حسین انداز میں فن شریف کے چہرے سے اس داغ کو مٹایا اور علمی انداز وادبی زبان میں اس کی ایسی توجیہ وتائید فرمائی کے خدام تجوید وقراءت کا احساسِ تنہائی کافور ہو گیا۔

ابتداء میں انجمن تجوید وقرأت کی سالانہ رپورٹ آپ ہی تیار فرماتے جس کی عبارتوں میں بڑے سلیقہ سے فن کی طرف سے ناقابل رد اپیل ہوتی پھر تادم حیات قراءت کے سالانہ مسابقات میں خطبۂ استقبالیہ کی ذمہ داری کو ایسا نبھایا جس کی مثال مشکل ہے جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے تشریف لائے ہوئے سلاطین فن کے استقبال وتکریم میں جہاں بڑے وقیع کلمات ارشاد فرما کر ان کی شخصیات کا تعارف کراتے وہیں فن سے متعلق بھی بڑی عمدہ معلومات پیش فرماتے اور مثالی خورد نوازی سے کارکنان کے حوصلوں کو جلا بخشتے، اللہ تعالی آپ کو اپنی شایان شان بدلہ عطا فرمائے، آمین۔

قرأت ونعت کی محفلیں اوران کے فوائد

تجوید وقراءت کی طرف امت کے رخ کو موڑنے، امت کے دلوں میں موجزن جذبات ایمانیہ ودینیہ کو مہمیز کرنے، لوگوں میں اس کا تعارف کرانے، المختصر کوچۂ جاناں کی طرف ایک قدم اور بڑھانے کیلئے الحمد للہ ایک کامیاب کوشش یہ بھی کی گئی کہ مختلف مواقع ومناسبت کے لحاظ سے مختلف دیہاتوں اور آبادیوں میں قراءت ونعت خوانی کی محفلیں منعقد کی گئیں جن میں حسن الصوت جواں سال قراء کرام نے ترتیل وتدویر میں نہایت عمدہ قراءتیں پیش کیں، ان قراءتوں سے جہاں ایمانی حرارت کو جولانی اور عشق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ومحبت ربانیہ میں اضافہ ہوا وہیں جب لوگوں نے عمدہ تلفظ، حسین اور سوز و ساز سے آراستہ گلے سے پرکشش وجاذب انداز میں قرآن پاک کی تلاوت سنی تو انہیں حقوق قرآنی، آداب تلاوت نیز قراءت قرآن سے متعلق شریعت کو سمجھنے کا موقع ملا، بلکہ اللہ کے کچھ بندوں نے تو ان قراء کرام کی تلاوت اور اپنی تلاوت کے درمیان موازنہ کر کے فرق محسوس کیا اور بڑی عظمت اور دلچسپی کے ساتھ دیر تک دل و دماغ کی حضوری کے ساتھ اس روحانی وایمانی محفل میں شریک رہے اور اپنی ایمانی قوت وحرارت میں اضافہ کرتے رہے، اس سنہری مناسبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں مختصر سی گفتگو کے ذریعہ یہ بھی بتلایا گیا کہ دنیا کی یہی ایک واحد اور تنہا کتاب ہے جس کا ایک خاص تلفظ اور ایک خاص نطق واداء ہے اسلئے اس کتاب کی تلاوت میں خواص وعوام، جوان وبوڑھا، مرد وعورت سب کے سب بلا کسی امتیاز اور استثناء کے اسی مخصوص کیفیت اداء کے مکلف ہیں اور اس کے تلفظ وکیفیتِ اداء میں کوئی شخص آزاد اور خود مختار نہیں ہے۔

نیز یہ بھی کہا گیا کہ ہماری زبان غیر عربی اور عجمی ہے اور قرآن پاک مکمل خالص فصیح عربی میں نازل ہوا ہے اس لئے تلفظ وتلاوت میں عربیت کے سانچے میں ڈھلنے اور عربی اسلوب پر آنے کیلئے کسی سے تلمذ وشاگردی، نیازمندانہ رابطہ اور اس کے سامنے مشق وتمرین جاری رکھنا از حد ضروری ہے، اور اس محنت اور مشق وتمرین کیلئے عمر کا کوئی خاص حصہ مقرر نہیں ہے، جب یہ دولت حاصل نہ ہو تو عمر کے ہر مرحلے میں اس کی مشق وتمرین ضروری ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فن کی اہمیت کے ساتھ قراءت کی حجیّت

ان محافل قراءت کے ذریعہ ایک گراں قدر موقع یہ بھی ہاتھ آیا کہ مختلف قراءتوں اور روایتوں میں قرآن کریم کے نزول سے واردین وصادرین کو باخبر کیا گیا اور اسی مناسبت سے یہ حقیقت ان کے سامنے واضح کی گئی کہ جس طرح روایت حفص قرآن پاک ہے اسی طرح دیگر روایات میں پڑھا جانے والا قرآن پاک بھی قرآن ہی ہے، اور نزول کے اعتبار سے دونوں برابر ہیں اسی لئے ان کی قرآنیت ہونے کا اعتقاد ویقین ہر اہل ایمان اور کلمہ گو کیلئے فرض ہے اور ہمارے بہت سے اسلاف کی تلاوتیں اور نمازیں روایت حفص کے ماسوا دیگر روایات میں ہوتی تھیں، حضرات فقہائے کرام نے روایت حفص میں پڑھی گئی نماز اور دیگر روایتوں میں پڑھی ہوئی نماز دونوں کو درست قرار دیا ہے، اس فنی گفتگو کے بعد حاضرین کو بطور نمونہ دیگر روایات میں قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت سنا کر واقف کرایا گیا۔

غرض یہ کہ برسوں سے بے توجہی کے شکار، گوشۂ گمنامی وزاویۂ خمول میں رہے، اس شریف فن کے احیاءِ نو کے لئے جن اسباب وعوامل کا اختیار کرنا لازمی تھا ہمارے ان بزرگوں نے انہیں اختیار کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور اس کی نشاۃ ثانیہ کے لئے بڑی حکمتِ عملی سے وقت کی ضرورتوں کو محسوس فرماتے ہوئے متعدد ومختلف وہ کامیاب طرقِ کار اختیار فرمائے جن کو ہم تقریباً پچھلے ۴۰ / ۵۰ صفحات میں پڑھ کر آرہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ان اکابر کو ہماری طرف سے خوب سے خوب تر بدلہ عنایت فرمائے کہ انہوں نے شب وروز کی غیر معمولی جانفشانی سے چراغِ سحر کی حیثیت کے اس فن میں روح پھونک دی نیز ہمارے لئے محنت وترقی کے بڑے عمدہ میادین تیار فرما گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکوہ نفوس قدسیہ

دور عثمانی میں جمع ثانی ومصاحف کی ترتیب نو کی تاریخی خدمت کے عنوان سے جس مقدس ذات نے ان قراءات مختلفہ کی تحریری حفاظت واشاعت فرمائی تھی، نیز شفوی اشاعت کے خاطر ہر مصحف کے ساتھ ایک ایک قاری بھیجنے کا اہتمام بھی فرمایا تھا، ایسے خلیفۂ ثالث سیدنا حضرت عثمان ذی النورین کی ذات گرامی ہو۔

یا طبقۂ تابعین کی وہ پاکیزہ ارواح ہوں جنہوں نے چالیس، پچاس، ساٹھ سال کے طویل عرصہ تک مسند قراءت پر رہ کر اس شریف فن کو زندہ رکھا اور یہ امانت عظمی اپنے بعد والوں کے حوالہ کر گئے تھے۔

یا اللہ رب العزت کے وہ منتخب بندے ہوں، جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفیس و پاکیزہ کیفیت ادا کو صرف عبارتوں میں لانے اور اس کے لئے موزوں تعبیرات کی تلاش میں ۲۹ر۳۰ سال تک محو غور وفکر رہے۔

یا وہ موفق من اللہ اکابر عظام ہوں جن کے حصہ میں فضل خداوندی بطور خاص آیا اور صرف ''انزل القرآن علی سبعة احرف'' کی تعیین مراد میں ۳۰ سال سے زیادہ عرصہ تک سرگرداں رہے اور قراءت کی بے مثال تحقیق کے باعث جن کو فن میں ''محقق'' کے خطاب سے نوازا گیا۔

یا وہ ارباب تلفظ واداء ہوں جن کی سلامتیٔ طبع عمر بھر کی عرق ریزی اور بے نظیر تیقظ وبیداری کے نتیجہ میں صدیوں بعد بھی منزل من اللہ کیفیت اداء جوں کی توں سلامت اور کسی تحریف سے محفوظ ہے (فللہ الحمد علی ذلک)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا وہ ارباب تحریر و تصنیف ہوں جنہوں نے مختلف وجوہ اداء و قراءت کی قرطاسی حفاظت اور مسائل قراءت کے خاطر اپنی تمام تر صلاحیتوں کو قربان کر دیا، مسائل قراءت کی ایسی تحقیق و تنقیح فرمائی کہ دودھ پانی الگ کر گئے تھے، کتب فن کے بحر ذخار میں غواصی کر کے قراءت کے بڑے گراں مایہ موتی نکال گئے تھے، تحصیل قراءت کی تمام تر صعوبتوں کو خود برداشت کر کے اپنے بعد والوں کیلئے فن کو خوب آسان کر گئے تھے۔

یا نعمہائے جنت میں کی ایک عظیم نعمت کے حاملین یعنی خوش گلو و خوش الحان قراء کرام ہوں جنہوں نے طفولیت سے لیکر کہولیت تک اپنی زندگی کی تمام تر دلچسپیوں اور شوق و امنگوں کو حسن قراءت کے نذر کر دیا اور بڑے جاذب، دلکش و پر کیف انداز میں تلاوت کر کے نہ صرف بذات خود قرب خداوندی کے منازل طے کرتے رہے بلکہ ہزاروں، لاکھوں انسانوں کو کیف قرآنی سے مست کر کے روح قرانی سے نوازتے رہے، بلکہ انسانیت کو حقوق قرآنی و آداب تلاوت سے روشناس کراتے رہے، اور ہزاروں کی تعداد میں بندگان خدا کیلئے لحون اہل عشق و فسق اور ایمان فروش لغویات ولھویات کا بدل پیش کر گئے اور نعمت سماع کا صحیح مصرف بتلا گئے۔

مذکورہ تمام نفوس قدسیہ نے جملہ آسائش دنیوی سے آنکھ بند کر کے دنیوی جھمیلوں سے کنارہ کش ہو کر اس عظیم سرمایہ کی حفاظت و اشاعت کیلئے تن، من، دھن کی بازی لگا دی تھی، اور شب و روز ایک کر دیا تھا اور اسی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا گئے تھے اور اللہ کا ایک ایک باتوفیق بندہ وہ کارہائے نمایاں انجام دے گیا کہ پوری پوری جماعتیں حیران و ششدر رہ گئیں کچھ باکمال و بافیض لوگ اس فن کی وہ خدمت کر گئے کہ صدیاں گذر جانے کے بعد بھی رجال فن ان کے در کی غلامی کو سعادت خیال کرتے ہیں اور ان کی عظمتوں کو سلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں، ان کا فیضان برابر جاری ہے وہ جیتے جاگتے نظر آ رہے ہیں، ان سب کی پاکیزہ ارواح اپنی اپنی قبروں میں فن کی اس زبوں حالی و بیچارگی کیوجہ سے تڑپتی اور بے چین تھیں، وہ اپنی زبان حال سے بڑے دکھ بھرے الفاظ میں ہم سے یہ شکوہ کررہی تھیں کہ اے لوگو! کیا تم میں سے کسی نے ''خیر کم من تعلم القران و علمه'' نہیں سنا؟ کیا اس پر یقین میں کوئی کمی ہے؟ اگر یہ بات نہیں ہے اور یقیناً نہ ہوگی تو پھر تجوید وقراءت سے اس قدر بُعد ودوری کیوں؟ اس کے آداب وحقوق سے اس قدر غفلت کیوں؟ قراءت کی سنت مردہ کا کوئی دکھ کیوں نہیں؟ کیا لسان نبوت علی صاحبہ الصلاۃ والسلام سے صادر ''الماهر بالقرأن مع السفرة الكرام البررة'' کا یہ مژدہ آپ تک نہیں پہونچا؟ الفاظ قرآنی کے غیر صحیح تلفظ کے سننے پر آپ ﷺ نے معلم کو طریقۂ تعلیم کی تلقین فرماتے ہوئے یہ جو فرمایا تھا ''قَوِّم لسانه ثم علِّمه فو الذی نزله لم يلحن فيه و لا الذی نزل به و لا الذی نزل عليه'' آپ تک نہیں پہونچا؟ کیا ''رب قاریٔ للقرأن و القرأن يلعنه'' کے بعد بھی غلط پڑھنے پڑھانے اور سننے کو جائز رکھا جاسکتا ہے؟ کیا ''زينوا القرأن بأصواتكم'' ''لكل شيئ حلية و حلية القرأن الصوت الحسن'' ''الله أشد اذنا للرجل حسن الصوت بالقرآن من صاحب القينة الی قينته'' کے ارشادات کُتبِ احادیث میں نہیں ہیں؟

تجوید وقراءت کی جن امانتوں کیلئے اسلاف کرام نے سینکڑوں کلومیٹر کا پیدل سفر کیا، بڑے شوق سے بھوک پیاس دھوپ چھاؤں برداشت کی، جس کی خاطر قوت لایموت سے زیادہ کی کوئی تمنا نہ رکھی، یہاں تک کہ کفن کا پیسہ بھی نہیں چھوڑا، ایک نہیں بلکہ ۳۰، ۳۰/ ۴۰، ۴۰، ۴۰ حتی کہ ۳۶۵ شیوخ کے در کی خاک چھان کر اس کی باریکیوں کو محفوظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا تھا، اور جس فن کو کندن بنا کر بڑی امانت داری کے ساتھ آپ کے حوالہ کیا تھا، اسلاف کی عمریں ڈھلیں، بوڑھاپا آیا مگر فن کی حفاظت واشاعت اور اپنے بعد والوں تک اسے پہونچانے کے جذبہ کو کبھی زوال نہ آیا، بلکہ پیرانہ سالی کی وجہ سے ظاہری غذا وکھانے کی بھوک گو قریب الختم ہوتی مگر فنی بھوک ہر روز بڑھتی، ایسے غیر معمولی مجاہدات وجاں کنی سے تمہارے حوالہ کی گئیں امانتوں کے ساتھ یہ کیسا ناروا سلوک؟ ہر کام کیلئے وقت وفرصت ہے اگر نہیں ہے تو تجوید وقراءت کیلئے، سارے علوم وفنون کی ضرورت کا یقین لیکن تجوید وقراءت کے ضروری ہونے کا کوئی احساس نہیں دور ماضی کا محدث ابتداءاً تجوید وقراءت پڑھتا، فقیہ اپنے علمی سفر کا آغاز تجوید وقراءت سے کرتا، ماہرین تفسیر کی فلک بوس عمارت کی بنیاد تجوید قراءت پر ہوتی، اگر کسی کو ابتداء میں اس کا موقع نہ ملتا تو تکمیل کے بعد کسی سے تجوید وقراءت میں مستقل استفادہ فرماتے لیکن اے ہمارے وارثین! کیا تم کو دیگر علوم کی طرح یہ علم وفن بطور وراثت نہیں ملا؟ پھر یہ تفریق کیسی؟

سسکتی روحوں کے دل ہلا دینے والے یہ شکوے، صدا بصحرا کیسے ثابت ہوتے؟ چنانچہ اللہ رب العزت کی قادر مطلق وبے نیاز ذات نے اس فن کو پھر حیات نو بخشی، اور بندگان خدا نے بتوفیق ایزدی پھر اس طرف کا رخ کیا اور الحمدللہ تجوید وقراءت کے یہ چرچے پھر شروع ہوئے ہیں، اور آج ہم اس جامعۃ القراءت کفلیتہ میں ان ماضی وحال کے قدیم وجدید خدام تجوید وقراءت کے بابرکت تذکروں کیلئے جمع ہیں، اللہ تعالی اس کو شرف قبول عنایت فرمائے اور اس راہ کی ہمہ قسمی ترقی ہمارے حق میں مقدر فرمائے، آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم قراءت کا آغاز

گجرات کی قدیم درسگاہوں میں آج سے تقریباً چالیس، پچاس سال پہلے کم از کم روایت حفص کا تو رواج ہو گیا تھا، چنانچہ راندیر میں قاری موصلی علیہ الرحمۃ کے بعد قاری عبدالحمید صاحب پانولی رحمۃ اللہ علیہ جو بڑا عمدہ قرآن پڑھتے تھے اسی طرح قاری کڑودیا عمرواڑی حال مقیم ریونین بھی قابل ذکر ہیں، نیز قاری یعقوب صاحب بلیشوری حال مقیم دبئی نے اپنے دور جوانی میں بڑی اچھی محنت سے ماحول بنانے کی سعی فرمائی، ان کے بعد راندیر جامعہ کے قدیم وموقر ہر دل عزیز استاذ جناب قاری ومقری محمد حسین صاحب راندیری زید مجدہ ہیں کہ آپ خوش الحان، خوش گلو، مضبوط ومتین آواز کے مالک، بڑے مقبول ومشاق قاری شیخ القراء حضرت قاری حفظ الرحمن علیہ الرحمۃ کے تلمیذ رشید ہیں چونکہ آپ کی فطرت میں سلامتی وشرافت، مزاج میں تواضع وانکساری اور مہمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قابل قدر ہمدردی اور فن کیلئے کچھ کر گزرنے کا جذبہ تھا، جامعہ حسینیہ راندیر کے دور تدریس میں آپ مقبولِ خاص وعام رہے اور آپ نے ادارہ کی طرف سے فن کی بڑی اچھی نمائندگی فرمائی، طلبۂ عزیز میں فنی ذوق پیدا کرانے کی غرض سے درسی کاوشوں کے علاوہ انجمن تجوید وقراءت اور اس کے تحت مسابقات کا مبارک سلسلہ جاری فرمایا تھا اور امتحان ومسابقات کے عنوان سے ملک کے مشاہیرِ فن کو مدعو فرماتے اور اس طرح اپنے طویل تدریسی دور میں جانی قربانیوں کے علاوہ مالی قربانیاں بھی پیش فرما کر طلبۂ عزیز کیلئے فنی ترقی کے بہت سے اسباب فراہم فرمائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

، دوران تدریس روایت حفصؒ کی تکمیل کے بعد قراءات سبعہ کا نظام بھی جاری فرمایا اور خوب محنت وریاضت سے قراءات سبعہ متواترہ کا درس دیتے رہے۔

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

لیکن بایں ہمہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہمارے صوبۂ گجرات میں جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل مدارس کی دنیا اور ارباب فضل وکمال کے مابین اپنا ایک مستقل مقام رکھتا ہے اس کا اپنا ایک خاص تعارف ہے خدمات اس کی ناقابل فراموش، اس کا طریقۂ کار اوروں کیلئے مشعل راہ، وہ شجرۂ طوبیٰ کی حیثیت کا حامل کہ ملک وبیرون ملک میں متعدد دینی درسگاہوں کو اس سے جنم ملا، سیکڑوں نہیں ہزاروں حفاظ، علماء، قراء ومفتیان کی گردنوں پر اس کا احسان ہے نیز تاریخی حیثیت رکھنے والے اساطین علم وفضل کی خدمات جس کے حصہ میں رہیں، اس مؤقر ادارے سے جہاں دیگر علوم دینیہ کی خدمات مثالی انداز سے ہوئیں وہیں تجوید وقراءت کی خدمات بھی امتیازی رہیں، زمانۂ قدیم ہی سے فن کی عبقری شخصیات نے یہاں درس دیا چنانچہ ماہرین فن، پختہ کار، خوش الحان قاری حضرت مولانا مقری محمد یامین صاحبؒ یہاں صدر القراء کی حیثیت سے رہے اور روایت حفص کے علاوہ قراءت سبعہ متواترہ کا درس شروع فرمایا، اور بعض طلبۂ عزیز نے سبعہ میں کچھ حصہ کا اجراء بھی پڑھا، یوں قراءات سبعہ کا سلسلہ شروع تو ہوا مگر وہ ابتدائی حیثیت سے آگے نہ بڑھنے پایا، نیز مستفید ہونے والوں کی تعداد بھی نہ ہونے کے برابر تھی، اسی طرح ایک بڑے خوش الحان وخوش ادا مشاق ماہر فن حضرت مولانا قاری محمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ بھی ڈابھیل تشریف لائے، ایک مدت تک طلبہ کو اپنے فن سے فیضیاب فرمایا، نیز حضرت مولانا قاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندۂ الٰہی اور حضرت قاری محمد عباس صاحب دھرمپوری دامت برکاتہما جیسے کئی قراء کرام نے یہاں قابل قدر خدمات انجام دیں، پھر تجویدوقراءت کی ایک بڑی گراں قدر شخصیت حضرت مولانا قاری محمد رمضان صاحب میواتی تشریف لائے جو ایک بڑے خوش الحان وخوش ادا، صدر القراء حضرت مولانا قاری حفظ الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ (صدر القراء دار العلوم دیوبند) کے معتمد شاگرد تھے تجویدوقراءت کا عالی ذوق رکھتے تھے اور صوفی باغ سورت میں لوگ آپ سے فن میں کسب فیض کررہے تھے نیز حسن قراءت اور خاص طریقۂ کار کی وجہ سے بڑی شہرت رکھتے تھے، جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل کی دعوت پر تجویدوقراءت کے تشنہ لبوں کو سیراب کرنے کی غرض سے ڈابھیل تشریف لائے اور تھکا دینے والی محنت وعرق ریزی سے فن کی زبردست خدمت فرمائی، روایت حفص کے علاوہ چند طلبۂ عزیز نے قراءت سبعہ بھی شروع فرمائی جس میں استاذ محترم خطیب بے مثال حضرت مولانا سید ابرار احمد صاحب دھولیوی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے جنہوں نے باب البسملہ تک شاطبیہ پڑھی، اس طرح جامعہ ڈابھیل کے شعبۂ تجویدوقراءت کی ترقی میں آپ کا کردار بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے مگر قراءت سبعہ وغیرہ کا سلسلہ زیادہ آگے نہ بڑھ سکا،

ازل میں مشیت نے تھا جس کو تاکا

چونکہ ازل میں قراءت سبعہ وعشرہ کی خدمت واشاعت کیلئے مشیت الٰہی نے دو بزرگ ہستیوں کو تاکا تھا چنانچہ ۱۹۷۴ء میں استاذ محترم شیخ القراء حضرت مولانا قاری احمد اللہ دامت فیوضہم ڈابھیل تشریف لائے اور ۱۹۷۷ء کے اوائل میں سندی ومولائی حضرت الاستاذ شیخ القراء جناب حضرت مولانا قاری انیس احمد خاں صاحب فیض آبادی رحمۃ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہ فلاح دارین تشریف لائے۔

صوبۂ گجرات میں ان دونوں بزرگوں کی آمد بابرکت شعبۂ تجوید وقراءت کا ایک سنہرا باب ہے اوران کا وجود اشاعت قراءت سے عبارت ہے، عام اہل گجرات ہی نہیں بلکہ مدارس عربیہ میں موجود خواص بھی قراءات سبعہ وعشرہ سے واقف نہ تھے نہ مختلف قراءات پڑھی، پڑھائی جاتی تھیں، قراءات سے ناواقفیت کے باب میں عوام وخواص یکساں تھے، مدارس عربیہ مراکز علمیہ کہلاتے ہیں مگران علمی مراکز میں بھی علم قراءت کوکون جانتا تھا؟ اللہ تعالیٰ مذکورالصدر دونوں بزرگوں کو ہماری طرف سے بہت ہی بہتر بدلہ عنایت فرمائے آمین۔

اشاعت قراءت ان دو کے حق میں مقدر تھی تو ۱۹۸۰ء کی دہائی میں منشاء خداوندی کے بموجب یہ دو نیک نفس، تاریخی حیثیت کے حامل، سوختہ جاں تشریف لاتے ہیں جن میں مشفقی حضرت مولانا قاری احمد اللہ صاحب دامت برکاتہم جو ہمارے اس سیمنار کے روح رواں بھی ہیں ۱۹۷۴ء میں تجوید وقراءت کی بہار بن کر جامعہ ڈابھیل تشریف لائے اوراس قدیم جامعہ میں تجوید وقراءت کے سابق خدام نے قراءت کا جو بیج ڈالا تھا اوراس بیج سے جو پودا نمودار ہوا تھا آپ کی ذات عالی نے اس کی ایسی آبیاری فرمائی کہ وہ چھوٹا سا پودا اب ایک تناور درخت کی شکل رکھتا ہے جس کی مضبوط شاخیں صرف گجرات اورانڈیا ہی میں نہیں بلکہ دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور مخلوق خدا اس کے میٹھے پھلوں سے مستفید ہورہی ہے۔

آپ کا زرین اسلوب اور طریقۂ کار

آپ نے اولاً قراءت کی اس عمارت کی بنیاد کو مضبوطی بخشتے ہوئے تلفظ وادا کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدف قرار دیا چنانچہ بذات خود ترتیلاً، تدویراً وحدراً خوب مشق کراتے، دن میں ذاتی مشق کے علاوہ کئی کئی گھنٹے طلبہ کو مشق کراتے کیونکہ موصوف کی ذات گرامی اسلاف ماہرین کی تربیت یافتہ اور معتمد ہیں، لہذا تلفظ بڑا با کمال بلکہ تلفظ کے باب میں ذوق عالی رکھتے تھے، اس لئے ابتدا ہی سے طالب علم کے سادہ لوح پر جو ادا کندہ ونقش ہوتی وہ بڑی باکمال اور عالی معیار کی ہوتی، پھر ترتیل میں مشق کی وجہ سے جہاں ان کی ادا میں نکھار آتا، استحکام اور مضبوطی بھی حاصل ہوتی، نیز درس کا طریقہ یہ رہا کہ ترتیلاً مشق سے ادا وتلفظ کے بن جانے اور اس باب میں اطمینان ہو جانے کے بعد ہی حدر کی اجازت مرحمت فرماتے، روایت حفص سے تحصیل سند کیلئے حدراً پورا قرآن کریم سنانا شرط ہے، خوب محنت سے پڑھاتے بھی اور اتنا ہی سننے کا التزام اور اہتمام فرماتے، پھر جب ایک معتدبہ تعداد کے تلفظ وادا اور مشق وتمرین پر آپ محترم کو اطمینان ہونے لگا اور اس تعداد نے روایت حفص کی تکمیل کرلی تو اپنے اصل ہدف کی طرف آتے ہوئے قراءات سبعہ وثلاثہ وعشرہ کی بابرکت سنت کے احیاء پر اپنی کامل توجہ مبذول فرمائی اور مستحق ومحنتی طلبۂ عزیز کو قریب کرتے ہوئے بڑے آسان انداز مین فن قراءت کی طرف راغب فرمایا اپنی مؤثر زبان اور طریقۂ کار سے ان کو قراءات مختلفہ سے مانوس کرتے ہوئے پڑھانا شروع فرمایا، اور اس طرح اپنے گنجینہ میں محفوظ، اپنے مشائخ عظام کی دولت عظمیٰ سے شاگردوں کو مستفید فرمایا، رفتہ رفتہ ہوتے ہواتے وقت گذرتے ماحول اس فن سے آشنا ہونے لگا، بلکہ اس محبوب فن کی محبت دلوں میں جاں گزیں ہونے لگی، قدر بڑھتی گئی اور کماً وکیفاً پڑھنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا،

اور یہ کیوں نہ ہوتا کہ "إن اللہ لا یضیع اجر المحسنین" اشاعت فن کیلئے غیر معمولی لگن ودھن اور درس کیلئے داخلی وخارجی اوقات میں کوئی تمیز نہ تھی، شب وروز ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیا، عصر بعد عشاء بعد، فجر بعد جیسے اوقات میں خوب اہتمام سے پڑھایا، کتب فن کی حیثیت سے ''شاطبیہ، التیسیر، رائیہ، درہ، الوجوہ المسفرۃ اور طیبۃ النشر'' جیسے ٹھوس متون کو محققانہ انداز میں پڑھایا، باصلاحیت طلبۂ عزیز کو صرف مطالعہ کی تلقین ہی نہیں بلکہ انگلی پکڑ کر ان کو اس راہ پر چلایا، ان سے مسائل کی چھان بین کروائی، ''النشر فی القراءات العشر'' جیسی فنی ادق کتاب سے مناسبت پیدا کرائی اس طرح شروع زمانہ سے لیکر تاحال وہی لگن اور وہی دھن ہے، اسی کا نتیجہ ہے کہ آپ کی بافیض درسگاہ سے صرف تجوید ہی نہیں بلکہ سبعہ وعشرہ میں بھی تشنگان علم کی غیر معمولی تعداد نے کسب فیض کیا، اور صرف تکمیل ہی نہیں کی بلکہ بصیرت پیدا کی، اور عالم کے اطراف واکناف میں مسند قراءات پر رہ کر آپ کے فیض کو عام کرنے اور سلسلہ کو بڑھانے میں مصروف ہیں۔

غرض یہ کہ (۳۷) سینتیس، (۳۸) اڑتیس سالہ طویل خدمات سے آپ کی ذات گرامی نے ماحول میں انقلاب پیدا کر دیا، دنیا بدل دی، فن وخدام فن کی عزت بڑھائی، عدم واقفیت کی بنیاد پر اس شریف ومنزل من اللہ فن پر ہونے والے اعتراضات کا بڑی خموشی سے عملی جواب دیا، کام کرنے والوں کو کام کی راہ دکھلائی، آج تک اپنے ماتحتوں کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنی مفید وقیمتی آراء سے نوازتے ہیں، مجھ ناقص کو یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے اور میں اپنی سعادت خیال کرتا ہوں کہ مجھے آں محترم کو امتحان دینے کے مواقع ملے ہیں، آپ ششماہی، سالانہ امتحانات کے موقع پر فلاح دارین تشریف لاتے، اور بڑی دل جمعی اور دلچسپی سے امتحان لیتے بڑے عمدہ سوالات فرماتے جس سے محنت کی راہ ملتی، نیز سالانہ مسابقات میں تشریف لاکر رہبری کا سلسلہ آج بھی جاری وساری ہے، ان شفقتوں کو ہم آپ کا احسان خیال کرتے ہیں اور بارگاہ ایزدی میں درخواست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں کہ وہ کریم ذات آں محترم کی عمر میں عافیت کے ساتھ برکت عطا فرمائے، آپ کے سایہ کو دیر تک قائم رکھے اور ہماری طرف سے آپ کو آپ کی شایان شان بدلہ عنایت فرمائے اور جامعہ ڈابھیل کی اس قدیم دینی درسگاہ کو شرور وفتن سے محفوظ رکھے، دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازے، آمین۔

تجوید وقراءت کی نشاۃ ثانیہ میں دو اہم کردار

دیار ہند میں تجوید وقراءت کی نشاۃ ثانیہ میں نہایت ہی مؤثر اور مبارک اثر جن عظیم فکروں، محنتوں اور طریقوں کا رہا ہے، ان میں دو کوششیں نہایت اہم وقابل ذکر ہیں، ان کے برکات وثمرات سے اکناف عالم کا حصہ عمومی طور پر اور دیار ہندیہ کا خصوصی طور پر بہت زیادہ فیضیاب ہوا ہے۔

(ا) محی السنۃ حضرت اقدس ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کی مجددانہ کاوشیں

خلیفۂ حضرت حکیم الامت محی السنۃ حضرت مولانا الشاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی ؒ نے اس صدی کے اندر خدمت قرآن کریم کا ایک عظیم اور روشن باب مفتوح فرمایا ہے، آپ کی ذات گرامی نے جب امت میں قرآن کریم کے تلفظ وادا سے متعلق پائی جانے والی کمی وکوتاہی اور اس باب کی بے اعتنائی کو محسوس فرمایا تو آپ کے غور وفکر کی گہرائی اور گیرائی نے امت کے اس مرض کی اصل وجہ وبنیاد کو تاڑ لیا کہ طفولیت ومعصومیت کسی زبان کے اسلوب وادا سے ہم آہنگ ہونے کا صحیح وقت کہلاتی ہے کہ اس عمر میں قوتِ اخذ بہت مضبوط ہوتی ہے اور بچپنے کا یاد کیا ہوا پتھر کی لکیر کہلاتا ہے اور اسی معصومیت کی عمر میں ہمارے مکاتب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں انہیں جو قرآن کریم سکھلایا جاتا وہی غیر مجود وغیر مرتل ہے گویا ان کی خشت اول ہی قابل اصلاح ہے کہ اگر یہ ٹھیک ہو جائے اور مکتب ہی میں ان کو صحیح تلفظ میں قرآن کریم سکھلایا جائے تو تلاوت کلام پاک اور اس کے تلفظ و ادا میں یہ کمی کوتاہی نہ رہنے پائے گی، تو بڑی حکمت عملی سے بطور علاج کے آپ نے یہ تجویز فرمایا کہ مکتب کی تعلیم ہی کے زمانہ میں تصحیح حروف اور تجوید کا مکمل خیال رکھا جائے اور اس کیلئے نورانی قاعدہ مرتب فرمایا اور اس کی تدریب کیلئے ہزاروں کی تعداد میں معلمین واساتذۂ مکاتب کو تیار فرمایا کہ وہ ابتداء یعنی حروف شناسی کے زمانہ ہی سے تجوید کا مکمل خیال فرمائیں جو ایک تاریخی کارنامہ تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ الحمدللہ آج ہزاروں کی تعداد میں ایسے مکاتب موجود ہیں جہاں ہماری معصوم نسلوں کی مقدس زبانیں تجوید کے ساتھ صحت ادا سے آراستہ ہو کر نغمۂ سرمدی سناتی ہیں فللہ الحمد۔

تاریخ کا قلم بلاشبہ حق بجانب ہے کہ اس عظیم بیداری میں بڑا حصہ حضرت محی السنۃ نور اللہ مرقدہ کی مقدس اور انوکھی خدمت کا ہے جو ''نورانی قاعدہ'' کے نام سے موسوم اور مقبول ہے، اللهم أرنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وأرنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه۔

(۲) دعوت و تبلیغ کی محنت کی برکات

علم تجوید کی نشاۃ ثانیہ میں بڑا کردار ہماری عالمگیر تحریک وامتیازی مقبولیت کی حامل تنظیم دعوت وتبلیغ کا بھی رہا ہے کہ اس مشن کے تعلیمی حلقوں سے امت کے بہت بڑے طبقہ کو کم از کم نماز میں پڑھی جانے والی دس بارہ سورتوں کی تصحیح کا فکر ہوا، اور بڑی تعداد کے وہ بندگان خدا جو امر خداوندی ''ورتل القران ترتیلا'' سے یکسر ناواقف تھے اور انہیں یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبھی معلوم نہ تھا کہ ہر تالی تلاوتِ قرآن میں منزل من اللہ کیفیت تلفظ واداکا مکلف ہے اور اس کے خلاف پڑھنا حکمِ شرعی کی خلاف ورزی اور اللہ رب العزت کی نافرمانی ہے۔

تعلیم کے حلقوں کی اس محنت سے بندگانِ خدا کو تلاوت کے حقوق اور تصحیحِ حروف کے فریضہ کا احساس دلایا گیا، بڑی محنت ودلسوزی سے دس، پانچ سورتیں بقدرِ ضرورت ٹھیک کرانے کی ایک بہت منظم محنت ہوئی تو ہزاروں بلکہ لاکھوں بندوں نے بڑے شوق سے تصحیح کی کوشش کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جہاں کچھ بندوں نے اس مختصر سی مدت میں چند سورتوں کو صحیح کرنے کے ہدف کو پالیا تو وہاں بہت سے بندوں میں اس کا احساس اجاگر ہوا ،تو ایک بڑی تعداد نے تصحیح وتجوید کے اس بابرکت سلسلہ کو آگے بڑھا کر معلمین کی صحبت کو اختیار کیا، تو بہت سوں کے وجدان وذوق نے صحیح وغلط تلاوت کے مابین فرق کو محسوس فرمایا اور اپنی اولاد کیلئے ابتدا ہی سے صحیح تلفظ کا اہتمام کیا کروایا فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

”کتب فن“

کتب سیر وتاریخ اس کی شاہد عدل ہیں کہ سرور کونین ﷺ کے بعد صحابہ کرام، تابعین عظام کی طرح ابتداء ہی سے اس فن شریف کی طرف ایک عالم متوجہ تھا، قراء، محدثین، فقہاء، مفسرین اور ارباب عربیت کی ایک بڑی تعداد نے اس کو پڑھا یا سمجھا، نیز صدری حفاظت کے علاوہ تصنیف، تالیف، تشریح وتحقیق سے اس کی حفاظت واشاعت کا ہر دور میں زبردست اہتمام رہا، چنانچہ اس فن شریف کی خدمت میں بعض فاقد البصارت مگر اصحاب بصیرت سے اس ذات نے ایسی خدمات وتحقیقات کروائیں کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں ارباب بصارت برسوں سے ان کے در کے خوشہ چیں ہیں وہ اس فن میں ایسی ٹھوس کتابیں چھوڑ گئے کہ فنی تحقیق ان کی طرف مراجعت کے بغیر ناقص کہلاتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مگر پچاس ساٹھ سال قبل ہمارے ملک اور بالخصوص صوبہ گجرات کا یہ حال تھا کہ ہمارے اکابر نے جب اس فن کو حیات نو بخشنے کا عزم فرمایا تو ان کے پاس کتب فن و مراجع سے سوائے دو چار کتابوں کے کچھ نہیں تھا، لیکن پھر نصرت خداوندی شامل حال ہوئی اور منجملہ خصوصیات دور حاضر کے طور پر کتب کی اشاعت شروع ہوئی کہ متون قراءت و داخل نصاب کتب سے ایک ایک کتاب کی کئی کئی شروحات چھپ کر آنے لگیں، قدیم شراح کی شرحوں کو نئی تخریج و تعلیق اور تحقیق و تقدیم سے شائع کیا جانے لگا، تسہیل فن کی غرض سے مستقل تصانیف و تالیفات وجود میں آئیں، متقدمین کے علمی خزانوں میں غوطہ زنی کر کے عجیب و غریب و بیش بہا مواد و علمی تحقیقات کو دور حاضر کی سطح کو ملحوظ رکھ کر پیش کیا گیا، جس نے متقدمین اور ہم متاخرین کی سطح کے مابین کے بعد کو ختم کر دیا اور ان سے استفادہ کو سہل بنا دیا۔

چنانچہ محقق فن علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے صرف قراءت عشرہ کیلئے ۶۴ مراجع کو بنیاد قرار دیا ہے، یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ بحمد اللہ اس وقت ان میں سے بڑی تعداد کے مراجع چھپ کر ہمارے ہاتھوں میں موجود ہیں۔

اس طرح جن مواقع میں مزید تحقیق درکار تھی نیز قراءت مختلفہ کو جمع کرنے میں متعدد وجوہ سے متعلق طرق کے مابین جو خلط ہو رہا تھا اور حضرات قراء کرام کی جماعت کو بھی اس باب میں بڑی توجہ و محنت کی ضرورت تھی اور فنی مہارت پر خلط فی الطرق کا داغ تھا تو رئیس المقرئین شیخ مصطفی الازمیری اور آخری دور کے محقق فن، جزریٔ ثانی شیخ محمد المتولی رحمۃ اللہ علیہ والرضوان جیسے اللہ کے باتوفیق و باہمت بندوں نے کمر ہمت باندھی اور علامہ جزری علیہ الرحمۃ کے ان تمام مراجع کی طرف از سر نو رجوع فرمایا اور اپنی فنی بصیرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وتاریخی محنت وریاضت سے ان وجوہ میں ہونے والے خلط کا انکشاف فرمایا اور ان پر بڑے عمدہ، وقیع نوٹس ''تحریرات'' کے عنوان سے تحریر فرمائے، مشائخ فن بڑی ممنونیت کے ساتھ ان کا استقبال کرتے ہیں جو دراصل دین حق وعلوم دینیہ کی تنقیح کی بین دلیل ہے۔

اسی طرح علم رسم وتوجیہاتِ رسم وقراءت نیز رسم کی تحقیق میں امتیازی شان کی حامل اور آخر کی حیثیت رکھنے والی ایک کتاب جو آج سے تقریباً ۱۲۵ سال پہلے طبع ہوئی اور توجیہاتِ رسم وقراءت میں انسائیکلو پیڈیا کہلائی میری مراد مولانا محمد غوث اکاروی کی سات جلدوں پر مشتمل ''نثر المرجان فی رسم نظم القران'' ہے جس نے اپنی حیرت انگیز تحقیقات وتوجیہات سے بہت سی تفاسیر وکتب سے مستغنی کر دیا ہے۔

اور اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ کتب مطبوعہ میں علم رسم وتوجیہات رسم پر لکھی گئی یہ کتاب دنیا کی واحد وبے نظیر کتاب ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ بندگان خدا نے اس کی تحریری حفاظت واشاعت میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی، نیز مشائخ فن نے بے مثال محنت وریاضت سے ان امانتوں کو ہمارے حوالہ فرمایا ہے، اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور فن کے امین ہونے کی حیثیت سے اولاً تلفظ اور اداء کے باب میں وجدان کو تیزی بخشیں اور تیقظ سے کام لیں۔

حفاظت فن کے دو طریقے

(۱) شفوی وصدری حفاظت: یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ علم تجوید وقراءت کی حفاظت واشاعت کی دو بنیادیں ہیں۔۔۔۔۔۔(۱) شفوی وصدری حفاظت (۲) تحریری حفاظت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدری وشفوی حفاظت میں شاگرد شیخ کامل کی خدمت میں سراپا شوق وہمہ تن گوش ہوکر حاضری دیتا ہے اور شیخ کی اداء وتلفظ پر پوری طرح کان دھرتا ہے اور اداء شیخ کی ہر باریکی ونوک وپلک اور ناپ تول کو خوب سمجھتا ہے، اور قوی حافظہ میں اسے محفوظ کر لیتا ہے اور نہایت مشکل و پر مشقت مشق وتمرین کے ساتھ ان صاف وپاکیزہ اداؤں کو اپنی زبان پر جاری کرتا ہے یہاں تک کہ اپنے اور شیخ کے تلفظ سے بالکلیہ انطباق کی کوشش کرتا ہے پھر اپنے آپ کو شیخ کے سامنے پیش کر کے اس انطباق کی جانچ کرواتا ہے اور تصدیق شیخ ہی کو اس باب میں موجب اطمینان قرار دیتا ہے، پھر شیخ کی مصدقہ اداء کو وہ حرز جاں بناتا ہے، اس باب میں کسی بھی طرح کے اجتہاد واختلاط کو کبھی قبول نہیں کرتا بلکہ اوروں کی نیز اپنے ماتحتوں کی اداء کو بھی استاذ کی چھلنی میں چھان کر یہ معلوم کرتا ہے اصل کتنا ہے اور غیر اصل کتنا ہے؟ اور اسی اسلوب سے وہ ان منزل من اللہ کیفیات اداء کو اپنے بعد والوں تک منتقل کرتا ہے، اسی اہتمام واحتیاط کا نتیجہ ہے کہ صدیوں بعد بھی اداء نزول وتلفظ رسول ﷺ اپنی تمام تر نزاکتوں کے ساتھ محفوظ ہے، جو اسی کتاب مقدس کا امتیاز اور اسی امت محمدیہ ﷺ کا خاصہ ہے۔

(۲) تحریری وکتابی تحفظ

رہی اس علم کی دوسری یعنی تحریری وقرطاسی حفاظت تو اس سلسلہ میں تاریخ کی روشنی میں یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے، دور صحابہ وتابعین تک تو اس فن کی حفاظت واشاعت کا یہی شفوی طریقہ رہا کہ ہر شاگرد وتلمیذ اپنے شیخ کی اداء کی نقل اتارتا یعنی اس فن میں نقل ہی اصل تھی اور اس طرح یہ فن نقلاً بعد نقل افواہ مشائخ سے چلا آرہا تھا مگر جیسے جیسے زمانہ نبوی ﷺ سے بُعد بڑھنے لگا، اور دینی جذبہ وداعیہ سرد پڑنے لگا، شوق وذوق کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفور گھٹا اور زوال شروع ہوا اور ہمتوں میں پستی کا احساس ہونے لگا، نیز فتوحات اسلامی کا دائرہ وسیع ہونے لگا اور اسلام عرب سے نکل کر عجم میں پہنچا تو زبان کے حامل عرب کے علاوہ عجم بھی تلاوت وقراءت کی طرف برغبت شدیدہ مائل ہوئے اور یہ ان کی دینی ضرورت تھی لیکن اہل عجم اہل لسان نہ ہونے کی وجہ سے الفاظ قرانی کی صحت کا وہ پاس ولحاظ نہیں کر پا رہے تھے جس کے وہ من جانب اللہ مکلف تھے اس طرح خالص عربی اداء عجمیت سے متاثر ہونے لگی۔

چند بنیادی کتابوں کی تصنیف

تو نزول قران کے تقریبا ایک سو پچیس تیس (۱۲۵/۱۳۰) سال بعد امام خلیل ابن احمد فراہدی نحوی نے کتاب العین کے شروع میں مخارج، صفات والقاب حروف کا تذکرہ فرمایا اور گویا عام رائے کے بموجب علم تجوید کو صدور سے سطور میں لانے کا یہ اولین اقدام تھا اور منزل من اللہ تلفظ کی قرطاسی وتحریری حفاظت کی سب سے پہلی کوشش تھی، پھر صاحب کشف الظنون کی تحقیق کے بموجب موسی بن عبید اللہ خاقانی المتوفی ۳۲۵ھ نے "قصیدہ خاقانیہ" کے عنوان سے تجوید پر مستقل کتاب تصنیف فرمائی اور مکی ابن ابی طالب نے الرعایۃ جیسی کتاب تصنیف فرمائی، اس طرح یہ اکابر منزل من اللہ اداؤں کو تحریر میں لاکر انہیں ایسا محفوظ کر گئے کہ اب قیامت تک آنے والے کسی کی بھی اداء اسی وقت قابل قبول ہوگی جب وہ ان تحریرات کے مطابق ہو جن کو علامہ مرعشی یوں بیان فرماتے ہیں کہ اداءِ شاگرد کیلئے استاذ کسوٹی ہے اور استاذ کی اداء کیلئے کتاب کسوٹی ہے، کہ اگر وہ عبارت کتب کے مطابق ہے تو فبہا ورنہ وہ اداء بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قابل قبول نہیں ہوگی۔

تصانیف علم قراءت

علم قراءت میں ابوعمرو حفص دوری، راوی ابوعمرو وکسائی نے سب سے پہلے قراءتوں کو یکجا کرتے ہوئے ایک کتاب تصنیف فرمائی پھر امام ابوعبید قاسم بن سلام جیسے عالی ہمت صاحب بصیرت آئے اور قراءت پر مستقل تصانیف کا سلسلہ جاری فرما گئے، اس کے بعد حسب توفیق ہر دور میں تصنیف کے اس بابرکت سلسلہ سے لوگ فن کی تسہیل و تنقیح فرماتے رہے اور اس قدر تصانیف وتالیفات وجود میں آئیں کہ کتب خانے بھر گئے۔

محقق فن علامہ جزری علیہ الرحمۃ المتوفی ۸۳۳ھ نے اپنی گراں مایہ تصنیف غایۃ النھایۃ فی طبقات القراء میں ۳۹۵۵ یعنی تقریباً چار ہزار قراء کا تذکرہ فرمایا ہے، ہمارے انڈیا میں علامہ شاطبی علیہ الرحمۃ کے شہرۂ آفاق قصیدہ شاطبیہ کی ایک شرح شیخ القراء کمال الدین کاکوری متوفی ۱۲۰۴ھ نے بزبان فارسی ۷۰ ستر جلدوں میں بنام ''نافع سکندر شاہی'' (سکندر شاہ لودھی کے عہد میں لکھے جانے کے سبب اسی کی طرف منسوب ہے) لکھی، اس طرح تجوید وقراءت، رسم، وقف، عدالآی کے موضوع پر اس قدر کتابیں لکھی گئیں کہ کتب خانے بھر گئے اور جب ہمارے اس صوبہ وملک کے مدارس عربیہ وارباب مدارس کا اعتناء ان علوم کی طرف کالعدم ہوگیا تھا جس کی وجہ سے ان قراءات کو پڑھنے پڑھانے وجاننے والے لوگ مفقود ہونے لگے تھے ایسے دور میں مصر، عرب ولبنان وغیرہ ملکوں میں اس فن کی بہار تھی، خوب پڑھایا جارہا تھا، بڑے اصحاب قلم وارباب تحقیق اس فن کی نوک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ویلک ٹھیک کررہے تھے اور رجال بصیرت اس کی تنقیح میں منہمک تھے اور لوگ اس فن میں دکتورہ کررہے تھے، قدیم مراجع جو برسہا برس سے مخطوطات کے انداز میں تھے لوگ ان سے مستفید ہورہے تھے بلکہ رفتہ رفتہ تخریج وتحقیق کے بعد ان کو زیور طبع سے آراستہ کرکے ان کی افادیت کو عام کرنے کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا تھا۔

غرض یہ کہ نشاۃ ثانیہ میں جہاں اساطین فن وقراء عظام کی شفوی خدمات قابل ذکر ہیں وہیں اس کے پہلو بہ پہلو تحریری وقرطاسی خدمات نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے، اللہ رب العزت اس فن شریف میں ہر دو نوع کی خدمت کرنے والوں کی خدمت کو شرف قبول بخشے اور ان کے فیض کو عام وتام فرمائے۔ آمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بمناسبت سیمینار بعنوان: گجرات میں تجوید وقراءات کی خدمات
بمقام جامعۃ القراءات، مولانا عبدالحی نگر، کفلیتہ، سورت، گجرات
بتاریخ: ۱۲/۱۳ جمادی الاولی ۱۴۳۳ھ، مطابق ۴/۵ اپریل ۲۰۱۲ء

بحمداللہ تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مؤلف کی دیگر تالیفات

۱	الميسرة في أصول القراء ات العشر واجرائها بطريق الطيبه
۲	فتح الرحمن في شرح خلاصة البيان
۳	توضیح الوقف حاشیۂ جامع الوقف
۴	رہبر تجوید
۵	قرآن کریم اور خوش الحانی
۶	القول الجميل في مدالتاذين والتكبير
۷	فن تجوید وقراءت مکالمات کے آئینہ میں
۸	ترتیل وتدویر کی خوش الحانی
۹	تجوید قراءت کا پیغام خدام قرآن کے نام
۱۰	خطبۂ استقبالیہ ﴿ گجرات میں تجوید وقراءت کی خدمات ﴾
۱۱	تجوید وقراءت کے اسبابِ زوال اور نشأۃ ثانیہ
۱۲	مصاحف عثمانیہ میں باہم اختلاف ایک حقیقت

LAJNATUL-QURRA

Darul Ulum Falah-E-Darain Tadkeshwar,Mandvi,

Surat,Gujarat,(India) 394170

Mob:-- 09879825967 / 09879464974

Khalid Patel Falahi, (Mob:09099048313/09624633313)

Kapodra,393001,Ankleshwar,Bharuch,Gujarat(India)

Ismail Art +91 98792 70087